www.KitaboSunnat.com

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے (القرآن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹیں

مؤلف
حافظ عبدالشکور شیخوپوری

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ (القرآن)

رسول اللہ ﷺ کی مسکراہٹیں

مؤلف:

حافظ عبد الشکور شیخوپوری

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ اسلامیہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

رسول اللہ ﷺ
نام کتاب ---------- کی مسکراہٹیں
تالیف ---------- حافظ عبد الشکور شیخوپوری
ناشر ---------- محمد سرور عاصم
اشاعت ---------- جون 2012ء
قیمت ----------

ملنے کا پتہ
مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973 فیکس: 042-37232369
بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256
E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- مقدمہ ۹
- رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہؓ کی بے مثال قابل اتباع زندگی کی چند جھلکیاں ۱۱
- ام المومنین حضرت سودہؓ بنت زمعہ ۳۳
- خدا کی راہ میں شمشیر کو میان سے نکالنے والا پہلا شخص ۳۵
- حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ ۳۷
- حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ ۴۰
- حضرت خالد بن ولید کے نام ایک پر درد خط اور آپ کا اسلام لانا ۴۲
- حضرت اسامہ بن زیدؓ ۴۵
- رسول اللہ ﷺ منیٰ کے ایک خیمہ میں ۴۸
- رسول اللہ اور اہل یثرب کے درمیان ایمان افروز مکالمہ ۵۰
- ہجرت رسول اللہؐ اور بنونجار کی معصوم بچیاں ۵۲
- حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ ۵۴
- غزوہ احد میں حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کی شرکت اور شہادت ۵۷
- غزوہ خندق کے دن آپؐ اتنا ہنسے کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے ۶۱
- حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ ۶۲
- اللہ کے رسولؐ کیا میں پورا اندر آ جاؤں؟ ۶۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ۷۰
- رسول اللہ ﷺ کی پیشانی چومنے والا سعادت مند ۷۴
- حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ۷۵
- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۷۶
- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ۷۷
- حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ ۷۸
- ابولہب کے بیٹوں کا اسلام لانا ۸۰
- حضرت عکرمہؓ اور ام حکیمؓ کا ایمان افروز واقعہ ۸۲
- حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا ۸۵
- حضرت ضحاکؓ بن سفیان (سیاف رسولؐ) ۸۶
- رسول اللہ ﷺ اور انصار کے درمیان ایک ایمان افروز مکالمہ ۸۷
- طائف کے محاصرہ کا دلچسپ واقعہ ۸۹
- حضرت ام ایمنؓ جنتی خاتون ۹۰
- کوئی بوڑھی عورت جنت میں داخل نہیں ہوگی ۹۱
- ایک بہادر خاتون ۹۲
- حضرت ام سلیمؓ اور خنجر ۹۴
- رسول اللہ ﷺ کی بچوں سے شفقت ۹۶
- حضرت ہندہؓ کا رحمۃ للعالمینؐ سے معافی مانگنے کا واقعہ ۹۷
- حضرت خولہؓ ۹۹
- خادم رسول ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ ۱۰۱
- اس کے ہاتھ اور زبان نے آپ کو تکلیف پہنچائی مگر آپ مسکرا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیئے ۱۰۲
○ یہودی آپ کا خلق دیکھ کر مسلمان ہوگیا ۱۰۲
○ ''تم میرے نام پر کسی سے قرض لے لو'' ۱۰۴
○ تمہاری شفقت کے کیا کہنے! ۱۰۴
○ یہ ہاتھ آنحضرت ﷺ کے چہرہ اقدس سے پیچھے ہٹالے وگرنہ
یہ واپس نہیں جائے گا ۱۰۶
○ مجھے آج تک کوئی بادشاہ ایسا نظر نہیں آیا کہ جس کی عزت اس
کے درباریوں کے دلوں میں اتنی ہو جتنی محمدؐ کے ساتھی اس کی
کرتے ہیں ۱۰۸
○ ابوہریرہؓ! میرے ساتھ ساتھ چلے آؤ ۱۰۹
○ کھجوروں کے ڈھیر میں برکت ۱۱۰
○ آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ ۱۱۱
○ بیٹے کی لاش کو غسل دینے والے سے کہا اس کو ٹھنڈے پانی سے
غسل نہ دینا ورنہ یہ مرجائے گا ۱۱۲
○ اللہ کے رسولؐ دعا کیجئے اب بارش نہ برسے ۱۱۲
○ خدا کی رحمت جوش میں آئی تو بندہ اپنے گناہ خود گنوانے لگا ۱۱۳
○ حضرت انسؓ کہتے ہیں ہم آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ
یکایک اتنا ہنسے کہ آپؐ کے مسوڑھے کھل گئے۔ ۱۱۴
○ یا اللہ! آپ شہنشاہ ہوتے ہوئے بھی مجھ سے مذاق کرتے ہیں ۱۱۶
○ آپؐ نے صبح کی نماز کا سلام پھیر کر انصارؓ کو دیکھا تو مسکرائے اور
فرمایا تم نے سن لیا ہوگا کہ بحرین سے مال آگیا ہے۔ ۱۱۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- اس خدا کی قسم جس نے آپ کو نبی بنایا ہے سارے مدینے میں مجھ سا غریب ہے ہی نہیں ۱۲۰
- آنحضرت ﷺ کا ایک قوم پر تعجب ۱۲۱
- آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی بھی کیا ہی عجیب شان ہے؟ ۱۲۱
- آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو خوشی سے مسکرانے لگے۔ ۱۲۲
- اللہ کے رسولؐ میں ہلاک ہو گیا ۱۲۴
- محبوب خدا کی ہر ادا پر فدا ۱۲۵
- حضرت براء بن عازبؓ ۱۲۶
- دو راہ خدا میں ذبح ہونے والوں کی نسل کے رسولؐ ۱۲۶
- ایک یہودی عالم کا عجیب سوال ۱۲۸
- زاہرؓ ہمارا جنگل ہے اور ہم اس کے شہر ہیں ۱۲۸
- جنت میں ایک کاشت کار کی خواہش کی تکمیل ۱۲۹
- اللہ کے رسول آپؐ کس بات پر مسکرا رہے ہیں ۱۳۰
- آپؐ کی ایک صحابیہ سے خوش طبعی ۱۳۱
- آپؐ نے فرمایا' بتاؤ تمہارے ماموں کی بہن تمہاری کیا لگی ۱۳۱
- رسول اللہ ﷺ جانثاروں کی محفل میں ۱۳۱
- حضرت عمار بن یاسرؓ ۱۳۲
- خلیل رسولؐ ۱۳۳
- حضرت ارقمؓ بن ابی الارقم ۱۳۶
- جب عرب کے در و دیوار سے اسلام کی مخالفت ہو رہی تھی ۱۳۷
- ہجرت کے سفر میں چند خوش نصیبوں کا اسلام لانا ۱۳۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

○ کاشانہ رسولؐ پر پہرا ۱۳۸
○ مسجد نبوی کی تعمیر ۱۴۰
○ ہجرت کے بعد مسلمان گھرانوں میں پہلے بچے کی ولادت ۱۴۱
○ حضرت طلحہؓ بن البراء ۱۴۲
○ حُب رسولؐ اور اطاعت رسولؐ ۱۴۲
○ جنگ بدر سے پہلے ۱۴۴
○ دشمن سے لڑنے کا ایک مستحسن طریقہ ۱۴۶
○ رسول رحمت ﷺ کا ایک بدری جاں نثار ۱۴۶
○ غزوہ بدر کا ایک شریف قیدی ۱۴۷
○ قتل کے ارادہ سے آنے والا مسلمان بن کر لوٹا ۱۴۹
○ رحمت عالم کو پانی کا پیالہ پیش کرنے والا جاں نثار ۱۵۲
○ قرآن کا سب سے بڑا قاری ۱۵۲
○ وہ جس کی قرات سن کر چلتے پاؤں رک جاتے ۱۵۳
○ حضرت عبداللہ بن عباسؓ (مفسر قرآن) ۱۵۴
○ ایک شب بیدار کے لئے حضور کی دعا ۱۵۶
○ مسجد کو روشن دیکھ کر چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا ۱۵۶
○ دامن احد میں ۱۵۶
○ خندق کی کھدائی اور ایک کمسن مجاہد ۱۵۸
○ خندق کی کھدائی اور ایک کمسن مجاہد ۱۶۰
○ انتہائی نازک وقت میں ایک سردار کا ایمان لانا ۱۶۱
○ حضرت عبادہؓ بن صامت ۱۶۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- حضرت مسلم بن حارث ؓ ۱۶۲
- حضرت حارث بن ربیع ؓ ۱۶۳
- ایک جانی دشمن سے آپ ؐ کا حسن سلوک ۱۶۴
- ایک ایسا بدصورت (دشمن رسول ؐ) جو اسے دیکھتا ڈر جاتا ۱۶۵
- رحمت عالم ﷺ سے ایک صحابی کی خوش طبعی ۱۶۶
- سنہ سنہ ۱۶۷
- جنت کے ایک درخت کے عوض پورا باغ بیچ ڈالا ۱۶۷
- محبوب ترین چیز کا صدقہ ۱۶۸
- عباس یہ نہ فرمائیں آپ ؓ کے اسلام لانے سے مجھے اتنی خوشی ہوئی ... کہ میرا باپ بھی اسلام لاتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی ۱۶۹
- فتح مکہ اور حضرت حویطب کا اسلام لانا ۱۷۰
- وفد بنی اسد کی آمد ۱۷۱
- وفد عبدالقیس ۱۷۳
- رسول اللہ ؐ کے موئے مبارک تراشنے والا ۱۷۴
- حاتم طائی کی بیٹی رسول اللہ ؐ ﷺ کے سامنے ۱۷۴
- اس امت کا یوسف ۱۷۸
- آنحضرت ﷺ کی آخری مسکراہٹ ۱۸۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

سیرت نبوی ﷺ ایک سدا بہار موضوع ہے۔ ہر عہد میں اس موضوع پر سینکڑوں کتابیں اور رسائل تالیف وتصنیف ہوئے ہیں۔ ہر زبان وادب میں اس موضوع پر ہر نوعیت کی کتابیں دکھائی دیتی ہیں۔ سیرت کو ابتداء میں مغازی' سیر' شمائل' دلائل معارج اور سوانح کی شکل میں لکھا گیا۔ نظم ونثر دونوں پیرائے اس کے لیے اختیار کیے گئے ہیں۔ نثر میں ناول' ڈرامہ اور فن سوانح کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان اصناف ادب میں بھی سیرت نگاری کی کامیاب کوششیں کی گئی ہیں۔

پیش نظر کتاب ''رسول اکرم ﷺ کی مسکراہٹیں'' حافظ عبدالشکور صاحب کی سیرت کے موضع پر ایک نادر اور اچھوتی تصنیف ہے۔ سیرت طیبہ کا یہ پہلو عربی کتب میں تو موجود تھا مگر اردو ادب میں اس موضوع پر کوئی خاص تالیف یا تصنیف ناپید تھی۔ فاضل مصنف نے ذخیرہ احادیث اور مصدقہ تاریخی واقعات کی قوی شہادتوں سے سیرت طیبہؐ کے اس موضوع کا کماحقہ حق ادا کیا ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کسی نادر موضوع کی ضخامت کے پیش نظر غیر مصدقہ روایات اور ضعیف تاریخی واقعات کا سہارا لیا جاتا ہے جس سے شاید موضوع میں مصنوعی چاشنی تو پیدا ہو جائے گی مگر احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام نہیں ہوتا۔ اگر اس معیار کو پیش نظر رکھ کر اس تصنیف لطیف کا جائزہ لیا جائے تو فاضل مصنف کی تحقیق کی داد دینا قرین انصاف ہوگا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرت طیبہ ﷺ کے اس لطیف موضوع پر ہر چند فاضل مرتب نے گل ہائے رنگ رنگ کا گلدستہ فراہم کیا ہے۔ مگر سیرت کی چند اور عطر بیز ہوائیں ایسی ہیں جنہیں فراہم کر کے ایمانی ذہن کو اور زیادہ مسرور و مسحور کیا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ فاضل مصنف آئندہ عربی سیرت کے مراجع اور مصادر سے استفادہ کر کے ایڈیشن کو بہتر بنائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

اس کتاب کے موضوع اور اسلوب کے پیش نظر مجھے یقین واثق ہے کہ اہل علم اور عام قارئین سیرت طیبہؐ کے اس نئے موضوع کو پذیرائی بخشیں گے۔ فاضل مصنف کا راہوار قلم جس تیزی سے علم کی اقالیم کو فتح کرتے چلا جا رہا ہے اسے دیکھ کر حافظ عبدالشکور صاحب کے تصنیفی مستقبل کی درخشانی کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی اس کوشش سعید کو بار آور اور شرف قبول عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر

ڈائریکٹر پبلک لائبریریز پنجاب لاہور۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہؓ کی بے مثال قابل اتباع زندگی کی چند جھلکیاں

1

رسول اللہؐ نکاح کے بعد جب حضرت عائشہ صدیقہؓ کو گھر لائے تو ایک دن حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے نبیؐ سے پوچھا اللہ کے رسولؐ آپ کو میرے ساتھ کس قدر محبت ہے۔ نبیؐ نے فرمایا مجھ کو تم سے اس قدر مضبوط اور گہری محبت ہے جس طرح رسی کی گرہ پختہ اور مضبوط ہوتی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس کے بعد میں کبھی کبھی پوچھ لیا کرتی اللہ کے رسولؐ آپ کی محبت کی گرہ کس حال میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ مسکرا کر فرماتے بہت اچھے حال میں ہے اس میں کوئی کمزوری نہیں آئی۔

2

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لکڑی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف پھینکی وہ آپؐ کے پاؤں پر لگی حضرت عائشہؓ نے چوٹ کو محسوس کرتے اور زیر لب مسکراتے ہوئے پوچھا اللہ کے رسولؐ کیا بدلہ لینا جائز ہے۔ نبی ﷺ جان گئے کہ صدیقہؓ بدلہ لینے کے موڈ میں ہے فرمایا ہاں بدلہ لینا تو جائز ہے مگر اتفاقی حادثہ پر نہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ام المومنین کافی دیر تک مسکراتے رہے۔

3

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ سب لوگوں میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہو اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے گھر والوں کے لیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اچھا ہوں آپ کی تعلیم یہ ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش مذاق رہو آپ کا معمول یہ تھا کہ ہر طرح سے ازواج مطہرات کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ہریرہ (دلیہ) پکا کر آپؐ کے سامنے رکھا اس وقت ام المومنین حضرت سودہؓ بھی آپ کے پاس بیٹھی تھیں میں نے سودہؓ سے کہا کہ آپ بھی کھائیں مگر وہ انکار کرنے لگیں میں نے بطور مزاح کہا اگر نہ کھاؤ گی تو یہ ہریرہ تمہارے منہ پر مل دوں گی انہوں نے پھر بھی نہ کھایا میں نے مزاح مزاح میں اٹھ کر ہریرہ سودہؓ کے چہرے پر مل دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو ہنسنے لگے میری یہ حرکت دیکھ کر آپؐ نے سودہؓ سے فرمایا اب تم بھی یہ ہریرہ عائشہؓ کے منہ پر ملو یہ فرما کر حضورؐ نے مجھے پکڑ لیا اور حضرت سودہؓ نے اٹھ کر ہریرہ کی لیپ میرے منہ پر کر دی۔ (نسائی)

◆

حضرت عائشہ صدیقہؓ بچپن ہی سے بے حد ذہین اور عقل مند تھیں کہا جاتا ہے کہ آپ کی یادداشت اتنی اچھی تھی کہ کوئی صحابی صحابیہ اتنی اچھی یادداشت نہ رکھتے تھے۔ بچپن میں ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کی گڑیوں میں ایک پردار گھوڑا بھی تھا نبیؐ نے پوچھا عائشہؓ یہ کیا انہوں نے عرض کیا حضور یہ گھوڑا ہے آپؐ نے فرمایا گھوڑوں کے تو پر نہیں ہوتے حضرت عائشہؓ نے برجستہ جواب دیا کیوں جی یہ کیوں نہیں ہوتے رسول اللہ ﷺ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا گھوڑا پروں والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ صدیقہ کا یہ جواب سن کر بے ساختہ مسکرا پڑے۔

◆

رسول محترم ﷺ اپنی تمام ازواج کے ساتھ کھانے پینے اور مکان و ملاقات میں یکساں سلوک فرماتے تھے مگر دلی رجحان حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف کچھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زیادہ تھا۔ سنن ابوداؤد میں ہے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے یا اللہ یوں تو میں سب بیویوں کے ساتھ مساوی سلوک کرتا ہوں مگر دل میرے اختیار میں نہیں ہے وہ عائشہؓ کو زیادہ محبوب رکھتا ہے اے اللہ: مجھے اس معاملہ میں معاف فرمانا ادھر حضرت عائشہ صدیقہ بھی نبیؐ پر جان چھڑکتی تھیں۔ اور آپ ﷺ سے بے حد محبت کرتیں تھیں۔ ارباب سیر نے لکھا ہے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ منہ ہاتھ دھو رہی تھیں کہ نبیؐ ان کے پاس سے گزرے حضرت عائشہؓ نے محبت سے حضورؐ پر پانی کا چھینٹا دے مارا رسول اللہ ﷺ نے بھی فوراً چلو بھر کر حضرت عائشہؓ پر پھینکا پھر دونوں مسکرانے لگے۔ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا دیکھو عائشہؓ میں نے زیادتی نہیں کی بدلہ لیا ہے اور بدلہ کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے۔

۶

رسول اللہؐ کی عادت مبارک تھی کہ ذرا ذرا سی بات پر اپنی ازواج سے بگڑتے نہ تھے بلکہ ہنسی خوشی سے بات کو ٹال جاتے اگر کوئی بات قابل گرفت ہوتی تو احسن طریقے سے اصلاح فرما دیتے نبیؐ اکثر گھر کے معاملہ میں تحمل سے کام لیتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کسی بات پر آپؐ سے کچھ ناراض سی ہو گئیں اور اسی خفگی میں زیر لب کہہ دیا جناب آپ تو فرمایا کرتے تھے کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں نبیؐ حضرت عائشہؓ کے یہ الفاظ سن کر ہنسنے لگے تو حضرت عائشہؓ کی ناراضگی فوراً صلح میں بدل گئی (ام المومنینؓ بڑی دانا خاتون تھیں یہ بات انہوں نے اس لیے کہی کہ جو اللہ کے رسول ہوتے ہیں وہ کسی سے خفا نہیں ہوا کرتے ان کا دل غصے سے خالی ہوتا ہے) بس حضرت عائشہؓ کے اسی اشارہ کو سمجھ کر رسول اللہ ﷺ بے اختیار ہنسنے لگے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۷

ایک دن رسولؐ اللہ غسل فرما رہے تھے جب آپ نہا دھو کر اٹھے (تو وہ آئیں جس کی شان میں قرآن اترتا تھا اور جس کے لیے جبرئیل امین سلام لے کر آتے تھے) انہوں نے آتے ہی حضورؐ فداہ ابی و امی کے گیلے جسم پر محبت سے جو کا آٹا مل دیا اور منہ پر کپڑا رکھ کر ہنسنے لگیں آپؐ نے پوچھا عائشہؓ یہ کیا ہے محترمہ صدیقہؓ ہنستے ہوئے بولیں حضورؐ خود ہی تو فرمایا تھا کہ جو کا آٹا ملنے سے جسم صاف ہو جاتا ہے رسول اللہؐ حضرت صدیقہؓ کا جواب سن کر مسکرانے لگے اور دوبارہ غسل فرما کر جسم صاف کر لیا۔

۸

رسول اللہ ﷺ سفر پر جاتے وقت بعض دفعہ کسی بیوی کو ساتھ لے جاتے تھے اور یہ انتخاب قرعہ اندازی پر ہوتا تھا جس کا نام نکل آتا اس کو ہم رکابی کا شرف بخشتے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک دفعہ نبیؐ کے ساتھ سفر پر گئیں راستہ میں آپ نے مجھ سے فرمایا عائشہؓ آؤ دوڑ لگائیں دیکھتے ہیں کون آگے نکلتا ہے ام المومنین فرماتی ہیں میں نے کہا ٹھیک ہے جب ہم دونوں دوڑے تو میں رحمت عالم سے آگے نکل گئی کچھ عرصہ بعد پھر ایک مرتبہ آپؐ میں اور مجھ میں دوڑ ہوئی تو اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ آگے نکل گئے آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

تلك بتلك۔ عائشہ حساب برابر ہو گیا بدلہ اتر گیا پہلی دوڑ میں تم آگے نکل گئی' اس مرتبہ میں آگے رہا۔

(علماء نے لکھا ہے کہ پہلی مرتبہ دوڑ میں حضرت صدیقہ نوعمری کی وجہ سے ہلکی پھلکی تھیں اس لیے مقابلہ جیت لیا دوسری مرتبہ عمر کے بڑھنے سے جسم کچھ بھاری ہو گیا تھا تو اس لیے اس دفعہ رحمت عالمؐ آگے رہے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۹

حدیث شریف میں آتا ہے اگر کسی بات پر ام المومنین حضرت صدیقہؓ آپؐ کے ساتھ کبھی کچھ خفا سی ہو جائیں اور بولنا ترک کر دیتیں تو رحمتہ للعالمینؐ خود انہیں بلاتے اور ان کو خوش کرنے کے لیے فرماتے تکلموایا حمیرۃ تکلموایا حمیرۃ۔ اے حمیرا بولو اے حمیرا بات تو کرو۔ حضور کے اتنے ارشاد پر حضرت عائشہؓ مسکرانے لگتیں۔

ایک دفعہ کسی بات پر صدیقہ محترمہ کچھ ناراض سی ہو کر ایک طرف منہ کر کے بیٹھ گئیں اسی اثناء میں کسی نے کچھ کھجوریں آپؐ کی خدمت میں بھیجیں رسول اللہؐ نے کھجوریں اٹھا کر حضرت عائشہؓ کے آگے رکھ دیں اور ارشاد فرمایا اے حمیرا اللہ کا نام لے کر کھاؤ حضرت عائشہؓ جلدی سے بولیں تو کیا پہلے میں اپنے باپ کا نام لے کر کھاتی ہوں۔[1] صدیقہؓ کا جواب سن کر رسول اللہ ﷺ کافی دیر تک مسکراتے رہے۔

---

[1] کوئی بدنصیب ایمان کا دشمن یہ نہ سمجھے کہ حضرت عائشہؓ ہر وقت یونہی بگڑتی تھیں اس کھجوروں والے واقعے کے بعد یہ واقعہ بھی ذہن میں رہے کہ حضرت عائشہؓ حضورؐ پر کتنی جان دیتی تھیں آپ کا کتنا خیال رکھتیں تھیں جب غربت کا زمانہ تھا تو کئی کئی دن حضورؐ کے گھروں میں کچھ نہیں پکتا تھا ایک دن کسی نے چند کھجوریں حدیث میں جس کی تعداد ۹ یا ۱۱ ہے بھجیں نبی کی طرح حضرت عائشہؓ بھی کئی دن سے فاقہ میں تھیں۔ بھوک کے باوجود یہ کھجوریں حضرت عائشہؓ نے خود نہ کھائیں بلکہ نبیؐ کے لیے رکھ چھوڑیں۔ حضور گھر تشریف لائے تو محترمہ صدیقہؓ نے یہ کھجوریں سرور عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیں رسول اللہ ﷺ نے کھالی بعد میں خیال فرمایا: تو پوچھا: عائشہ تم نے بھی کچھ کھایا ہے عرض کیا اللہ کے رسولؐ میرے لیے رب کی رضا کافی ہے اب حضور سمجھ گئے کہ صدیقہؓ نے کچھ نہیں کھایا آپ کو بڑا افسوس ہوا فرمایا عائشہ تم نے کھالینی تھیں ام المومنینؓ مسکرائیں اور عرض کیا اللہ کے رسولؐ نے کھالیں تو میں نے کھالیں اسی وقت حضور ﷺ کے لب مبارک حرکت میں آئے اور دعا کی اے اللہ: عائشہؓ کو اس صبر کا اجر عطا فرما۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا حضورؐ میرے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھ کو ←

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(10)

ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک بھدی سی شکل کا جوان رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیعت کے لیے حاضر ہوا اس وقت نبی حجرہ عائشہؓ میں تشریف فرما تھے۔ صدیقہؓ بھی تشریف فرما تھیں اس جوان نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ میرے پاس دو بیویاں ہیں اس سرخ رنگ والی سے زیادہ خوبصورت (اشارہ تھا حضرت صدیقہؓ کی طرف۔ واضح رہے کہ یہ پردہ کا حکم اترنے سے پہلے کا واقعہ ہے) اگر جناب کی مرضی ہوتو میں ایک کو طلاق دے دیتا ہوں آپؐ اس سے نکاح کر لیں۔ اس نومسلم کی بات سن کر صدیقہ محترمہؓ نے ازراہ مزاح اس نومسلم سے کہا بھائی آپ زیادہ خوبصورت ہیں یا آپ کی بیویاں وہ جوان بولے میں زیادہ خوبصورت ہوں جب یہ چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اس نومسلم کی پیشکش پر کافی دیر ہنستے مسکراتے رہے یہ جوان حضرت ضحاکؓ تھے (جن کے کچھ حالات آگے آئیں گے)

(11)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ ایک میت کو دفن کر کے جنت البقیع سے گھر تشریف لائے تو میرے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔ آپؐ کے آتے ہی میں نے کہا ہائے میرا دردِ سر۔ (آپؐ نے سنا تو فرمایا عائشہؓ) بلکہ میں کہتا ہوں کہ میرا سر درد کر رہا ہے۔ (پھر فرمایا: عائشہؓ) کیا نقصان ہے کہ اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو جائیں تو میں تجھے غسل دوں اور کفن پہناؤں اور تمہاری نماز جنازہ

← جنت میں آپ کی بیوی بنائے رسول اللہؐ نے فرمایا اگر جنت میں میری رفاقت مطلوب ہے تو پھر زاہدہ اور صابرہ بن جاؤ کل کے لیے سامان خوراک جمع نہ کرو جو زائد ہو اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا کرو حضور ﷺ کے اس ارشاد کے بعد ام المومنین نے زندگی بھر حضور ﷺ کے اس ارشاد پر عمل کیا۔ (رضی اللہ عنہا)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پڑھوں اور تجھے خود دفن کروں میں نے کہا حضورؐ بس آپ تو یہی چاہتے ہیں کہ میں مرجاؤں اور آپ میرے گھر میں اپنی دوسری بیویوں میں سے کسی کو لا کر اس سے صحبت کریں۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ پیاری سی بات سن کر مسکرا دیئے۔ پھر آپؐ بیمار ہوگئے اور یہی بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ (مشکوۃ شریف جلد ۲)

۱۲

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کی باری تھی رحمت عالم ﷺ حضرت صدیقہؓ کے حجرہ میں مقیم تھے کہ حضرت صفیہؓ نے نبی ﷺ کے لیے ایک پیالے میں کچھ کھانے کے لیے بھیجا۔ کیونکہ حضرت صفیہؓ کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا آنحضرت ﷺ کو بہت پسند تھا۔ حضرت عائشہؓ نے اس کو اپنی توہین سمجھا اور غصے میں آ کر وہ کھانے سے بھرا ہوا پیالہ توڑ دیا۔ نبی ﷺ نے جب حضرت عائشہ صدیقہؓ کا یہ فعل دیکھا تو بے ساختہ مسکرا دیئے اور ہنس کر اس معاملہ کو ٹال دیا۔ (بخاری کتاب النکاح)

۱۳

مسند احمد میں ہے ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا مگر اجازت نہ ملی۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ انہوں نے بھی اجازت چاہی لیکن انہیں بھی اجازت نہ ملی۔ تھوڑی دیر بعد آنحضرت ﷺ نے دونوں کو یاد فرمایا۔ جب دونوں بزرگ حجرہ میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ازواج مطہراتؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھی ہیں اور رسول اللہ ﷺ خاموش ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کو ہنسا دوں گا۔ پھر کہنے لگے۔ حضورؐ کاش کہ آپؐ دیکھتے میری بیوی نے آج مجھ سے روپیہ پیسہ مانگا۔ میرے پاس تھا نہیں۔ جب زیادہ ضد کرنے لگی تو میں نے اٹھ کر گردن ناپ لی۔ حضور اکرم ﷺ ہنس پڑے اور فرمانے لگے یہاں بھی یہی قصہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ دیکھو مجھ سے مال طلب کر رہی ہیں۔ ابوبکرؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف لپکے اور حضرت عمرؓ حضرت حفصہؓ کی طرف اور فرمانے لگے کہ افسوس! تم رسول اللہ ﷺ سے وہ مانگتی ہو جو آپؐ کے پاس نہیں۔ آپؐ نے جب اپنے جاں نثاروں کے بدلے ہوئے تیور دیکھے تو انہیں روک دیا۔ ورنہ عجب نہیں تھا کہ دونوں بزرگ اپنی اپنی صاحب زادیوں کو مارتے اب تو سب بیویاں کہنے لگیں ہم سے سنگیں غلطی ہوئی اب ہم آپؐ کو ہرگز اس طرح تنگ نہیں کریں گی۔ (مسند احمد)

۱۴

ایک روز آنحضرت ﷺ اپنی ازواج مطہراتؓ کے ساتھ ایک حجرہ میں تشریف فرما تھے۔ کسی بات پر امہات المومنینؓ زور زور سے گفتگو کر رہی تھیں اور ہنس رہی تھیں۔ خود نبی ﷺ بھی اس محفل میں شریک تھے کہ اسی اثناء میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ تمام ازواج رسول یک دم خاموش ہو گئیں۔ (جیسے کوئی یہاں ہے ہی نہیں) آپؐ نے ایک دم بدلی ہوئی حالت دیکھی تو ہنس پڑے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مسکرانے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: ''عمرؓ! یہ تم سے بہت ڈرتی ہیں۔ ابھی تمہاری آمد سے پہلے یہ خوب ہنس کھیل رہی تھیں اور اب دیکھوں جیسے ان میں سے کسی کے منہ میں زبان ہی نہیں ہے''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا۔ بے وقوف مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتی۔ جن سے میں تو کیا تمام مسلمان ڈرتے ہیں۔ (بخاری)

۱۵

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ آنحضرت ﷺ سے کسی بات پر کچھ ناراض ہو گئیں اور غصے میں آ کر ذرا اونچی آواز میں آپؐ سے بات کرنے لگیں۔ کہ اسی اثناء میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ملاقات کے لیے تشریف لے آئے۔[1] جب آپؓ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی بیٹی کو آپ ؐ سے یوں مخاطب دیکھا تو غصہ سے بے تاب ہو گئے اور یہ فرماتے ہوئے تھپڑ مارنے کو آگے بڑھے کہ تم اللہ کے رسول ﷺ سے اس لہجہ میں بات کرتی ہو۔ آنحضرت ﷺ نے جب یار غارؓ کے بدلے ہوئے تیور دیکھے تو

ا۔ یہ تو بتقاضائے بشریت ہے ورنہ محبت کا یہ عالم ہے کہ خود حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنی نعل مبارک کو پیوند لگا رہے تھے اور میں چرخہ کات رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ؐ کی پیشانی مبارک پر پسینہ کے اندر ایک نور ہے جو ابھر رہا ہے اور بڑھ رہا ہے۔ میرے لیے یہ ایسا خوب صورت منظر تھا کہ میں حیرت سے کافی دیر دیکھتی رہی۔ آپ ؐ نے جو نظر مبارک اٹھا کر دیکھا تو فرمایا صدیقہؓ کیا بات ہے کیوں حیران ہو کر دیکھے جا رہی ہو۔ میں نے عرض کی اللہ کے رسول ؐ! میں نے دیکھا ہے کہ آپ ؐ کی مبارک جبین پر پسینہ اور پسینہ کے اندر چمکتا ہوا نور اس خوش کن منظر نے مجھے آپ ؐ کی طرف دیکھتے رہنے پر مجبور کر دیا ہے۔ بخدا اگر ابوکبیر ہذلی (جاہلیت کا مشہور شاعر) آپ ؐ کو دیکھتا تو اسے معلوم ہوتا کہ اس کے اشعار کا صحیح مصداق رسول اللہ ﷺ ہی کی ذات ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سناؤ تو اس کے اشعار کیا ہیں۔ عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے وہ اشعار سنائے۔ ترجمہ: ''وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے پاک اس کے روشن چہرہ کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ نور اور روشن برق جلوہ دے رہی ہے''۔ آپ ؐ نے جب یہ اشعار سنے تو جو کچھ ہاتھ میں تھا رکھ دیا اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی پیشانی کو چوم لیا اور ارشاد فرمایا: ''عائشہؓ! جو لطف مجھے تیرے کلام سے ہوا اس قدر سرور تجھے میرے نظارہ سے نہ ہوا ہوگا۔

(ب) رسول اللہ ﷺ ہی کا ارشاد ہے کہ یہ عائشہؓ ہی ہے کہ میں اس کے بستر پر ہوں تو اس وقت بھی وحی کا نزول ہو جاتا ہے مگر دوسری بیویوں کے بستر پر کبھی ایسا نہیں ہوا۔

(ج) ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت حفصہؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم سفر میں تھیں کہ حضرت حفصہؓ نے سواری حضرت عائشہ صدیقہؓ سے تبدیل کر لی راستے میں حضور ﷺ حضرت عائشہؓ کے اونٹ کی طرف گئے تو اس پر حضرت حفصہؓ سوار تھیں رسول اللہ ﷺ اسی کے ساتھ ہی چل پڑے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ یہ جدائی برداشت نہ کر سکیں جب منزل پر پہنچ کر سواری سے اتریں تو اپنا پاؤں گھاس کے اندر داخل کر دیا اور کہا اے میرے پروردگار کسی سانپ یا بچھو کو بھیج کہ مجھے کاٹ کھائے اور وہ تو تیرے رسول ؐ ہیں میں ان کی شان میں تو کچھ کہہ ہی نہیں سکتی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جلدی سے اٹھ کر درمیان میں آ گئے اور حضرت عائشہؓ کو بچالیا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ طیش میں بھرے ہوئے واپس لوٹ لئے تو نبی ﷺ نے مسکرا کر چھیڑنے کی غرض سے فرمایا: ''کیوں عائشہؓ! بچالیا ناں، ورنہ دماغ ٹھکانے آ جاتا''۔ تو سیدہ صدیقہؓ بھی زیرلب مسکرا کر شرمندہ سی ہو گئیں۔ (ابوداؤد، ج ۲)

۱۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے عرصہ دراز سے اس بات کی آرزو تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ کی ان دو بیویوں کے نام معلوم کروں جن کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت میں ہے:

﴿ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما﴾

''اے نبی کی دونوں بیویو اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کرلو تو بہت بہتر ہے یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں...... (الخ) پارہ ۲۸ سورہ تحریم۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں موقع کی تلاش میں تھا کہ آپؓ سے یہ واقعہ پوچھوں۔ جب آپؓ حج کو چلے تو میں بھی ہم رکاب ہو گیا۔

دوران سفر آپؓ راستہ چھوڑ کر قضائے حاجت کے لیے الگ ہوئے تو میں پانی اٹھائے پیچھے چل پڑا۔ جب آپؓ فارغ ہوئے تو میں نے وضو کروایا (اور موقع کی غنیمت جانتے ہوئے) عرض کیا ''اے امیر المومنینؓ! جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے وہ دونوں کون ہیں؟'' آپؓ نے فرمایا: ''ابن عباسؓ! تو علم کا بڑا طلب گار ہے) سنو (وہ دونوں) حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ہیں۔ (رضی اللہ عنہما)

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ پورا واقعہ بیان کرنا شروع کیا سنو! واقعہ یہ ہے کہ ہم قریش تو اپنی عورتوں......کو تابع رکھتے ہیں۔ مگر مدینہ والوں پر اکثر ان کی عورتیں حاوی تھیں۔ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ منورہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آئے تو ہماری عورتوں نے بھی ان کی دیکھا دیکھی ہم پر غلبہ حاصل کرنا چاہا۔ خود میرے ساتھ یہ ہوا ہے کہ میں مدینہ شریف کے بالائی حصہ میں حضرت امیہ بن زید رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرا ہوا تھا کہ ایک دفعہ میری بیوی سے کسی بات پر ناراضگی ہوگئی میں نے غصہ میں آ کر کچھ کہنا شروع کیا تو اس نے بھی آگے سے جواب دینے شروع کر دیئے۔ مجھے بڑا افسوس ہوا کہ بڑی بُری حرکت ہے یہ نئی بات کیسی؟ میرا تعجب دیکھ کر میری بیوی نے کہا جناب آپ کس خیال میں ہیں۔ بخدا نبی ﷺ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں بلکہ بعض دفعہ سارا سارا دن کلام تک نہیں کرتیں۔ اب میں ایک نئی الجھن میں پڑ گیا میں (وہاں سے چلا اور سیدھا) اپنی بیٹی حفصہؓ کے گھر گیا اور پوچھا: کیا یہ سچ ہے کہ تم حضور کو جواب دیتی ہو اور کبھی کبھار سارا سارا دن روٹھی رہتی ہو؟۔ حضرت حفصہؓ نے کہا ہاں یہ سچ ہے۔ (حضرت عمرؓ فرماتے ہیں) میں نے کہا وہ برباد ہوئی' وہ نقصان میں پڑی جس نے ایسا کیا۔ کیا تم اس سے غافل ہوگئی ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے ناراض ہونے کی وجہ سے ایسی عورت پر خدا ناراض ہو جائے اور وہ کہیں کی نہ رہے۔ خبردار آئندہ سے آپ ؐ کو کوئی جواب نہ دینا اور نہ ہی آپ ؐ سے کچھ طلب کرنا جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے مانگ لینا۔ سنو تم حضرت عائشہؓ کو دیکھ کر ان کی ریس نہ کرنا' وہ تم سے اچھی ہے اور آنحضرت ﷺ کی منظورِ نظر ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ہمارے پڑوس میں ایک انصاری رہتا تھا میں نے اس سے باری مقرر کی ہوئی تھی۔ ایک دن وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رہتا اور ایک دن میں' جو احادیث وہ سنتا مجھے بتاتا اور میں اسے۔ ان دنوں ہم میں یہ بات مشہور ہو رہی تھی کہ غسانی بادشاہ اپنی فوجوں کو ہم پر حملہ کرنے کے لیے تیاری کر رہا ہے۔ ایک دن وہ انصاری دوست اپنی باری کے دن خدمتِ نبویؐ میں گئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور جب عشاء کے وقت واپس لوٹے تو آتے ہی میرا دروازہ زور زور سے کھٹکھٹانا شروع کیا اور اونچی اونچی آوازیں بھی دینا شروع کر دیں۔ میں جلدی سے گھبرایا ہوا باہر نکلا۔ پوچھا خیریت تو ہے؟ اس نے کہا آج تو بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا غسانی بادشاہ آ پہنچا؟ اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑھ کر حادثہ ہوا ہے جو بہت ہولناک اور المناک ہے۔ میں نے کہا یار کچھ بتا بھی تو کیا ہو گیا ہے۔ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا افسوس حفصہ ؓ برباد ہوگئی اور اس نے نقصان اٹھایا۔ مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا۔ (خیر میں نے رات گزاری) اور صبح ہوتے ہی نماز پڑھ کر کپڑے بدلے اور سیدھا حفصہ ؓ کے پاس گیا۔ دیکھا کہ وہ رو رہی ہے میں نے کہا اب کیوں روتی ہے۔ کاش تم نے پہلے سے میرا کہنا مانا ہوتا۔ میں تو پہلے ہی تجھے آگاہ کر چکا تھا اب بتاؤ کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے۔ جواب دیا کچھ علم نہیں۔ (ہم سے ناراض ہو کر) اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے ہیں۔ میں حفصہ ؓ کے گھر سے نکلا اور رسول اللہ ﷺ کے حجرہ کی طرف گیا تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک حبشی غلام (رباحؓ) آپ کے دروازہ پر پہرہ دے رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے اجازت طلب کر کہ عمرؓ حاضر ہونا چاہتا ہے۔ وہ غلام اجازت لینے گیا۔ مگر آپؐ خاموش رہے۔ اس نے آ کر کہا کہ آپؐ نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ میں وہاں واپس مسجد (نبویؐ) میں آ گیا۔ دیکھا کہ بعض صحابہ کرامؓ منبر رسولؐ کے پاس بیٹھ کر رو رہے ہیں۔ میں کچھ دیر یہاں ٹھہرا۔ لیکن پھر اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف چلا (کیونکہ طبیعت بے چین تھی کہ حقیقت معلوم کروں معاملہ کیا ہے) دوبارہ جا کر اجازت کے لیے غلام کو بھیجا' مگر اب بھی اجازت نہ ملی۔ میں پھر مسجد میں آ کر بیٹھ گیا۔ مگر پھر بے چینی نے کھڑا کر دیا۔ اٹھا پھر گیا۔ اجازت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لیے غلام کو بھیجا' آپؐ سے عرض کرو کہ عمرؓ حاضر ہونا چاہتا ہے۔ اب تیسری دفعہ بھی اجازت نہ ملی تو میں (مایوس ہو کر) واپس لوٹا' ابھی واپس مڑا ہی تھا کہ غلام نے آواز دے دی: عمرؓ! آنحضرت ﷺ نے اجازت دے دی ہے جاؤ۔ میں گیا تو آپؐ خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ (اس پر بچھونا تک نہیں تھا۔ اس چٹائی کے نشانات آپؐ کے مبارک جسم پر صاف دکھائی دے رہے تھے۔) اور سرہانے ایک چمڑے کا تکیہ جس میں خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی۔ خیر میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور کھڑے کھڑے آپؐ سے پوچھا: حضور گیا آپؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ آپؐ نے اپنی نگاہ میری طرف اٹھائی اور فرمایا نہیں میں نے کہا: اللہ اکبر! پھر میں کھڑے کھڑے آپؐ کا دل بہلانے لگا اور آپؐ کا غم فکر دور کرنے کے لیے عرض کی اللہ کے رسولؐ آپ دیکھئے کہ ہم قریشیوں کا تو یہ قاعدہ تھا کہ اپنی بیویوں کو دباؤ میں رکھا کرتے تھے لیکن جب سے مدینے آئے ہیں تو یہاں کے لوگوں کا عجب حال دیکھا ہے کہ (یہ بالکل زن مرید ہیں) اپنی عورتوں سے دبے ہوئے ہیں۔ (حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میرا یہ کہنا تھا کہ فتبسم النبی ﷺ) یہ سن کر نبی ﷺ مسکرا دیئے۔ میں نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ دیکھئے میں پہلے ہی حفصہؓ کے پاس گیا تھا اور میں نے اس کو بتا دیا تھا کہ دیکھ تو اپنی سوکن حضرت عائشہؓ کی ریس مت کرنا وہ تم سے کہیں زیادہ خوبصورت ہے اور آنحضرتؐ کو بہ نسبت تیری اس سے کہیں زیادہ محبت ہے یہ سن کر آپؐ مسکرا دیئے۔ (آپؐ کا غم ذرا دور ہوا اور چہرے پر مسکراہٹ آئی تو میں بیٹھ گیا) اور عرض کی اگر اجازت ہو تو کچھ دیر اور بیٹھ جاؤں۔ آپؐ نے اجازت دے دی میں نے جو نظر اٹھا کر آپؐ کے دربا خاص کا جائزہ لیا تو خدا کی قسم سوائے تین خشک کھالوں کے اور کوئی چیز نہ دیکھی۔ میں نے آزردہ دل ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! دعا کیجئے کہ اللہ آپؐ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امت پر کشادگی کرے۔ دیکھئے فارسی اور رومی جو اللہ کی عبادت نہیں کرتے' انہیں کس قدر دنیا کا مال ومتاع دیا گیا ہے؟ یہ سنتے ہی آپ تکیہ چھوڑ کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے خطاب کے بیٹےؓ؟ کیا تو شک میں ہے؟ کہ اب کافروں کو تو اللہ نے جلدی ہی دنیا کے مزے دے دیئے ہیں کیونکہ آخرت میں ان کو عذاب ہونا ہے میں نے فوراً عرض کی اللہ کے رسولؐ گستاخی معاف میرے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا فرمائیے۔ (ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' کہ بات یہ تھی کہ آنحضرت ﷺ نے ناراضگی کی وجہ سے قسم کھالی تھی کہ مہینہ بھر تک میں اپنی بیویوں کے پاس نہ جاؤں گا یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کو تنبیہہ فرمائی۔ جب انتیس راتیں گزر گئیں تو آپؐ بالا خانے سے اتر کر سب سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ انہوں نے کہا کہ حضور! آپؐ نے تو قسم کھائی تھی کہ میں ایک مہینہ تک عورتوں کے پاس نہیں جاؤں گا ابھی تو انتیس راتیں گزری ہیں میں تو اس دن سے برابر ایام شماری کر رہی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (صدیقہؓ) مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ انتیس راتوں کا تھا...... (الخ)

۱۷

فاقہ زدہ مسلمان مہاجرین پر جب آنحضرت ﷺ نے بنو قریظہ سے حاصل ہونے والا اکثر مال تقسیم کیا تو ان کی خوشحالی دیکھ کر ازواج رسول کو بھی اس کا خیال ہوا انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس کا سوال کر دیا۔ آنحضرتؐ کو اپنی بیویوں کی اس دنیا طلبی پر سخت رنج ہوا رسول اللہ ﷺ نے غصہ میں آ کر مہینہ بھر تک گھر نہ آنے کی قسم کھالی۔ جب ایک ماہ ہونے کو تھا تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۲۸' ۲۹ نازل فرمائی اور حکم دیا کہ اے نبیؐ اپنی بیویوں سے فرما

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دو کہ اگر دنیا کہ زیب و زینت چاہتی ہو تو پھر اللہ اور اس کا رسولؐ اور آخرت کا گھر نصیب نہ ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ یہ پیغام لے کر ایک مہینہ کے بعد گھر تشریف لائے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور ﷺ سب سے پہلے میرے پاس آئے اور سب سے پہلے مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا میں ایک بات کا تم سے ذکر کرنے والا ہوں تم جواب میں جلدی نہ کرنا۔ اپنے والدین سے مشورہ کر کے جواب دینا۔ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ تو آپؐ جانتے ہی تھے کہ میرے والدین مجھے رسول اللہ ﷺ سے جدائی کا مشورہ نہ دیں گے) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دفعہ یہ بات دہرائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۲۸ اور آیت نمبر ۲۹ تلاوت کی۔ میں نے یہ حکم سنتے ہی فوراً عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ اس میں والدین سے مشورہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ مجھے خدا اس کا رسول (ﷺ) اور آخرت کا گھر پسند ہے۔ جب آپؐ نے میرا یہ جواب سنا تو خوش ہو کر مسکرا دیئے۔ (ابن کثیر۔ احسن التفاسیر)

۱۸

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ سفر میں جاتے وقت رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے نام قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے (واقعہ پردے کی آیتیں اترنے کے بعد کا ہے) چنانچہ ایک غزوے کے موقع پر میرا نام نکلا میں رسول کے ساتھ چلی ہوتا یوں میں اپنے ہودج میں بیٹھی رہتی اور جب قافلہ کہیں اترتا تو میرا ہودج اتار لیا جاتا اور میں اسی میں بیٹھی رہتی اور جب قافلہ چلتا تو یونہی ہودج رکھ دیا جاتا۔ ہم غزوے پر گئے آنحضرت غزوے سے فارغ ہوئے اور واپس لوٹے' مدینے کے قریب آ گئے۔ رات کو چلنے کی آواز لگائی گئی' میں قضاء حاجت کے لیے نکلی اور لشکر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پڑاؤ سے دور جا کر میں نے قضاء حاجت کی پھر واپس لوٹی۔ لشکر گاہ کے قریب آ کر میں نے اپنے گلے کو ٹٹولا تو ہار نہ پایا' میں واپس اس کے ڈھونڈنے کے لیے چلی گئی اور تلاش کرتی رہی۔ یہاں یہ ہوا کہ لشکر نے کوچ کر دیا' جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے انہوں نے یہ سمجھ کر کہ میں حسب عادت اندر ہی ہوں ہودج اٹھا کر اوپر رکھ دیا اور چل پڑے' یہ بھی یاد رہے کہ اس وقت تک عورتیں نہ کچھ ایسا کھاتی پیتی تھیں نہ وہ بھگری بدن کی بوجھل تھیں تو میرے ہودج کے اٹھانے والوں کو میرے ہونے یا نہ ہونے کے متعلق پتہ نہ چلا اور میں اس وقت اوائل عمر کی تو تھی۔ الغرض بہت دیر کے بعد مجھے میرا ہار مل گیا۔ یہاں میں جو پہنچی تو کسی آدمی کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ نہ کوئی پکارنے والا نہ جواب دینے والا۔ میں اپنے نشان کے مطابق وہی پہنچی جہاں ہمارا اونٹ بٹھایا گیا تھا اور وہیں انتظار میں بیٹھ گئی کہ جب آپؐ آگے چل کر میرے نہ ہونے کی خبر پائیں گے تو مجھے تلاش کرنے کے لیے یہیں آئیں گے۔ مجھے بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی۔ اتفاق سے حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانیؓ جو لشکر کے پیچھے رہے تھے وہ پچھلی رات کو چلے تھے۔ صبح کی چاندنی میں یہاں پہنچ گئے۔ ایک سوتے ہوئے آدمی کو دیکھ کر خیال آنا ہی تھا۔ غور سے دیکھا تو چونکہ پردے کے حکم سے پہلے مجھے وہ دیکھتے ہی تھے۔ دیکھتے ہی پہچان گئے اور باآواز بلند ان کی زبان سے نکلا ''انا للّٰه و انا الیه راجعون'' ان کی آواز سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور میں اپنی چادر سے اپنا منہ ڈھانپ کر سنبھل بیٹھی۔ انہوں نے جھٹ سے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اس کی ٹانگ پر اپنا پاؤں رکھا۔ میں اٹھی اور اونٹ پر سوار ہوگئی۔ انہوں نے اونٹ کو کھڑا کر دیا اور بھگاتے ہوئے لے چلے۔ خدا کی قسم نہ وہ مجھ سے کچھ بولے نہ میں نے ان سے کوئی بات کی۔ نہ سوائے انا للہ کے میں نے ان کے منہ سے کوئی کلمہ سنا۔ دوپہر کے قریب ہم اپنے قافلے سے مل گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بس اتنی سی بات کا ہلاک ہونے والوں نے بتنگڑ بنا لیا ان سب سے بڑا اور بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والا عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ مدینے آتے ہی میں بیمار پڑ گئی اور مہینہ بھر تک بیماری میں گھر میں ہی رہی۔ نہ میں نے کچھ سنا' نہ کسی نے مجھ سے کہا۔ جو کچھ غل غپاڑہ لوگوں میں ہو رہا تھا میں اس سے بے خبر تھی۔ البتہ میرے دل میں یہ خیال بسا اوقات گزرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی مہر و محبت میں کمی کی کیا وجہ ہے؟ بیماری میں عام طور پر جو شفقت حضور ﷺ کو میرے ساتھ ہوتی تھی۔ اس بیماری میں وہ بات نہ پاتی تھی اس لیے مجھے رنج تو بہت تھا مگر کوئی وجہ معلوم نہ تھی۔ پس آنحضرت ﷺ تشریف لاتے' سلام کرتے اور دریافت فرماتے طبیعت کیسی ہے؟ اور کوئی بات نہ کرتے اس سے مجھے بڑا صدمہ ہوتا' مگر بہتان بازوں کی تہمت سے میں بالکل غافل تھی۔ اب سنئے اس وقت تک گھروں میں لٹرین کا انتظام نہ تھا' اور عرب کی قدیم عادت کے مطابق ہم لوگ میدان میں قضاء حاجت کے لیے جایا کرتے تھے۔ عورتیں عموماً رات کو جایا کرتی تھیں گھروں میں لٹرین بنانے سے عام طور پر نفرت کی جاتی تھی حسب عادت میں ام مسطحؓ بنت ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبد عناف کے ساتھ قضاء حاجت کے لیے چلی۔ اس وقت میں بہت ہی کمزور تھی۔ یہ ام مسطحؓ میرے والدؓ کی خالہ تھیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی لڑکی تھیں ان کے لڑکے کا نام مسطحؓ بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب تھا جب ہم واپس آنے لگے تو ام مسطحؓ کا پاؤں چادر کے دامن میں الجھا' اور بے ساختہ ان کے منہ سے نکل گیا (تانس مسطح) مسطح غارت ہو مجھے بہت برا لگا اور میں نے کہا تم نے بہت برا کلمہ بولا' توبہ کرو' تم اسے گالی دیتی ہو جس نے بدر میں شرکت کی۔ اس وقت ام مسطح نے کہا بھولی بی بی! آپؓ کو کیا معلوم؟ میں نے کہا: کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ بھی ان لوگوں میں ہے جو آپؓ کو بدنام کرتے پھرتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجھے سخت حیرت ہوئی۔ میں ان کے سر ہو گئی کہ کم از کم مجھے سارا واقعہ تو کہو۔ اب انہوں نے بہتان باز لوگوں کی تمام کارستانیاں مجھے سنائیں۔ میرے تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ رنج و غم کا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ مارے صدمے کے میں تو بیمار ہو گئی۔ بیمار تو میں پہلے سے ہی تھی' اس خبر نے تو نڈھال کر دیا۔ جوں توں کر کے گھر پہنچی اب صرف یہ خیال تھا کہ میں اپنے میکے جا کر اور اچھی طرح معلوم تو کر لوں کہ کیا واقعی میری نسبت ایسی افواہ پھیلائی گئی ہے اور کیا کیا مشہور کیا جا رہا ہے؟ اتنے میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور سلام کیا اور دریافت فرمایا کیا حال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے کہا اگر آپؐ اجازت دیں تو میں اپنے والد کے ہاں ہو آؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی۔ میں یہاں آئی اپنی والدہؓ سے پوچھا کہ اماں جان لوگوں میں میرے متعلق کیا باتیں پھیل رہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: بیٹی یہ تو نہایت معمولی بات ہے۔ تم اپنا دل اتنا بھاری نہ کرو۔ کسی شخص کی اچھی بیوی جو اسے محبوب ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں' وہاں ایسی باتوں کا کھڑا ہونا لازمی امر ہے۔ میں نے کہا سبحان اللہ! کیا واقعی لوگ میری نسبت ایسی افواہیں اڑا رہے ہیں۔ اب تو مجھے رنج و غم نے اس قدر گھیرا کہ بیان سے باہر ہے۔ اس وقت رونا شروع ہوا واللہ ایک دم بھر کے لیے میرے آنسو نہیں۔ میں سر ڈال کر روتی رہی کہاں کا کھانا پینا' کہاں کا سونا جاگنا اور کہاں کی بات چیت؟ بس رنج والم اور رونا ہے اور میں ہوں' ساری رات اسی حالت میں گزری کہ آنسوؤں کی لڑی نہ تھمی۔ دن کو یہی حال رہا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ وحی میں دیر ہوئی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو کوئی بات معلوم نہ ہوئی تھی۔

اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں حضرت سے مشورہ کیا کہ آپؐ مجھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الگ کر دیں' یا کیا کریں؟ حضرت اسامہؓ نے صاف کہا: کہ اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپؐ کی اہلیہ پر کوئی برائی نہیں جانتے۔ ہمارے دل تو ان کی محبت' عزت اور شرافت کی گواہی دینے کے لیے حاضر ہیں۔ ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کوئی تنگی نہیں۔ عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں' اگر آپؐ گھر کی خادمہ سے پوچھیں تو آپؐ کو صحیح واقعہ معلوم ہو سکتا ہے۔ آپؐ نے اسی وقت گھر کی خادمہ حضرت بریرہؓ کو بلوایا اور ان سے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کی کوئی بات شک وشبہ والی کبھی بھی دیکھی ہو تو بتلاؤ۔ بریرہؓ نے کہا کہ اس خدا کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے' میں نے ان سے کوئی بات کبھی اس قسم کی نہیں دیکھی۔ ہاں صرف یہ بات ہے کہ کم عمری کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے کہ کبھی کبھی گوندھا ہوا آٹا یونہی رکھا رہتا ہے اور بی بی سو جاتی ہیں تو بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔ اس کے سوا میں نے ان کا کوئی قصور کبھی نہیں دیکھا۔ چونکہ کوئی ثبوت اس واقعہ کا نہ ملا اس لیے اسی دن رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور مجمعے سے مخاطب ہو کر فرمایا: کون ہے جو مجھے اس شخص کی ایذاؤں سے بچائے جس نے مجھے ایذائیں پہنچاتے پہنچاتے اب تو میری گھر والیوں کے بارے میں مجھے ایذائیں پہنچانی شروع کر دیں۔ واللہ! میں جہاں تک جانتا ہوں مجھے اپنی گھر والیوں میں سوائے بھلائی کے کوئی چیز معلوم نہیں۔ جس شخص کا نام یہ لوگ لے رہے ہیں۔ میری دانست میں تو اس کے متعلق بھی سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں وہ میرے ساتھ ہی گھر میں آتا تھا یہ سنتے ہی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے فرمانے لگے۔ یا رسول اللہؐ! میں موجود ہوں۔ اگر وہ قبیلہ اوس کا شخص ہے تو ابھی ہم اس کی گردن تن سے جدا کرتے ہیں۔ اور اگر وہ ہمارے خزرج بھائیوں سے ہے تو بھی آپؐ جو حکم دیں ہمیں اس کی تعمیل میں کوئی عذر نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔ یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے یہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے' تھے تو یہ بہت بڑے نیک بخت مگر حضرت سعد بن معاذؓ کی اس وقت کی گفتگو سے انہیں اپنے قبیلہ کی حمیت آ گئی اور ان کی طرفداری کرتے ہوئے حضرت سعد بن معاذؓ سے کہنے لگے نہ تو اسے قتل کرے گا' نہ اس کے قتل پر تو قادر ہے اگر وہ تیرے قبیلے کا ہوتا تو اس کا قتل کیا جانا کبھی پسند نہ کرتا۔ یہ سن کر حضرت اسید بن حضیرؓ کھڑے ہو گئے یہ حضرت سعد بن معاذؓ کے بھتیجے تھے کہنے لگے۔ اے سعد بن عبادہؓ تم جھوٹ کہتے ہو ہم اسے ضرور مار ڈالیں گے' آپ منافق ہیں کہ منافقوں کی طرف داری کر رہے ہیں' اب ان کی طرف سے ان کا قبیلہ اور ان کی طرف سے ان کا قبیلہ ایک دوسرے کے مقابلے پر آ گئے اور قریب تھا کہ اوس وخزرج یہ دونوں قبیلے آپس میں لڑ پڑیں۔ حضور ﷺ نے منبر پر انہیں سمجھانا اور چپ کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ دونوں طرف خاموشی ہوگئی۔ حضور ﷺ بھی خاموش ہو رہے۔ یہ تو وہاں کا واقعہ۔ میرا حال یہ تھا کہ سارا دن بھی رونے ہی میں گزرا۔ میرے اس رونے نے میرے والدین کے بھی ہوش گم کر دیئے وہ سمجھ بیٹھے تھے کہ میرا یہ رونا میرا کلیجہ پھاڑ دیگا دونوں حیرت زدہ مغموم بیٹھے ہوئے تھے اور مجھے رونے کے سوا اور کوئی کام نہ تھا۔ انصار کی ایک عورتؓ آئی اور وہ بھی میرے ساتھ رونے لگی۔ ہم یونہی بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک رسول کریم ﷺ تشریف لائے' اور سلام کر کے میرے پاس بیٹھ گئے۔ قسم خدا کی' جب سے یہ بہتان بازی شروع ہوئی تھی آج تک رسول اللہ ﷺ میرے پاس کبھی نہیں بیٹھے تھے۔ مہینہ بھر گزر گیا تھا کہ حضور ﷺ کی یہی حالت تھی کوئی وحی نہیں آئی تھی کہ فیصلہ ہو سکے۔ آپؐ نے بیٹھتے ہی اول تو تشہد پڑھا' پھر اما بعد پڑھ کر فرمایا کہ اے عائشہؓ! تیری نسبت مجھے یہ خبر پہنچی ہے اگر تو نے ایسا کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کر۔ بندہ جب گناہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر کے اپنے اقرار گناہ کے ساتھ خدا کی طرف جھکتا ہے اور اس سے معافی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اتنا فرما کر خاموش ہو گئے۔ یہ سنتے ہی میرا رونا دھونا سب جاتا رہا' آنسو تھم گئے یہاں تک کہ میں آنسو کا ایک قطرہ بھی نہ پاتی تھی۔ میں نے اول تو اپنے والد سے درخواست کی کہ میری طرف سے رسول کریم ﷺ کو آپؓ ہی جواب دیں۔ لیکن انہوں نے کہا واللہ! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں حضور کو کیا جواب دوں؟ اب میں نے اپنی والدہ کی طرف دیکھا اور کہا آپ رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں۔ لیکن انہوں نے بھی یہی کہا کہ میں کیا جواب دوں؟ آخر میں نے خود ہی جواب دینا شروع کیا میری عمر کچھ ایسی بڑی تو نہ تھی مجھ زیادہ قرآن حفظ نہ تھا۔ میں نے کہا۔ ''آپ سب نے ایک بات سنی اور اسے اپنے دل میں بٹھا لیا۔ گویا سچ سمجھ لی اور اب اگر میں کہوں گی کہ میں اس سے بالکل بری ہوں لیکن تم لوگ نہیں مانو گے۔ ہاں اگر میں کسی امر کا اقرار کرلوں' حالانکہ خدا تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ میں بالکل بے گناہ ہوں تو تم ابھی مان لو گے۔ میری اور تمہاری مثال تو بالکل حضرت ابو یوسفؑ کا یہ قول ہے (فصبر جميل والله المستعان على ماتصفون) ''پس صبر ہی اچھا ہے جس میں شکایت کا نام ہی نہ ہو' اور تم جو باتیں بناتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ ہی میری مدد کرے'' اتنا کہہ کر میں نے کروٹ پھیر لی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ بخدا مجھے یقین تھا کہ چونکہ میں پاک ہوں' اللہ تعالیٰ میری برات اپنے رسول کو ضرور معلوم کرا دے گا۔ لیکن یہ تو میرے گمان میں بھی نہ تھا کہ میرے بارے میں قرآن کی آیتیں نازل ہوں گی۔ میں اپنے آپ کو اس سے بہت کم تر جانتی تھی کہ میرے بارے میں کلام خدا کی آیتیں اتریں۔ ہاں مجھے زیادہ سے زیادہ یہ خیال ہوتا تھا کہ ممکن ہے کہ خواب میں اللہ تعالیٰ حضور کو میری برات دکھا دے۔ واللہ! ابھی نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم ﷺ اپنی جگہ سے ہٹے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی گھر سے باہر نکلا تھا کہ حضورؐ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی اور چہرے پر وہی نشان ظاہر ہوئے جو وحی کے وقت ہوتے تھے اور پیشانی مبارک سے پسینے کی پاک بوندیں ٹپکنے لگیں۔ سخت سردی میں بھی وحی کے نازل ہونے کی یہی کیفیت ہوا کرتی تھی۔ جب وحی اتر چکی تو رسول اللہ ﷺ خوشی سے مسکرا اٹھے اور پھر سب سے پہلے آپؐ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ عائشہ خوش ہو جاؤ' اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت نازل فرما دی۔ اسی وقت میری والدہؓ نے فرمایا کہ بچی! حضورؐ کے سامنے کھڑی ہو میں نے جواب دیا کہ نہ حضور کے سامنے کھڑی ہوں گی اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی تعریف کروں۔ اسی نے میری برأت اور پاکیزگی نازل فرمائی ہے۔ اس لیے میں تو اسی کی تعریف کروں گی اور اسی کا شکریہ ادا کروں گی۔ (بخاری مسلم)

❀❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین حضرت سودہؓ بنت زمعہ

ام المومنین حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد جس خاتون کو رحمت عالم ﷺ کے عقد نکاح میں آنے کا شرف نصیب ہوا وہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا تھیں ان کا پہلا نکاح حضرت سکرانؓ سے ہوا تھا۔

زرقانی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت سودہؓ نے اپنے پہلے شوہر حضرت سکرانؓ کی زندگی میں ایک حسین خواب دیکھا کہ تکیہ کے سہارے لیٹی ہوئی ہیں کیا دیکھتی ہیں کہ آسمان پھٹا اور چاند ان پر گر پڑا حضرت سودہؓ نے یہ خواب سکرانؓ سے بیان کیا تو وہ فرمانے لگے اس خواب کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ میں عنقریب فوت ہو جاؤں گا اور تم عرب کے چاند حضرت محمد ﷺ کے نکاح میں آؤ گی۔ پھر جب ام المومنین حضرت خدیجہ طاہرہؓ نے وفات پائی تو نبی ﷺ انتہائی پریشان و غمگین رہنے لگے گھر کا سارا بوجھ رسول اللہ ﷺ پر آ گیا آپؐ کی یہ حالت دیکھ کر حضرت خولہ بنت حکیمؓ نے عرض کیا حضور ﷺ کو ایک مونس و رفیق کی ضرورت ہے۔ نبیؐ نے فرمایا ہاں گھر اور بچوں کی دیکھ بھال سب خدیجہؓ کے متعلق تھی انہوں نے عرض کیا اگر اجازت ہو تو آپؐ کے نکاح ثانی کے لیے کوشش کروں آپ نے اسے منظور فرما لیا۔ حضرت خولہؓ نے حضرت سودہؓ کے والد سے بات کی تو انہوں نے کہا میں سودہؓ سے مشورہ کر لوں۔ حضرت سودہؓ کے والد نے اپنی بیٹی کا نکاح رحمت عالم ﷺ سے بعوض چار سو درہم مہر خود پڑھا دیا۔ حضرت سودہؓ کو اللہ تعالیٰ نے حسن ظرافت سے بہت نوازا تھا جس سے بعض دفعہ اللہ کے رسول ﷺ بہت محظوظ ہوتے۔ ابن سعد کا بیان ہے کہ حضرت سودہؓ بعض دفعہ جان بوجھ کر ڈھنگے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پن سے چلتی تو رسول اللہ ﷺ حضرت سودہؓ کی یہ چال دیکھ کر مسکرا پڑتے۔ ایک دفعہ رات کو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے لگے تو حضرت سودہؓ بھی ساتھ کھڑی ہو گئیں قیام کے بعد رسول اللہ ﷺ رکوع میں گئے تو بڑی دیر تک حضور ﷺ رکوع میں رہے صبح ہوئی تو ام المومنین حضرت سودہؓ عرض کرنے لگیں اللہ کے رسولؐ رات آپؐ نے اتنا لمبا رکوع کیا کہ مجھے تو اپنی نکسیر پھوٹنے کا اندیشہ ہو گیا حضورؐ میں تو بہت دیر تک اپنی ناک سہلاتی رہی۔ رسول اللہ ﷺ حضرت سودہؓ کی یہ باتیں سن کر اتنے محظوظ ہوئے کہ بے ساختہ مسکرا دیئے۔

OOO

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خدا کی راہ میں شمشیر کو میان سے نکالنے ولا پہلا شخص

مکہ مکرمہ میں حق و باطل کی کشمکش انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ نبی ﷺ گلی گلی بستی بستی یہ پیغام پہنچا رہے تھے۔ کہ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

(حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ ہی کی ذات) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں میں اس کا بندہ اور رسول ﷺ ہوں تم جن کی عبادت کرتے ہو۔ جن ہستیوں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو جن کے آگے جھکتے ہو۔ جن کو اپنے نفع و نقصان کا مالک جانتے ہو یہ سب لاچار و عاجز ہیں' اس پیغام حق کے خلاف تمام مشرک متحد ہو کر میدان عمل میں آ گئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے خون کے پیاسے بن گئے۔ مشرکین کو دکھ یہ تھا کہ محمدؐ اپنے رب کی پوجا جیسے چاہیں کریں لیکن ہم جن کی پرستش کرتے ہیں ان کی نفی نہ کریں۔ ہمارے معبودوں کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت نہ ڈالیں آخر جب نبی ﷺ کسی طرح سے بھی پیغام حق لوگوں تک پہنچانے سے نہ رکے تو یہ لوگ آپؐ کے قتل کے منصوبے بنانے لگے ادھر مسلمانوں کو ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی جان کی فکر رہتی تھی۔ ایک دن یہ پریشان کن خبر آناً فاناً پورے مکہ میں پھیل گئی کہ مشرکین نے نبی ﷺ کو گرفتار کر لیا ہے یا آپ کو قتل کر دیا ہے اس خبر نے اہل اسلام کو تڑپا کر رکھ دیا لوگ مختلف قیاس آرائیاں کر رہے تھے۔ کوئی کہتا تھا' کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے ابھی ابوطالب (عم رسولؐ) زندہ ہیں۔ اور بنو ہاشم کی تلواریں ابھی کند نہیں ہوئیں ہاشمی انتقام لینے کے لیے ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ ایک نوجوان جس کو رسالت مآب ﷺ سے بے حد محبت تھی اور اس کی کئی نسبتیں رسول اللہ ﷺ سے تھیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

1. یہ سرور عالم ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ کے فرزند تھے اور رشتے سے نبی ﷺ اس نوجوان کے ماموں زاد بھائی تھے۔
2. ام المومنین حضرت خدیجہؓ اس نوعمر جانثار کی پھوپھی تھیں۔ اس طرح حضورؐ اس نوجوان کے پھوپھا تھے۔
3. حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بڑی بہن حضرت اسماء بنت ابی بکر اس نوجوان سے بیاہی گئی تھیں۔ اس لحاظ سے وہ رسول اللہ ﷺ کے ہم زلف تھے۔

جب انہوں نے یہ خبر سنی تو تڑپ اٹھے جوش انتقام میں تلوار اٹھائی' اس کو نیام سے نکالا پھر جلدی سے اٹھ کر گھر سے نکلے اور مکہ کی گلیوں میں کود گئے۔ ان کا رخ سید الانبیاء ﷺ کے گھر کی طرف تھا غصے سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ تیز تیز چلتے ہوئے امام الانبیاء ﷺ کے مکان پر پہنچ گئے ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب سید الکونین کو خیر و عافیت سے اپنے مکان پر دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس جانثار کو اس حالت میں آتے دیکھا تو مسکرائے اور فرمایا کہو بھائی خیریت تو ہے یہ تم ننگی تلوار لئے آج کیسے آ رہے ہو انہوں نے بڑے ادب سے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں نے سنا تھا کہ آپؐ کو دشمنوں نے گرفتار کر لیا ہے یا آپؐ کو شہید کر دیا ہے نبی ﷺ نے فرمایا اچھا تو یہ بات تھی۔ اے نوجوان اگر واقعی ایسا ہو جاتا تو تم کیا کرتے اس جانثار نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ اگر ایسا ہو جاتا تو خدا کی قسم میں اہل مکہ سے لڑ مرتا نوجوان کا یہ جواب سن کر سرور عالم ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ رسول اللہؐ سے بے حد محبت کرنے والا اور آپؐ کے لیے لڑ مرنے والا یہ نوجوان سیدنا حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ تھے۔ نبیؐ نے اس نوجوان جانثار کے لیے دعا فرمائی اور اس کی تلوار کو بھی دعا دی۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے راہ خدا میں سب سے پہلے تلوار اٹھائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ

۱

دعوت حق کا آغاز ہو چکا تھا۔ تیس کے قریب خوش نصیب دعوت حق پر لبیک کہہ چکے تھے۔ قریش ابتداء میں ہی اسلام کی تحریک کچلنے کے لیے میدان میں اتر آئے تھے نبی ﷺ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں پناہ گزیں تھے ایک دن ایک سرخ رنگ میانہ قد اور گھنی داڑھی والے ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آتے ہی دل کی خوشی سے کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ اس صاحب کے مسلمان ہونے سے رسول اللہ ﷺ کو بے حد مسرت ہوئی یہ حضرت صہیب الرومیؓ تھے۔

۲

حضرت صہیب الرومیؓ اسلام لانے کے بعد اس کو مخفی نہ رکھ سکے' کھل کر مشرکین کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا مشرکین مکہ کو جب حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا علم ہوا تو مار مار کر اس غریب کو لہولہان کر دیا۔ کفار نے آپؓ کو گرم ریت پر لٹایا' پانی میں غوطے دیئے مگر یہ ساری اذیتیں دیکر بھی ان کو اسلام سے نہ پھیر سکے۔ کفار مکہ سے تنگ آ کر جب رسول محترم ﷺ نے مسلمانوں کو ہجرت کی نوید سنائی تو حضرت صہیبؓ نے دل میں تہیہ کر لیا کہ ہجرت میں حضورؐ کی ہم رکابی کا شرف حاصل کروں گا مگر حالات کچھ ایسے بنے کہ امام الانبیاء ﷺ کو رات کی تاریکی میں انتہائی راز داری سے مکہ چھوڑنا پڑا۔ حضرت صہیب رومیؓ کو جب آپؐ کے مکہ سے چلے جانے کا علم ہوا تو انہوں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی رخت سفر باندھا قریش کو جب علم ہوا کہ صہیبؓ مکہ چھوڑ رہا ہے تو انہوں نے آ گھیرا۔ حضرت صہیبؓ نے مشرکین کے بدلے ہوئے تیور دیکھے تو فوراً اپنی ترکش سے تیر نکال کر کمان پر چڑھاتے ہوئے مشرکین کو للکارا اے مکہ والو! تم جانتے ہو کہ میرا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا اللہ کی قسم تم اس وقت تک میرے قریب نہیں آ سکتے جب تک میرے پاس ایک بھی تیر باقی ہے کفار نے کہا صہیبؓ جب تم مکہ میں آئے تھے تو مفلس تھے جو دولت تم نے مکہ میں رہ کر کمائی ہے۔ ہم وہ تمہارے ساتھ نہیں جانے دیں گے اگر تم جانا چاہتے ہو تو ساری دولت ہمارے حوالے کر دو اسلام کے اس مایہ ناز بیٹے نے اپنا سارا مال ان کے حوالے کیا اور دل میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت بسائے مدینہ کی طرف چل پڑے نبی ﷺ ابھی قبا میں ہی تھے کہ حضرت صہیبؓ آ ملے آپؓ نے آتے ہی سب حاضرین کو سلام کیا' اس وقت نبی ﷺ چند جانثاروں کے ساتھ کھجوریں تناول فرما رہے تھے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بھی بغیر کچھ کہے سنے بڑی بے تکلفی کے ساتھ شریک ہو گئے کچھ لوگ ان کے نا جاننے والے حیران تھے کہ یہ صاحب کون لباس گرد آلودہ سفر کے آثار چہرے پر عیاں' لگتا تھا یہ صاحب بہت دور سے آئے ہیں آنکھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی جس سے آنکھ کی تکلیف کا واضح احساس ہوتا تھا۔ حضرت صہیبؓ کو یوں کھجوریں کھاتا دیکھ کر حضرت فاروق اعظمؓ سے نہ رہا گیا انہوں نے عرض کیا' اللہ کے رسولؐ ذرا دیکھئے آنکھ بھی دکھ رہی ہے مگر یہ صاحب کتنے شوق سے کھجوریں کھائے جا رہے ہیں نبی ﷺ نے ان سے فرمایا سبحان اللہ! اے صہیبؓ تیری آنکھ دکھتی ہے پھر بھی کھجوریں کھائے جا رہے ہو حضرت صہیبؓ کے مزاج میں بڑی ظرافت تھی انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ میں تو دوسری طرف کے جبڑے سے کھا رہا ہو جس طرف سے آنکھ نہیں دکھتی رسول اللہ ﷺ حضرت صہیبؓ کا جواب سن کر اس قدر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہنسے کہ دندان مبارک کا نور ظاہر ہونے لگا۔ کھجوروں سے فارغ ہو کر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے واہ صاحب خود نبی ﷺ کے ساتھ آ گئے اور مجھے ساتھ ہی نہ لیا پھر حضور ﷺ سے عرض کیا اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ نے بھی اس عاجز کا خیال نہ فرمایا۔ اللہ کے رسول میں تو آپ کے بعد تنہا رہ گیا مکہ والے مجھ پر چڑھ دوڑے اللہ کے رسول میں تو بڑی مشکل سے جان چھڑا کر اور اپنا سارا مال لٹا کر آپ تک پہنچا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا اے ابو یحییٰ تم نے بڑی نفع بخش تجارت کی ہے اور اس کے ساتھ نطق رسالت پر یہ آیت جاری ہوگئی۔

﴿ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤوف بالعباد﴾

''اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے جو رب کی رضا کے لیے اپنی جان تک بیچ ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ

جب کفار نے مسلمانوں کو بے حد ستانا شروع کر دیا تو نبی ﷺ نے صحابہ کو اجازت دے دی کہ تم میں سے جو چاہے اپنی جان و ایمان کو بچانے کے لیے حبشہ چلا جائے۔ اس اجازت کے بعد ایک اندھیری رات میں ایک چھوٹا سا قافلہ حبشہ کی طرف روانہ ہوا۔ ان کے بعد ایک اور قافلہ حبشہ روانہ ہوا۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کے چچیرے بھائی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ قریش نے سمندر تک ان کا تعاقب کیا مگر یہ لوگ کشتیوں میں بیٹھ کر روانہ ہو چکے تھے۔ قریش مکہ نے ایک وفد ابوسفیان کی قیادت میں تحائف دے کر شاہ حبشہ کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے جا کر بادشاہ سے درخواست کی۔ کہ ہمارے ملک سے آنے والوں کو ہمارے سپرد کیا جائے۔ بادشاہ نے پیغام بھیج کر مسلمانوں کو دربار میں بلایا۔ اور حقیقت حال دریافت کی۔ رسول اللہ ﷺ کے چچیرے بھائی حضرت جعفر طیارؓ نے شاہ حبشہ کے دربار میں ایک پر درد تقریر کی جس سے اہل دربار تڑپ اٹھے۔ بادشاہ نے کہا نوجوان تمہیں اپنے نبیؐ پر اتری ہوئی کلام کا کوئی حصہ یاد ہو تو سناؤ۔ حضرت جعفرؓ نے موقع محل کی مناسبت سے ان عیسائیوں کے سامنے حضرت مریم صدیقہؑ کا قصہ چھیڑ دیا۔ ابھی چند آیات ہی تلاوت کی تھیں کہ بادشاہ پر رقت طاری ہوگئی اور وہ زارو قطار رونے لگا۔ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ دربار میں بیٹھے ہوئے اس کے پادری بھی اتنا روئے کہ ان کے سامنے پڑے ہوئے صحیفے ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئے۔ اس وقت بادشاہ نے کہا۔ اللہ کی قسم یہ تو وہی ہے جس کی خبر حضرت یسوع مسیح (حضرت عیسیٰؑ) نے دی تھی۔ پھر قریش کے وفد سے کہا میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کو ہرگز تمہارے حوالہ نہیں کروں گا۔ تم میرے دربار سے نکل جاؤ۔ اس کے بعد ایک عرصہ تک مسلمان بڑے سکون سے حبشہ میں زندگی گذارتے رہے۔ جب نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی تو کئی مسلمان حبشہ چھوڑ کر مدینہ چلے آئے۔ حضرت جعفر طیارؓ جو ایک عرصہ تک حبشہ میں غریب الوطنی کی زندگی گزار رہے تھے۔ انہوں نے بھی حبشہ کی سکونت کو ترک کرنے کا ارادہ فرما لیا۔ حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ حضرت جعفرؓ جب حبشہ سے چلنے لگے تو رسمی اجازت کے لیے نجاشی سے ملنے گئے۔ نجاشی نے حضرت جعفرؓ کو رخصت کرتے وقت درخواست کی کہ پیغمبر عربی کو میرا اسلام کہنا اور یہ بھی کہ میں اللہ کے ایک ہونے اور آپ کے رسولؐ ہونے کی شہادت دیتا ہوں میں نے تم سے یہاں جو سلوک کیا ہے۔ اس کا ذکر بھی رسول اللہ ﷺ سے کرنا اور یہ بھی کہ آپؐ میرے لیے بخشش کی دعا کریں۔ جب حضرت جعفرؓ حبشہ کو چھوڑ کر مدینہ طیبہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ خیبر روانہ ہو چکے تھے۔ خدا کے یہ نیک بندے ایک عرصہ سے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کو تڑپ رہے تھے۔ جب انہوں نے سنا کہ رسول اللہ خیبر روانہ ہوگئے ہیں تو ان کے لیے ایک پل بھی مدینہ میں کاٹنا مشکل ہو گیا یہ فوراً خیبر روانہ ہوگئے۔ جب یہ خیبر پہنچے تو اس وقت خیبر فتح ہو چکا تھا۔ مسلمان فتح کی خوشی منا رہے تھے۔ مسلمانوں نے جب اپنے ان مہاجر بھائیوں کو دیکھا تو خوشیاں دوبالا ہوگئیں۔ علامہ ابن سعد کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت جعفر طیارؓ کو دیکھا تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ ان کو گلے لگا کر پیشانی پر بوسہ دے کر فرمایا میں نہیں جانتا کہ مجھ کو خیبر کے فتح ہونے سے زیادہ خوشی ہوئی ہے یا جعفرؓ کے آنے سے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک کو مسکرا کر گلے لگایا اور مرحبا کہا۔ (بخاری ابن ہشام)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالد بن ولید کے نام ایک پر درد خط اور آپ کا اسلام لانا

سنہ ۷ ہجری کو جب نبی ﷺ عمرۃ القضاء کرنے کے لیے مکہ مکرمہ پہنچے تو حضرت خالد بن ولیدؓ مکہ کے بہت سے لوگوں کے ساتھ شہر سے باہر چلے گئے۔ کیونکہ وہ مکہ میں سرور عالم ﷺ اور آپؐ کے جاں نثاروں کو داخل ہوتا دیکھنے کی تاب نہ رکھتے تھے۔ مکہ قیام کے دوران ایک دن نبی ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کے بھائی حضرت ولید بن ولیدؓ سے فرمایا (جو پہلے سے ہی بڑے پکے مسلمان تھے) افسوس ہے کہ خالدؓ میرے پاس نہیں آیا۔ اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اس کا خیر مقدم کرتا۔ خالد جیسے دانا کو تو اسلام سے دور نہیں رہنا چاہیے۔ حضور ﷺ عمرہ سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ واپس تشریف لے گئے تو حضرت خالدؓ کے بھائی حضرت ولیدؓ نے اپنے بھائی کے نام ایک پر درد خط لکھا ارباب سیر نے اس مضمون کو کچھ یوں بیان کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بھائی میں حیران ہوں کہ تم اس قدر اسلام کے خلاف کیوں ہو حالانکہ تم جیسا دانا اور زیرک انسان اسلام کی صداقت سے بے خبر نہیں ہو سکتا۔ قیام مکہ میں نبی ﷺ نے تمہارے متعلق مجھ سے سوال کیا تھا۔ کہ خالد کہاں ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ خالد کو اللہ ہی لائے نبیؐ نے ارشاد فرمایا خالد جیسا دانا شخص اسلام کی حقانیت سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ اگر وہ مسلمانوں سے مل کر کفار سے معرکہ آرا ہوتا تو یہ اس کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اے بھائی تم بہت عرصہ تک گمراہ رہ چکے ہو اب وقت ہے حق کو پہچانو اور خود کو اس کے دامن سے وابستہ کر لو۔

بھائی کا یہ پر درد خط پڑھ کر سیدنا خالد بن ولیدؓ کے دل کی دنیا یک قلم بدل گئی۔ دل میں ایک طوفان اٹھا کفر کے خلاف' شرک کے خلاف اور اسلام پر مر مٹنے کا طوفان۔ اسی وقت حضرت خالدؓ نے فیصلہ کر لیا اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دامن اسلام سے وابستہ ہو جاؤں۔ حضرت خالدؓ کا اپنا بیان ہے کہ جب مجھے میرے بھائی کا خط ملا اور اس کے مضمون سے جب مجھ پر یہ آشکارا ہوا نبی ﷺ میرے بارے میں کیا جذبات رکھتے ہیں۔ تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی میں نے اسی وقت مدینہ جانے کا قصد کر لیا۔ پھر جب میں مدینہ روانہ ہوا راستے میں میری ملاقات عمرو بن عاص سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے دیکھتے ہی کہا۔ ابو سلمان کدھر کا ارادہ ہے۔ یہ راہ تو مدینہ کو جاتی ہے میں نے کہا اے عمرو خدا کی قسم خوب پانسا پڑا۔ بات یہ ہے کہ اب مجھے یقین ہو گیا کہ محمدؐ اللہ کے سچے رسولؐ ہیں۔ وہ آپؐ کے پاس اسلام قبول کرنے کے لیے حبشہ سے آ رہے تھے کہ مدینہ کی راہ پر خالد سے ملاقات ہو گئی پھر یہ ایک ہی منزل کے مسافر مدینہ طیبہ اکٹھے پہنچ گئے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ رحمتہ للعالمینؐ کو ہماری آمد کا علم ہوا تو آپؐ بڑے خوش ہوئے۔ اور اسی خوشی میں زبان اقدس پر یہ کلمات جاری ہوئے۔ مکہ نے اپنے جگر کے گوشے (اے مسلمانو) تمہاری طرف پھینک دیئے ہیں۔

حضرت خالد فرماتے ہیں میں نے مدینہ پہنچ کر لباس تبدیل کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کے مکان کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں مجھے میرا بھائی ولید ملا۔ (جس نے خط لکھا تھا) اس نے کہا بھائی جلدی چلو رسول اللہ ﷺ تمہارے آنے سے بہت خوش ہیں۔ اور تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم جلدی سے چل کر حضور ﷺ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دیکھا تو چہرہ انوار پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں نے قریب پہنچ کر سلام کیا۔ آپؐ نے بڑی گرم جوشی سے جواب دیا۔ میں نے عرض کیا حضورؐ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ عمرو بن عاصؓ نے عرض کی حضورؐ ہاتھ نکالئے میں بیعت اسلام کرنا چاہتا ہوں جب آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو عمروؓ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

آپؐ نے فرمایا مالك یا عمرو؟

عمرو یہ کیا؟

میں نے عرض کیا حضور کیا بیعت اسلام سے میرے گناہ مٹ جائیں گے آپؐ نے فرمایا عمرو اسلام قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور ہجرت سے بھی۔ پھر حضرت عمرو حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

(ابن ہشام وغیرہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت اسامہ بن زیدؓ

۱۱ھ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے چند دن پہلے ایک لشکر اس غرض کے لیے ترتیب دیا کہ سرایہ موتہ (جو ۸ ہجری میں ہوا تھا) اس کا انتقام لیا جائے جس میں جلیل القدر صحابہ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب حضرت عبداللہ بن رواحہ کے علاوہ حضرت اسامہؓ کے والد حضرت زید بن حارثہؓ نے شہادت پائی تھی اس لشکر میں بدری اور عشرہ مبشرہ کی فضیلت والے صحابہ شامل تھے مگر اس لشکر کی قیادت جس خوش نصیب کو سونپی گئی وہ رحمت عالم ﷺ کے متبنی بیٹے اٹھارہ یا انیس سالہ نوجوان حضرت اسامہؓ تھے کچھ لوگوں نے اس انتخاب پر حیرت کا اظہار کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروقؓ حضرت سعد بن ابی کے بیٹے وقاصؓ اور امین الامت حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ جیسے عظیم صحابہ کو چھوڑ کر نبی ﷺ نے ایک نوعمر کو لشکر کی قیادت سونپ دی ہے نبی ﷺ کو علم ہوا تو آپؐ شدید بیماری کے باوجود سر پر سرخ پٹی باندھے مسجد میں تشریف لائے اور ایک پر جلال خطبہ ارشاد فرمایا: جس میں لوگوں سے یہ فرمایا! اے لوگو!! تم نے اس لشکر کی قیادت کے متعلق جو کہا ہے مجھے معلوم ہوا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں اس سے پہلے تم اس کے والد کے بارے میں بھی ایسی باتیں کہہ چکے ہو اللہ کی قسم وہ بھی امارت کے لائق تھا اور مجھے محبوب تھا اور یہ بھی امارت و قیادت کے لائق ہے اس لیے تم اس کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ یہ تمہارے بہترین آدمیوں میں سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس پر جلال خطاب سے مجمع پر لرزہ طاری ہو گیا سب نے بیک زبان عرض کیا' ہمیں اللہ کے رسول کا فیصلہ دل و جان سے قبول ہے۔ رحمت عالم ﷺ حضرت اسامہؓ سے بے حد محبت کرتے تھے فتح مکہ کے دن یہ وہ خوش نصیب تھے جن کو نبیؐ کی سواری ناقہ پر آپؐ کے پیچھے سوار ہونے کا شرف حاصل ہوا ایک مرتبہ آپؐ نے اپنے ایک زانو پر اسامہؓ کو اور ایک پر حسینؓ کو بٹھا کر دعا دی اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما (بخاری) ایک مرتبہ یہ چوکھٹ پر گر پڑے تو پیشانی زخمی ہوگئی آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اس کا خون صاف کر دو ان کو کراہت محسوس ہوئی تو آپؐ نے خود اٹھ کر خون صاف کر کے لعاب دہن لگا دیا (ابن سعد)

رسول اللہ ﷺ حضرت اسامہؓ کے ساتھ اپنے بچوں کا سا سلوک کرتے تھے آپؐ کبھی کبھی جوش محبت میں آ کر ان سے مزاح بھی کرتے تھے' ایک مرتبہ حضرت اسامہؓ آپؐ کے پاس بیٹھے تھے اور حضرت عاشہ صدیقہؓ بھی تشریف فرما تھیں۔ آپ ﷺ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ اگر یہ میری بیٹی ہوتا تو میں اس کو خوب زیور پہناتا اور بہت بناؤ سنگھار کرتا کہ اس کا چرچا ہر جگہ ہوتا ہر طرف سے پیام آتے۔

آنحضرت ﷺ کی اسامہؓ کے ساتھ اس دلی محبت کو دیکھ کر بعض منافقین حسد کی آگ میں جلتے اور آپؐ کو تکلیف پہنچانے کے لیے یہ کہتے کہ اسامہؓ ذلیل ہے یہ اپنے باپ زیدؓ کا نطفہ نہیں۔ ان کی یہ باتیں آپؐ کو بہت رنجیدہ کرتیں۔ مگر آپؐ کے پاس ان حاسدوں کی زبان بند کرنے کے لیے کوئی چارہ نہ تھا۔

اتفاق سے ایک دن حضرت زیدؓ اور حضرت اسامہؓ دونوں باپ بیٹا سر سے قدموں تک ایک چادر اوڑھے لیٹے تھے صرف پاؤں کھلے تھے کہ عرب کا مشہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قیافہ شناس آنحضرت ﷺ خدمت میں کسی کام کے لیے آیا تو یہ دونوں کھلے قدم دیکھ کر بولا: یہ قدم ایک دوسرے سے پیدا ہیں۔ یہ سن کر آپؐ کو بہت خوشی ہوئی اور آپؐ ہنستے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا! کچھ پتہ چلا ہے مجزز نے بھی اسامہؓ کے پاؤں دیکھ کر کہا ہے کہ یہ قدم ایک دوسرے سے پیدا ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ منیٰ کے ایک خیمہ میں

حج کے موقع پر منیٰ میں خیموں کا شہر آباد تھا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو دعوت توحید دیتے ہوئے جمرہ عقبہ کے پاس پہنچے یہاں آپؐ نے ایک خیمہ میں کچھ اشخاص کو محوِ گفتگو دیکھا یہ یثرب کے بڑے باعزت لوگ تھے۔ رسالت مآب ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے سلام کے بعد پوچھا کیا آپ لوگ میری بات سنیں گے۔ یثرب کے ان معززین نے بیک زبان جواب دیا فرمایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں میں اس کا رسولؐ ہوں اس نے مجھے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا ہے۔ ان لوگوں نے حضور ﷺ کے ارشادات پوری توجہ کے ساتھ سننے کے بعد درخواست کی کہ جو کلام اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر نازل فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ ہمیں سنایئے۔ اس وقت نطق رسالت ﷺ پر سورۃ ابراہیم جاری ہوگئی۔ ابھی ہادی برحق نے چند آیات ہی پڑھی تھیں کہ سامعین پر رقت طاری ہوگئی یہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اور بولے اللہ کی قسم یہ وہی نبی لگتا ہے جس کا ذکر ہمارے شہر کے یہود اکثر کرتے رہتے ہیں۔ دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہم سے آپؐ پر ایمان لانے میں سبقت لے جائیں۔ پھر ان سعید روحوں نے فوراً حضور ﷺ کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے عرض کیا ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اور آپؐ اس کے سچے رسول ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ اب ارشاد فرمایئے کہ آپؐ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری خواہش ہے کہ تم لوگ مجھے اپنے ساتھ لے چلو اپنی جانوں کے ساتھ میری حمایت وحفاظت کرو تاکہ خدا کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا دو۔ ان راست بازوں نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ ہم آپؐ سے کچھ چھپانا نہیں چاہتے ہم دل و جان سے آپؐ پر ایمان لائے ہیں۔ تو ہم ہر طرح آپؐ کی مدد کریں گے۔ مگر عرض ہے کہ ابھی ہمارے کچھ حالات سازگار نہیں ہیں۔ ابھی ہماری آپس میں لڑائیاں ہیں۔ ہم پہلے انہیں نپٹالیں پھر آپؐ کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دیں گے۔ آئندہ سال آپؐ کی خدمت میں پھر حاضر ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے اسی اثناء میں ایک خوب صورت نوجوان نے آگے بڑھ کر عرض کیا اللہ کے رسولؐ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں بیعت اسلام کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سعادت مند حضرت اسد بن ضرارہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کی اتباع میں خیمہ میں موجود باقی پانچ اصحاب نے بھی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ رسول اللہ ﷺ ان سعادت مندوں کی بیعت سے اس قدر مسرور ہوئے کہ روئے انور پر بشاشت پھیل گئی۔ (ابن ہشام)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ اور اہل یثرب کے درمیان ایمان افروز مکالمہ

نبوت کا تیرہواں سال تھا کہ یثرب سے تہتر مرد اور عورتوں پر مشتمل ایک قافلہ رسول اللہ ﷺ ملاقات کے لیے حاضر ہوا۔ رات کی تاریکی میں عقبہ ثانیہ پر ملاقات ہوئی تو حضور ﷺ اور اہل یثرب کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا۔

اہل یثرب: اللہ کے رسول آپؐ ہمارے ہاں تشریف لایئے۔

حضورؐ: کیا تم دین حق کی اشاعت میں میری پوری پوری مدد کرو گے۔ اور جب میں تمہارے شہر جا بسوں تو تم میری اور میرے ساتھیوں کی حمایت اپنے اہل وعیال کی مانند کرو گے۔

اہل یثرب: اللہ کے رسولؐ ایسا کرنے سے ہمیں کیا ملے گا۔

حضورؐ: جنت۔

اہل یثرب: اللہ کے رسولؐ ہمیں مطمئن کیجئے کہ آپؐ کبھی ہمیں چھوڑ تو نہ دیں گے۔

حضورؐ: نہیں کبھی نہیں۔ میرا جینا میرا مرنا تمہارے ساتھ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کے اس آخری فقرہ نے یثرب سے آئے ہوئے محبان کو تڑپا کر رکھ دیا۔ (ابن ہشام)

اس گفتگو کے وقت حضور ﷺ کے مشفق چچا حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ بھی موجود تھے۔ عم رسولؐ نے اس وقت بڑی دانائی کی بات کی اے برادران یثرب محمدؐ اپنے خاندان میں معزز ومحترم ہیں۔ مشرکین قریش ان کے جانی دشمن ہیں تاہم بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب نے ہمیشہ ان کی حفاظت کی ہے اور آئندہ بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنی استطاعت کے مطابق کرتے رہیں گے اس وقت رسول اللہ ﷺ تمہارے سوا کسی اور کے پاس جانے کو تیار نہیں۔ اب سوچ لو اگر تم اپنے وعدوں کا ایفا کر سکتے ہو اور مرتے دم تک ان کی حفاظت کر سکتے ہو تو کوئی بات کرو۔ اگر تمہیں اس بات کا ذرا بھی اندیشہ ہو کہ انہیں اپنے پاس بلا کر حفاظت نہیں کر سکو گے اور انہیں کسی بھی وقت دشمن کے حوالے کرنا پڑے گا۔ تو ابھی ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ حضرت عباسؓ کی یہ گفتگو سن کر قبیلہ خزرج کے ایک سردار بڑے جوش میں آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا اے عباسؓ ہم نے تمہاری بات سن لی ہے اب تم بھی ہماری سن لو۔ ہم بزدل نہیں ہیں ہم تلواروں کے سایہ میں پل کر جوان ہوئے ہیں اتنے میں حضرت ابوالہیثمؓ نے ان کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا اللہ کے رسولؐ ہمارے اور یہود کے درمیان حلیفانہ معاہدے ہیں جو بیعت کے بعد ختم ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کہیں ایسا تو نہ ہو گا کہ جب آپؐ کو غلبہ حاصل ہو جائے تو آپؐ ہمیں چھوڑ کر اپنی قوم میں واپس تشریف لے آئیں۔ رسول اللہ ﷺ اس جانثار کی بات سن کر بے ساختہ مسکرا دیئے فرمایا نہیں ایسا ہرگز نہ ہو گا۔ میرا خون تمہارا خون ہو گا اور میرا مدفن تمہارے مدفن کے ساتھ ہو گا۔ میں تمہارا ہوں اور تم میرے ہو۔ میں اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے۔ میں اس سے صلح کروں گا جس سے تم صلح کرو گے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہجرت رسول اور بنونجار کی معصوم بچیاں

جب مشرکین مکہ نے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تو اکثر صحابہؓ یثرب ہجرت کر گئے مشہور صحابہ میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ باقی رہ گئے اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے قریش مکہ نے مشورہ کیا کہ اب محمدؐ کو قتل کرنے کا اچھا موقع ہے دار الندوہ میں روساء قریش کا اجلاس ہوا مختلف تدابیر و تجاویز کے بعد ابو جہل کی رائے پر سب کا اتفاق ہوا کہ ہر قبیلے کا ایک ایک بہادر رات کی تاریکی میں محمدؐ کے گھر کا محاصرہ کر لے اور یک بارگی حملہ کر کے محمد ﷺ کو قتل کر دیا جائے پھر رات کی تاریکی میں جب لوگوں نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تو آپ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم فرمایا اور خود سورہ یسین کی تلاوت کرتے ہوئے خدا کی حفاظت میں اپنے گھر سے نکلے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ساتھ لے کر عازم مدینہ ہوئے جب نبی مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو یہ بڑا روح پرور منظر تھا انصار کی معصوم بچیوں نے آپؐ کو دیکھا تو پکار اٹھیں۔

طلع البدر علینا۔	ہم پر چاند چڑھ آیا ہے۔
من ثنیات الوداع	کوہ وداع کی گھاٹیوں سے۔
وجب الشکر علینا	ہم پر خدا کا شکر واجب ہے۔
مادعا للہ داع	جب تک دعا مانگنے والے دعا مانگیں۔
ایھا المبعوث فینا۔	بھیجنے والے تیرا کبریا ہے۔
جئت بالامر المطاع	اطاعت فرض ہے تیرے حکم کی۔

حدیث شریف میں آتا ہے مذکورہ بالا اشعار کے علاوہ بنونجار کی معصوم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بچیاں دف بجا بجا کر یہ اشعار بھی پڑھتیں۔

(نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمدا من جار) ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں، محمدؐ کیا اچھا ہمسایہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ معصوم بچیوں کے پاس سے گزرے تو مسکرا کر فرمایا بچیو! کیا تم مجھ سے محبت رکھتی ہو انہوں نے بڑے ادب سے عرض کیا جی ہاں رسول اللہؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا تم بھی مجھے بہت پیاری ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ

غزوات رسولؐ میں سے غزوہ بدر بہت مشہور ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھا اور فرمایا (اے اہل بدر) اب تم جو چاہو کرو میں تم کو بخش چکا ہو (ابوداؤد) حق و باطل کے اس معرکہ کے لیے مسلمان نکلے تو سواریوں کی بہت قلت تھی ایک سواری میں تین تین مجاہد حصہ دار تھے حضور ﷺ کی سواری کی بھی یہی حالت تھی اس سفر میں چشم فلک نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ حضرت ابولبابہؓ جو رحمت عالم ﷺ کی سواری میں حصے دار تھے امام الانبیاء ﷺ نے انہیں اپنے اونٹ پر سوار کر رکھا ہے اور خود پیدل چل رہے ہیں غلام بار بار عرض کرتا ہے میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ سوار ہو جائیے میں پیدل چلتا ہوں نبیؐ نے فرمایا نہیں بھائی اب سوار ہونے کی تمہاری باری ہے اور تم مجھ سے زیادہ پیدل نہیں چل سکتے اور پھر میں بھی تو حق کی راہ میں پیدل چلنے کے ثواب سے محروم نہیں رہنا چاہتا ابھی کچھ سفر ہی کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابولبابہؓ تم مدینہ واپس چلے جاؤ اور وہاں رہ کر میری نیابت کا فرض ادا کرو۔ حضرت ابولبابہؓ کا شمار عظیم صحابہ میں ہوتا ہے آپؓ کے مقام و مرتبہ کا کیا کہنا کہ سرور عالم ﷺ کی نیابت کا شرف نصیب ہوا حضور ﷺ کی سواری میں حصہ دار ٹھہرے۔ حضور ﷺ نے خود پیدل چل کر ان کو سوار کرایا۔

حضرت ابولبابہؓ عہد رسالت کے تقریباً تمام غزوات میں شریک رہے غزوہ احزاب کے موقع پر ان سے ایک عجیب واقعہ پیش آیا جس سے ان کو بہت شہرت ملی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام ابن کثیر اور امام زہری رحمۃ اللہ کا بیان ہے جب بنو قریضہ کے یہودی گھر گئے تو ان کو قلعہ سے اترنے کا حکم دیا گیا تو انہوں نے حضرت ابولبابہؓ سے دریافت کیا کہ ہم سعد بن معاذؓ کے حکم پر اتر آئیں تو ابولبابہؓ نے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا کہ ایسا کرنے سے قتل کر دیئے جاؤ گے پھر اسی وقت حضرت ابولبابہؓ کو یہ احساس ہوا کہ جنگی راز فاش کر دیا ہے اب اگر یہودی یہ جان کر کہ ہم تو مر رہے ہیں اگر کوئی قدم اٹھائیں اور اس سے مسلمانوں کو کوئی نقصان ہو جائے تو اس کا گناہ مجھ پر ہوگا اس خیال سے یہ کانپ اٹھے اور حضور ﷺ کو منہ دکھانے کی ہمت نہ ہوئی تو روتے ہوئے سیدھے مسجد نبوی میں پہنچے اور خود کو ستون کے ساتھ باندھ لیا رو رو کر آنکھیں سوجھ گئیں نو روز تک باندھے رہے ارباب سیر کا بیان ہے کہ بعض دفعہ روتے روتے بے ہوش ہو جاتے۔ نظر کمزور ہوگئی اور کان بہرے ہو گئے نبی کو جب ساری صورت حال کا علم ہوا تو فرمایا اب تو جو ہو سو ہو اگر ابولبابہؓ میرے پاس آ جاتے میں ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتا آخر رحمت الٰہی جوش میں آئی تو ان کی توبہ قبول ہوگئی اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر یہ آیات اتاریں۔

﴿یایها الذین امنوا لا تخونوا الله والرسول وتخونوا امنتکم وانتم تعلمون﴾ (سورہ انفال آیت نمبر ۲۷)

"اے مسلمانوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی خیانت نہ کرو اور اپنی (آپس کی امانتوں میں بھی اور تم جانتے ہو۔ جب یہ آیات اتریں تو اس وقت رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہؓ کے حجرے میں تھے ان آیات کے نازل ہونے پر رسول اللہ ﷺ خوشی سے مسکرا دیئے حضرت ام سلمہؓ نے جب حضورؐ کو مسکراتا ہوا دیکھا تو عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے جناب کے مسکرانے کی وجہ کیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابولبابہؓ کی توبہ منظور کرلی ہے ام المومنین نے عرض کیا اگر اجازت ہو یہ خوشخبری میں ابولبابہؓ کو سنادوں حضرت ام سلمہؓ کا حجرہ مسجد نبوی کے قریب ہی تھا انہوں نے وہیں سے پکارا ابو لبابہؓ مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی ہے یہ خبر آناً فاناً سارے شہر میں پھیل گئی لوگ انہیں مبارک باد دینے اور ستون سے کھولنے کے لیے دوڑے جب لوگ آپؓ کی رسیاں کھولنے لگے تو انہوں نے منع کر دیا اور کہا کہ جب تک خود رسول اللہ ﷺ مجھے آ کر نہ کھولیں میں بندھا رہوں گا آخر خود رسول اللہ ﷺ آئے اور اپنے دست مبارک سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔

(بعض سیرت نگاروں کا خیال ہے کہ یہ واقع تبوک سے پیچھے رہ جانے کی صورت میں ان سے پیش آیا تھا' واللہ اعلم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غزوہ احد میں حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کی شرکت اور شہادت

غزوہ بدر کے بعد کفار کا جوش انتقام انتہا کو پہنچ چکا تھا مقتولین کے ورثاء کو رونے اور نوحہ کرنے کی ممانعت کر دی گئی تھی کہ اس سے مسلمان خوش ہوں گے ابو سفیان نے بدلہ لئے بغیر نہانے دھونے کی قسم کھالی تھی شعراء کی آتش بیانی اور سوگوار عورتوں کے طعنوں نے کفار کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف انتقام کے طوفان پیدا کر دیئے تھے انتقام کی آگ میں کفار مکہ کا ایک جنگ جو لشکر تین ہزار (ایک روایت کے مطابق پانچ ہزار) افراد پر مشتمل آلات حرب سے مسلح ہو کر مدنیہ طیبہ کی طرف بڑھا۔ بدر کا انتقام لینے کے لیے لشکر میں بڑے بڑے معزز گھرانوں کی عورتیں بھی شامل تھیں۔ (جس لڑائی میں عورتیں ساتھ ہوتیں عرب اس لڑائی میں جانوں پر کھیل جاتے تھے)۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو در پردہ مسلمان تھے اور ابھی تک مکہ میں مقیم تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ کو تمام حالات کی ایک تیز رو قاصد کے ذریعے اطلاع کر دی نبی ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے انس و مونس کو خبر لانے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے آ کر اطلاع کی کہ قریش کا لشکر مدینہ کے قریب آ پہنچا ہے اور مدینہ کی چراگاہ (عریض) کو ان کے گھوڑوں نے صاف کر دیا ہے ۵ شوال جمعرات کا دن بڑا خوف کا دن اور رات ہیبت ناک تھی ساری رات حضورؐ کے مکان پر سید الانصار حضرت سعد بن معاذؓ حضرت سعد بن عبادہؓ اور حضرت اسید بن حضیرؓ پہرہ دیتے رہے ۶ شوال جمعۃ المبارک کا آفتاب طلوع ہوا تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے اکابرین مہاجر و انصار سے مقام جنگ کا مشورہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی رائے مدینہ میں ہی رہ کر مدافعت کرنے کی تھی جس کی تائید اکابر مہاجرین وانصار نے بھی کر دی مگر بہت سے پر جوش نوجوان آگے بڑھ کر کفر و شرک کے طوفانوں سے ٹکرانے کا جذبہ اور جام شہادت نوش کرنے کی تمنا رکھتے تھے نبی کریم ﷺ نے اپنے ان جاں نثاروں کا جوش جذبہ دیکھ کر مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کرنے کا ارادہ فرما لیا۔ خطبہ جمعہ کا وقت آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطاب میں لوگوں کو جہاد فی سبیل اللہ پر آمادہ و تیار کیا۔ نماز کے بعد ضروری تیاری فرما کر چلنے کا حکم کیا اسی اثنا میں چار نوجوان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اللہ کے رسولؐ ہم چاروں بھائی جنگ میں شریک ہو رہے ہیں ہمارے والد عمرو بن جموحؓ بوڑھے اور ایک پاؤں سے معذور بھی ہیں ہم نے ان کو بہت سمجھایا ہے مگر وہ ہمارے ساتھ لڑائی میں شریک ہونے پر بضد ہیں ان کے بارے میں جناب کا کیا خیال ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ معذوری کی وجہ سے جہاد پر جانے کے مکلف نہیں آپ ان کو سمجھائیں انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ ہم ان کو بہت سمجھا چکے ہیں۔ مگر وہ کسی طرح بھی نہیں مانتے آپؐ نے فرمایا پھر ان کو میرے پاس بلا لاؤ یہ چاروں بھائی گھر لوٹے تو حضورؐ کا پیغام والد محترم کو دیا تو یہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنا پاؤں گھسیٹتے ہوئے رحمۃ اللعالمینؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے سلام کہہ کر بڑے ادب سے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں بندہ کے لیے کیا حکم تھا رسول اللہ ﷺ نے مسکراتے ہوئے بڑے پیار سے فرمایا بھائی سنا ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ جہاد میں شریک ہونا چاہتے ہیں (بھائی) آپ کا یہ جذبہ جہاد اللہ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے مگر آپ کی عمر اب جنگ میں حصہ لینے کی نہیں ہے پھر آپؐ ایک پاؤں سے بھی تو معذور ہیں اس لیے بھی آپ جہاد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر جانے کے مکلف نہیں ہیں امید ہے اللہ تعالیٰ آپ کی نیت کی وجہ سے آپ کو جہاد کا ثواب عطا فرمائے گا۔ سیدنا عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ نے بڑے پر جوش انداز میں عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ میرے یہ بیٹے بھی مجھے جہاد پر جانے سے روک رہے ہیں لیکن اللہ کی قسم مجھے امید ہے اگر میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں تو اسی پاؤں کو گھسیٹتا ہوا جنت میں پہنچ جاؤں گا حضور ﷺ خدا کے لیے مجھے اپنی ہمرکابی کی اجازت عطا فرمایئے رحمت عالم ﷺ بزرگ کا جذبہ جہاد دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے اور ان کے لڑکوں سے فرمایا بجواب ان کو نہ روکو ہو سکتا ہے ان کی قسمت میں شہادت ہی لکھی ہو سرور عالم ﷺ کا یہ ارشاد سن کر حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ گھر لوٹے آلات حرب سے مسلح ہو کر بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ بارگاہ خدا میں دعا مانگی۔

((اللھم الرزقنی شھادۃ و لاتردنی الی اھلی خائبا))

”اے اللہ مجھے شہادت نصیب کرنا اور مجھے ناامید اپنے گھر واپس نہ لانا۔“

اس دعا کے بعد حضرت عمرو بن جموحؓ بیٹوں کو ساتھ لے کر حضور ﷺ کی رفاقت میں میدان جنگ میں پہنچے اور بڑے جوش و جذبہ سے کفار کے ساتھ لڑتے رہے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی پھر جب ایک اتفاقی غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا تو فتح شکست میں بدل گئی لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے تو حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے حلاد کو ساتھ لے کر مشرکین کی صفوں میں گھس گئے دونوں باپ بیٹا کچھ دیر تک بڑی بہادری سے لڑتے رہے آخر کار کفار کے ایک دستہ نے ان کو گھیرے میں لے کر شہید کر دیا یہ مرد خدا مراد کو پہنچ گئے لڑائی کے اختتام پر نبی ﷺ نے حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کی میت کو خاک و خون میں غلطان دیکھ کر فرمایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے بعض بندے کوئی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرما دیتے ہیں۔ عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے تھے پھر فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں چل پھر رہے ہیں اور ان کا لنگڑا پاؤں درست ہو گیا ہے ایک روایت میں ہے کہ میں عمروؓ کو جنت میں لنگڑے پاؤں کے ساتھ چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غزوہ خندق کے دن آپؐ اتنا ہنسے کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد سعدؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ غزوہ خندق کے دن اتنا ہنسے کہ محسن انسانیت ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے بزرگ والد) سے پوچھا کہ آپ کس بات پر ہنسے تھے انہوں نے فرمایا کہ واقعہ یہ ہوا کہ ایک کافر ڈھال لئے ہوئے تھا اور سعدؓ اگرچہ بڑے تجربہ کار تیر انداز تھے لیکن وہ کافر (تیر آتے وقت اپنی) ڈھال کو ادھر ادھر کر لیتا' جس سے وہ اپنی پیشانی کا بچاؤ کر رہا تھا۔

حضرت سعدؓ نے ایک مرتبہ تیر نکالا اور اس کو کمان میں کھینچ کر (موقع کی تلاش میں رہے) جب اس نے ڈھال سر سے اٹھائی تو آپؓ نے ایسے نشانے کے ساتھ کھینچ کر تیر اس کی پیشانی پر مارا کہ لگتے ہی وہ گر گیا اور ایسا گرا کہ ٹانگ بھی اوپر کو اٹھ گئی۔ پس آنحضرت ﷺ (یہ دیکھ کر) ہنس پڑے یہاں تک کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنے ایک انصاری جانثار شاعر کے مکان پر تشریف لے گئے جس کے اشعار سن کر کفار پر ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خبر ہوئی تو فرط مسرت سے بے خود ہو گئے جلدی سے مکان سے باہر نکل آئے۔ آگے بڑھ کر مرحبا کہا' رسول اللہ ﷺ اس جانثار قادر الکلام شاعر کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ابو عبداللہ اپنے کچھ اشعار تو سناؤ انہوں نے اسی وقت تعمیل ارشاد میں اپنے کئی اشعار پڑھ دیئے۔ نبی ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا کچھ اور سناؤ حضرت کعبؓ نے پھر بڑے شوق وذوق سے کئی اشعار پڑھ دیئے اشعار سننے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ھذا اشد علیھم من وقع النبل) کفار پر ان اشعار کی زد تیر سے زیادہ سخت ہے یہ خوش نصیب نوجوان شاعر جن کے اشعار سننے کے لیے رحمت عالم ان کے گھر تشریف لے گئے حضرت ابو عبداللہ کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں ان کا واقعہ بے حد دلچسپ اور رقت آمیز بہت سی حدیث کی کتابوں میں آتا ہے جس نے آپؓ کو بہت شہرت عطا کی اور وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا اپنا بیان ہے کہ جس زمانے میں میں شرکت تبوک سے پیچھے رہ گیا اس وقت میں انتہائی خوش حال تھا اس سے پہلے دو سواریاں میرے پاس کبھی جمع نہیں ہوئی تھیں اور اس جنگ میں تو دو سواریاں بھی میں نے خرید رکھی تھیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگ کا ارادہ فرماتے تو عام طور پر اس خبر کو پھیلنے نہ دیتے۔ جب یہ جنگ ہوئی تو بڑی سخت گرمی کا زمانہ تھا۔ دور دراز اور جنگلوں کا سفر درپیش تھا اور کثیر التعداد دشمن سے سامنا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنے امور میں مسلمانوں کو آزاد رکھا تھا کہ جس طرح چاہیں دشمن کے مقابلے کی تیاری کر لیں۔ اور اپنا ارادہ مسلمانوں پر ظاہر فرما دیا تھا۔ اور مسلمان آنحضرت ﷺ کے ساتھ کثیر تعداد میں تھے کہ ان کا اندراج رجسٹر پر نہ ہو سکتا تھا۔ حضرت کعبؓ کہتے ہیں کہ بہت کم ایسے لوگ ہوں گے کہ جن کی غیر حاضری کا رسول اللہ ﷺ کو علم ہو سکتا تھا بلکہ گمان تھا کہ کثرت لشکر کی وجہ سے غائب رہنے والے کا حضور ﷺ کو علم بھی نہ ہو سکے گا جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی علم نہ ہو جائے۔ یہ لڑائی جس وقت ہوئی، وہ زمانہ پھلوں کے پکنے کا تھا۔

ایسے زمانہ میں میری طبیعت آرام طلبی اور راحت گیری کی طرف بہت مائل ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے تیاریاں شروع کر دیں۔ میں صبح اٹھ کر جہاد کی تیاری کے لیے باہر نکلتا لیکن خالی واپس ہوتا۔ تیاری اور اسباب سفر کی خریداری وغیرہ کچھ نہ کرتا۔ دل بہلا لیتا کہ جب میں چاہوں دن بھر میں تیاری کر لوں گا۔ دن گزرتے چلے گئے۔ لوگوں نے تیاریاں مکمل کر لیں۔ حتیٰ کہ حضور نبی کریم ﷺ اور ان کے ساتھ مسلمان جہاد کے لئے روانہ ہو گئے۔ میں نے دل میں کہا کہ ایک دو دن بعد تیاری کر کے میں بھی مل جاؤں گا۔ اس عرصہ میں مسلمانوں کا لشکر بہت دور جا چکا میں تیاری کے لیے باہر نکلا، لیکن پھر بغیر تیاری کے واپس آ گیا حتیٰ کہ ہر روز یہی ہوتا رہا دن نکل گئے۔ لشکر تبوک پہنچ گیا۔ اب میں نے کوچ کا ارادہ کر لیا کہ جلدی سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل ہو جاؤں۔ کاش اب بھی کوچ کر جاتا۔ لیکن آخر کار یہ بھی نہ ہو سکا۔ اب آنحضرت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب بھی میں بازار میں نکلتا تو مجھے یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا کہ جو مسلمان نظر آتا ہے اس پر یا تو نفاق کی پھٹکار نظر آتی ہے یا ایسے مسلمان دکھائی دیتے ہیں جو واقعی خدا کی طرف سے معذور لنگڑے لولے تھے۔ جب حضورؐ تبوک پہنچ چکے تو مجھے یاد فرمایا اور پوچھا کعب بن مالک کیا کر رہا ہے تو نبی ﷺ سے ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ اس کو خوش عیشی اور آرام طلبی نے مدینے ہی میں روک لیا ہے تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے غلط خیال قائم کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ! اس میں تو بھلائی اور نیکی کے سوا کچھ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن خاموش رہے اور جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس تشریف لانے لگے تو میں سخت پریشان تھا کہ اب کیا کروں؟ میں غلط حیلے سوچنے لگا تا کہ آپؐ کے عتاب سے محفوظ رہ سکوں۔ چنانچہ ہر ایک سے رائے لینے لگا۔ اور جب معلوم ہوا کہ حضورؐ تشریف لا چکے ہیں تو اب غلط سوچ بچار سے دستبردار ہو گیا۔ اب میں نے اچھی طرح معلوم کر لیا کہ میں کسی طرح بھی نہیں بچ سکتا۔ چنانچہ میں نے سچ سچ کہنے کا ارادہ کر لیا۔ نبی ﷺ جب سفر سے واپس آئے تو سب سے پہلے مسجد گئے۔ دو رکعت نماز پڑھی' پھر لوگوں کے ساتھ مجلس کی۔ اب جنگ میں شریک نہ ہونے والے آ آ کر عذر و معذرت کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے۔ ایسے لوگوں کی تعداد اسی سے کچھ اوپر تھی۔ نبی ﷺ بحکم ظاہر ان کی بات قبول کیے جا رہے تھے اور ان کی کوتاہیوں کے لئے طلب مغفرت کر رہے تھے۔

میری باری آئی میں نے آ کر سلام عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہاں آؤ' میں سامنے جا بیٹھا۔ مجھ سے فرمایا۔ تم کیوں رکے رہے؟ کیا تم نے تیاری جہاد کے لئے خریداری نہیں کی تھی؟ میں نے کہا: یارسول اللہؐ! اگر میں اس وقت آپؐ کے سوا کسی اور سے بات کرتا تو صاف صاف بری ہو جاتا۔ کیونکہ مجھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بحث وتکرار اور معذرت کرنا خوب آتا ہے لیکن خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ اس وقت تو جھوٹی بات بنا کر میں آپؐ کو راضی کرلوں گا۔ لیکن بہت جلد ہی اللہ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں نے سچ سچ کہہ دیا تو حسن عاقبت کی مجھے خدا کی طرف سے امید ہوسکتی ہے یا رسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم میں کوئی معقول عذر نہیں رکھتا تھا۔ میرے پاس عدم شرکت جنگ کا درحقیقت کوئی حیلہ نہیں تو آپؐ نے فرمایا! ہاں یہ تو سچ کہتا ہے۔ اچھا تم اب چلے جاؤ اور انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں کیا حکم فرماتا ہے چنانچہ میں چلا گیا۔ بنی سلمہ کے لوگ بھی میرے ساتھ اٹھے اور ساتھ ہو لئے۔ اور کہنے لگے۔ خدا کی قسم ہم نے تمہیں کوئی خطا کرتے نہیں دیکھا دوسرے لوگوں نے جیسے عذرات پیش کر دیئے تم نے حضور ﷺ کے سامنے کچھ بھی عذر نہیں کیا۔ ورنہ نبی کریم ﷺ نے دوسروں کے لئے جیسے استغفار کیا تھا تمہارے لئے بھی حضورؐ کا یہ استغفار کافی ہوتا۔ غرض کہ لوگوں نے اس بات پر اس قدر زور دیا کہ ایک بار یہ ارادہ کر ہی لیا کہ پھر واپس جاؤں اور کوئی عذر تراش دوں۔ لیکن میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ میری طرح کیا کسی اور کی بھی صورت حال ہے۔ کہا ہاں تمہاری طرح کے دو اور آدمی ہیں۔ جنہوں نے سچ سچ کہہ دیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ کہا گیا مرارہ بن الربیع العامری اور ہلال بن امیر الواقفی۔ کہا گیا یہ دونوں مرد صالح ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ اب میرے سامنے ان کا نقش قدم تھا اس لیے میں دوبارہ حضرتؐ کے پاس نہ گیا۔ اب معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے ہم تینوں سے سلام کلام کرنے سے لوگوں کو ممانعت کر دی ہے اور لوگوں نے ہمارا بائی کاٹ کر دیا ہے اور وہ ایسے بدل گئے ہیں کہ زمین پر رہنا ہمیں بوجھ معلوم ہونے لگا۔ ہم پر اس ترک تعلقات کے پچاس دن گزر گئے ان دونوں نے تو منہ چھپا کر خانہ نشینی اختیار کرلی' روتے پیٹتے رہے۔ میں ذرا سخت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مزاج تھا' قوت برداشت تھی' جا کر جماعت کے ساتھ برابر نماز پڑھتا تھا۔ بازاروں میں گھومتا تھا لیکن مجھ سے کوئی بولتا نہ تھا حضرتؐ کے پاس آتا۔ حضورؐ تشریف فرما رہتے۔ میں سلام کرتا اور دیکھتا کہ جواب سلام کے لئے حضور ﷺ کے ہونٹ ہلتے ہیں کہ نہیں' پھر آپؐ کے قریب ہی نماز پڑھ لیتا۔ کنکھیوں سے آپؐ کو دیکھتا' میں نماز پڑھنے لگتا تو رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھتے۔ میں آپؐ کی طرف متوجہ ہو جاتا تو نظر پھیر لیتے۔ جب اس بائیکاٹ کی مدت لمبی ہوتی گئی تو میں ابو قتادہؓ کے باغ کی دیوار پھاند کر ان کے یہاں گیا وہ میرے چچا زاد بھائی تھے۔ میں انہیں بہت چاہتا تھا۔ سلام کیا بخدا انہوں نے جواب نہ دیا۔ میں نے کہا اے ابو قتادہؓ! تمہیں خدا کی قسم کیا تم نہیں جانتے کہ میں رسولؐ اور خدا کو دوست رکھتا ہوں۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو گئے۔ میں نے خدا کی قسم دے کر بات کی پھر کچھ نہ بولے' میں نے پھر قسم دی۔ کچھ انجان پن سے بولے۔ خدا اور رسول خدا ﷺ کو علم ہے۔ میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ پھر دیوار پھاند کر واپس ہو گیا۔

ایک دن میں بازار مدینہ میں گھوم رہا تھا کہ شام کا ایک قبطی جو مدینہ کے بازار میں کھانے کی کچھ چیزیں بیچ رہا تھا' لوگوں سے کہنے لگا کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا کوئی پتہ دے۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک مکتوب میرے حوالے کیا۔ میں نے اس کو پڑھا' لکھا تھا کہ:

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تمہارے آقا نے تم پر سختی کی ہے۔ اللہ نے تمہیں معمولی آدمی تو نہیں بنایا ہے۔ تم کوئی گرے پڑے نہیں ہو۔ تم ہمارے پاس آ جاؤ ہم تمہیں نوازیں گے۔

میں نے یہ پڑھ کر کہا: میرے اللہ! یہ تو نئی مصیبت آ پڑی۔ میں نے اس مکتوب کو آگ میں جھونک دیا اور جب پچاس میں چالیس دن گزر گئے تو حضور کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک قاصد میرے پاس آیا اور کہا حضورؐ نے حکم دیا ہے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہو۔ میں نے پوچھا کیا حکم ہے کہ طلاق دے دوں؟ کہا نہیں صرف الگ رہو' قربت نہ کرنا' کہا کہ دوسرے دونوں کے بارے میں بھی یہی حکم ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی عورت سے کہہ دیا کہ میکے چلی جاؤ حتیٰ کہ خدا کا کوئی اور حکم پہنچے۔ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہؐ! ہلال ایک شیخ ضعیف ہے اس کی خدمت کے لئے کوئی نہیں۔ اگر میں ان کی خدمت میں لگی رہوں تو آپؐ نامنظور تو نہ کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا لیکن وہ تم سے قربت نہ کرے کہنے لگی اس غریب کو تو ہلنا جلنا مشکل ہو گیا ہے آپؐ کی ناراضگی کے دن سے آج تک لگا تار روتا رہتا ہے۔ میرے گھر والوں میں سے ایک نے کہا تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی سے خدمت لینے کی اجازت حاصل کر لو جیسے کہ ہلال کو اجازت مل گئی۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں اس بات کی حضورؐ سے درخواست نہ کروں گا۔ نہ معلوم نبی ﷺ کیا فرمائیں' میں نوجوان آدمی ہوں مجھے کسی سے خدمت لینے کی ضرورت نہیں۔ اب ہم نے مزید دس دن گزارے اور لوگوں کے اس قطع تعلق کو پچاس دن گزر گئے۔ پچاسویں دن کی صبح اپنے گھر کی چھت پر صبح کی نماز پڑھ کر میں اس حال میں بیٹھا ہوا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں فرمایا ہے یعنی میری جان مجھ پر بھاری معلوم ہو رہی تھی۔ یہ وسیع دنیا مجھے تنگ محسوس ہو رہی تھی کہ سلع پہاڑی سے ایک پکارنے والے کی آواز میرے کان میں پڑھی کہ وہ بلند آواز میں چیخ رہا تھا "اے کعب بن مالک! خوش ہو جا"۔ یہ سنتے ہی سجدے میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ اللہ نے میری توبہ قبول کر لی۔ مصیبت کا زمانہ گزر گیا۔ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اطلاع سنادی' کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کی توبہ قبول کر لی ہے۔ لوگ ہمیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خوشخبری دینے کے لیے دوڑے۔ ان دونوں کے پاس بھی گئے اور میرے پاس بھی ایک سوار تیز گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا۔ لیکن پہاڑی پر چڑھ کر آواز دینے والا زیادہ کامیاب رہا کہ جلد تر مجھے خبر مل گئی کیونکہ گھوڑے کی رفتار سے آواز کی رفتار تیز تر ہوتی ہے چنانچہ جب وہ شخص مجھ سے ملا جس کی آواز میں نے سنی تھی تو اس خوشخبری دینے کے صلے میں اپنے کپڑے اتار کر میں نے اسے پہنا دیئے بخدا میرے پاس اس وقت دوسرا جوڑا نہیں تھا میں نے اپنے لئے مستعار کپڑے لے کر پہن لئے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے ارادے سے نکلا۔ لوگ مجھے راہ میں جوق در جوق ملتے اور مبارک دیتے جاتے۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی طلحہ بن عبیداللہ دوڑ پڑے، مجھ سے مصافحہ کر کے مبارک باد دی۔ مہاجرین میں سے کسی نے ان کے سوا یہ اقدام نہیں کیا۔ کعبؓ نے طلحہؓ کے اس خلوص کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ میں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ آپؐ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ کہنے لگے: خوش ہو جاؤ جب سے تم پیدا ہوئے ایسی خوشی کا دن تم پر نہ آیا ہو گا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ! یہ بشارت آپؐ کی طرف سے ہے یا خدا کی طرف سے؟ فرمانے لگے خدا کی طرف سے، نبی ﷺ خوش ہو جاتے تو آپؐ کا چہرہ چمک اٹھتا تھا۔ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور آپؐ کی خوشنودی آپؐ کے چہرہ ہی سے ظاہر ہو جاتی۔ میں نے حضورؐ سے عرض کی: یا رسول اللہؐ میری قبولیت توبہ کی یہ برکت ہونی چاہیے کہ میں اپنا سارا مال و متاع خدا اور رسول خدا ﷺ کی راہ میں لٹا دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں کچھ صدقہ کر دو۔ یہی بہتر صورت ہے میں نے کہا خیبر سے جو حصہ مجھے ملا تھا وہ میں اپنے لئے رکھ لیتا ہوں۔ یا رسول اللہ (ﷺ) سچائی کی برکتوں کے سبب اللہ نے مجھے نجات بخشی خدا سے دعا ہے کہ وہ آئندہ بھی مجھ سے جھوٹ نہ بلوائے۔ (بخاری شریف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول کیا میں پورا اندر آ جاؤں؟

۹ ہجری کا ذکر ہے کہ ایک قافلہ شام سے مدینہ طیبہ آیا انہوں نے آ کر خبر دی کہ قیصر کی فوجیں مدینے پر حملہ کی تیاری کر رہی ہیں رسول اللہ ﷺ نے خیال فرمایا کہ حملہ آور فوج کی مدافعت عرب کی سرزمین میں داخل ہونے سے پہلے کر لی جائے تو بہتر ہوگا اس بنا پر نبی ﷺ نے صحابہؓ کو تیاری کا حکم دیا اہل ایمان کے لیے یہ بڑا امتحان کا وقت تھا دور دراز کا سفر اور گرمی بھی پورے زوروں پر تھی۔ پھل پک چکے تھے اور یہ سایہ میں بیٹھنے' پھل توڑنے اور سال بھر کے لئے جمع کرنے کے دن تھے مگر رحمت عالم ﷺ کے ارشاد پر ۳۰ ہزار جانثاروں کا لشکر ضروری تیاری کے بعد سرور عالم ﷺ کی قیادت میں تبوک روانہ ہوا اس طویل ترین سفر میں صحابہ کے پاس سواریاں بہت کم تھیں اٹھارہ اشخاص کو ایک اونٹ میسر تھا خوراک کی قلت کی وجہ سے صحابہ کرامؓ نے درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کیا پتے کھانے سے صحابہؓ کے ہونٹ سوجھ گئے تھے آخر سفر کی مصیبتیں برداشت کرتا ہوا یہ لشکر جلیل تبوک پہنچ گیا۔ رحمۃ للعالمینؐ نے اپنے لئے ایک خیمہ لگوایا جو بہت چھوٹا سا تھا ایک دن ایک جانثار حاضر خدمت ہوا حضورؐ نے دیکھا تو آواز دی کہ اندر آ جاؤ۔ آپؐ کا ارشاد مبارک سن کر یہ خوش خلق صحابی بولے اللہ کے رسولؐ کیا پورا اندر آ جاؤں جانثار کا یہ جملہ سن کر آپؐ بے ساختہ مسکرا دیئے (واضح رہے کہ صحابی کے اس جملہ میں لطیف تعریض یہ تھی کہ خیمہ تو چھوٹا سا ہے اور آپؐ مجھے اندر بلا رہے ہیں)

❀❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ

۱

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا شمار بہت جلیل القدر صحابہؓ میں سے ہوتا ہے۔ ارباب سیران کے زمانہ اسلام کے بارے میں خاموش ہیں۔ لیکن یہ بات مسلمہ ہے کہ ۶ ہجری سے پہلے آپؓ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسلامؓ کے بعد ہجرت کا شرف بھی حاصل کیا اکثر مہاجرین نے مع اہل وعیال ہجرت کی مگر حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے خدا کی راہ میں بال بچوں کو چھوڑ کر مدینہ طیبہ میں غربت اختیار کی۔

۲

۶ ہجری کو نبی ﷺ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تو یہ اس سفر میں آپؐ کے ہم رکاب تھے۔ صلح حدیبیہ کی تکمیل کے بعد جب نبیؐ نے مراجعت فرمائی تو شب گزاری کے لئے ایک پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈالا حفظ ماتقدم کے طور پر نبیؐ نے خیال کیا کہ رات کو قافلہ کی نگرانی کا انتظام ہونا چاہیے کہیں دشمن رات کی تاریکی میں حملہ کر کے نقصان نہ پہنچائے اس خدشہ کے پیش نظر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور اس کو بخش دے جو آج رات پہاڑ کی چوٹی پر دشمن کی نقل وحرکت کی بروقت ہمیں خبر دے رحمت عالم کا ارشاد سن کر حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اٹھے اور آگے بڑھ کر بڑے ادب اور اعتماد سے عرض کیا اللہ کے رسولؐ یہ خدمت میں انجام دوں گا رسول اللہ ﷺ حضرت سلمہؓ کا یہ جذبہ خدمت دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا ہاں تم ہی یہ کام کرو حضرت سلمہؓ نے سرور عالم ﷺ کا یہ ارشاد سنتے ہی ہتھیار سنبھالے اور دوڑتے ہوئے پہاڑ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چوٹی پر چڑھ گئے ساری رات بڑی مستعدی سے پہرہ دیتے رہے۔ (مسلم جلد دوم)

۳

فی الحقیقت حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نبیؐ کے بڑے بہادر اور جانثار ساتھی تھے صلح حدیبیہ کے موقع پر انہیں آپؐ سے تین مرتبہ بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ جب نبیؐ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر لوگوں کو بیعت کے لئے پکارا تو چودہ سو کے قریب جانثار بیعت کے لئے بڑھے تو حضرت سلمہؓ نے بھی بیعت کی نبیؐ کی نظر پڑی تو فرمایا سلمہؓ بیعت کرو۔ عرض کیا حضورؐ میں تو پہلے ہی بیعت کر چکا ہوں فرمایا! کیا حرج ہے؟ دوبارہ کرلو۔ اس وقت حضرت سلمہؓ نہتے تھے آپؐ نے ایک ڈھال عنایت فرمائی اور دوبارہ بیعت کی تھوڑی دیر بعد جب پھر نظر پڑی تو فرمایا! سلمہ بیعت نہ کرو گے؟ عرض کی حضورؐ جانثار پہلے دوبار بیعت کر چکا ہے۔فرمایا! تیسری دفعہ سہی۔ چنانچہ انہوں نے تیسری دفعہ پھر بیعت کی۔ آپؐ نے پوچھا سلمہؓ وہ ڈھال کہاں ہے؟ عرض کیا! حضورؐ میرا چچا بالکل خالی ہاتھ تھا ان کو دے دی۔ آپؐ نے ہنس کر فرمایا! تمہاری مثال اس آدمی کی سی ہے کہ جس نے دعا کی۔ یا اللہ مجھے ایسا دوست دے کہ جو مجھے اپنی جان سے بھی عزیز ہو۔ (ابن کثیر ابن ہشام)

۴

مدینہ طیبہ سے تھوڑے فاصلے پر ذی قردہ یا ذی قروہ کی چراگاہ میں نبی ﷺ کے کچھ اونٹ چرتے تھے ان کو بنو غطفان ہانک کر لے گئے حضرت سلمہؓ طلوع فجر سے پہلے نکلے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے غلام نے ان سے کہا نبی ﷺ کے اونٹ لٹ گئے پوچھا کس نے لوٹے ہیں کہا بنو غطفان نے۔ یہ سن کر آپؓ تن تنہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان ڈاکوؤں کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے وہ پانی کی تلاش میں تھے کہ حضرت سلمہؓ ان کے سر پر پہنچ گئے حضرت سلمہؓ تیر اندازی کے بہت ماہر تھے انہوں نے جاتے ہی تاک تاک کر تیر برسانے شروع کر دیئے جب آپ کمان پر چڑھا کر تیر پھینکتے تو ساتھ بلند آواز سے یہ رجز پڑھتے۔

((انا ابن الاکوع۔ الیوم یوم الرضع))

''میں اکوع کا بیٹا ہوں یہ چھٹی کا دودھ یاد دلانے کا دن ہے۔''

ارباب سیر نے لکھا ہے کہ حضرت سلمہؓ نے اتنے تیر برسائے کہ ڈاکو اونٹ چھوڑ کر بھاگ گئے اور بدحواسی میں اپنی چادریں بھی چھوڑ گئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی بہت سے جانثاروں کو لے کر پہنچ گئے۔ حضرت سلمہؓ نے عرض کیا حضورؐ میں نے ان ڈاکوؤں کو پانی تک نہیں پینے دیا اگر ابھی ان کا تعاقب کیا جائے تو مل جائیں گے۔ یارسول اللہ ﷺ مجھے صرف ایک سو آدمی دے دیں تو میں ان لوگوں کا نام ونشان تک مٹا ڈالوں گا یہاں تک کہ ان میں سے کوئی خبر دینے والا بھی نہ رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا سلمہ کیا واقعی ایسا کرو گے حضرت سلمہؓ نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو معزز ومکرم بنایا ہے میں ایسا ہی کروں گا۔ نبی ﷺ خوش ہوئے اور اتنا ہنسے کہ آپؐ کے پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپؐ نے فرمایا اے ابن اکوعؓ چھوڑو قابو پانے کے بعد درگزر کرو۔ اسی اثناء میں ایک غطفانی نے آ کر خبر دی کہ فزاری غارت گر فلاں غطفانی کے پاس پہنچے تو ان کی مہمان نوازی کے لئے اس نے اونٹ ذبح کیا۔ وہ اس کی کھال اتار رہے تھے کہ اتفاق سے دور سے گرد اٹھتا دکھائی دیا۔ غارت گروں نے سمجھا کہ شاید آپؐ کا لشکر آ رہا ہے۔ چنانچہ وہ ذبح شدہ اونٹ وہیں چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر بے ساختہ مسکرا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیئے۔ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں لکھا ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوعؓ!۔

((کان من اشجعان ویسبق الفرس عدوا))

وہ بہادروں میں سے ایک تھے اور دوڑ میں گھوڑوں سے مقابلہ کرتے تھے اور ان سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ ایک موقع پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہمارے سواروں میں بہترین ابوقتادہؓ ہیں اور ہمارے پیادوں میں بہترین سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں۔

○○○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی پیشانی چومنے والا سعادت مند

ایک دن ایک صاحب نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اللہ کے رسولؐ گذشتہ رات میں نے ایک حسین خواب دیکھا ہے کہ میں آپؐ کی پیشانی مبارک کو چوم رہا ہوں رسول اللہ ﷺ اس محب صادق کی بات سن کر مسکرا پڑے۔ اور زبان اقدس سے ارشاد فرمایا تم اپنے خواب کی تصدیق کر سکتے ہو۔ یہ جانثار آپؐ کا ارشاد سنتے ہی فرط محبت سے بے خود ہو گئے اور والہانہ انداز میں آگے بڑھے اور عقیدت محبت سے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک کو چوم لیا۔ صحابہؓ اس صاحب کی خوش قسمتی پر رشک کرنے لگے کہ کاش یہ سعادت ہمیں نصیب ہو جاتی۔

یہ بزرگ جن کو امام الانبیاء ﷺ کے چہرہ پر انوار پر بوسہ دینے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

ایک دن رحمت عالم ﷺ اپنے ایک انصاری جانثار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لئے ان کے مکان پر تشریف لے گئے ہادی برحق کا معمول تھا کہ بغیر اجازت آپؐ کسی کے گھر داخل نہ ہوتے چنانچہ آپؐ نے دروازے پر کھڑے ہو کر گھر والوں کو کہا السلام علیکم و رحمتہ اللہ حضرت سعدؓ نے آپؐ کا سلام سن کر آہستہ سے جواب دیا وعلیکم السلام یہ آواز آپؐ کی سماعت تک نہ پہنچی رسول اللہؐ نے دوبارہ فرمایا السلام علیکم و رحمتہ اللہ اس دفعہ بھی حضرت سعدؓ نے آہستہ آواز میں جواب دیا وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ یہ آواز بھی جناب کے کان مبارک تک نہ پہنچ سکی پھر آپؐ نے تیسری دفعہ بلند آواز سے کہا السلام علیکم و رحمتہ اللہ حضرت سعدؓ نے پھر آہستہ سے جواب دیا وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ اس بار بھی حضرت سعدؓ نے آواز کو پست رکھا جناب نے خیال فرمایا کہ شاید سعدؓ گھر پر نہیں یا کسی وجہ سے مجھے اجازت دینے میں کوئی امر مانع ہے۔ جناب کا معمول تھا کہ اگر تین دفعہ پکارنے پر بھی صاحب خانہ اجازت نہ دیتے تو حضور ﷺ واپس تشریف لے آتے ابھی رحمت عالمؐ واپس مڑے ہی تھے کہ حضرت سعدؓ جلدی سے مکان سے باہر نکلے اور عرض کی حضورؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو تشریف لائیے میں آپؐ کا سلام سن رہا تھا اور آپؐ کے سلام کا جواب بھی آہستہ سے دے رہا تھا۔ غرض یہ تھی کہ آپؐ زیادہ سے زیادہ ہم پر سلام کریں حضورؐ جانثار کا یہ جذبہ دیکھ کر مسکرا دیئے اور آپؐ کے گھر کے اندر تشریف لے گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

عہد رسالت ﷺ کے ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک خوبصورت نوجوان بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا نطق رسالتؐ سے نکلنے والے ہر کلمے کو کامل انہماک سے سنتے۔

رسول اللہ ﷺ اس نوجوان سے بہت متاثر ہوئے اور یکا یک اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا کہ فرط محبت سے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور فرمایا میں تم سے محبت رکھتا ہوں یہ نوجوان مسرت سے بے خود ہو کر بولے میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں بھی آپؐ سے بہت محبت رکھتا ہوں۔ اور آپؐ مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا! اچھا تمہیں ایک دعا بتاتا ہوں نمازوں کے بعد۔ اس کو پڑھنا کبھی نہ بھولنا۔

((رب اعنی علی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك))

اے میرے رب اپنا ذکر اور شکر کرنے کی اور اپنی خوبصورت عبادت کرنے کے لیے میری مدد فرما (ایک روایت میں اللھم کا لفظ بھی آیا ہے) اس نوجوان نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ میں ہمیشہ آپؐ کے اس ارشاد پر خود بھی عمل کروں گا اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کروں گا یہ صاحب حضرت معاذ بن جبلؓ تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

حضرت نعمان بن بشیرؓ نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے گھر کی درو دیوار پر اسلام کا پرتو فگن دیکھا چھوٹی عمر میں ہی دین سے بہت لگاؤ تھا۔ آپؓ کو رسول اللہ ﷺ سے اسلام اور مسجد سے بے حد محبت تھی آپؓ حضورؐ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتے اور منبر کے پاس بیٹھ کر آپؐ کے ارشادات سنتے۔ ان خوبیوں کی وجہ سے نبی ﷺ بھی ان سے بہت شفقت فرماتے۔ ایک مرتبہ طائف سے انگور آئے تو رسول اللہ ﷺ نے بڑی محبت سے ان کو بُلا کر انگواروں کے دو خوشے عطا فرمائے اور فرمایا بیٹا یہ ایک تمہارا ہے اور ایک تمہاری والدہ کا ہے گھر جا کر اس کو دے دینا نبیؐ کے یہ صحابی آپؐ کا تحفہ لے کر چلے تو اپنا حصہ راستہ میں ہی کھالیا مزا آیا تو اپنی والدہ کا حصہ بھی راہ ہی میں ہضم کر گئے کچھ دن بعد رحمت عالم ﷺ نے پوچھا کہ کیوں بیٹا انگوروں کا خوشہ اپنی والدہ کو دے دیا تھا تو انہوں نے سچ سچ کہہ دیا اللہ کے رسول تھیں انگور بڑے مزیدار تھے وہ تو سارے میں خود ہی راستے میں کھا گیا تھا رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکراتے ہوئے بڑی شفقت سے ان کا کان پکڑا اور فرمایا! یا غدار (بڑے مکار ہو) اپنی والدہ کا حصہ بھی چٹ کر گئے ہو ارباب سیر نے لکھا ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت حضرت نعمان بن بشیرؓ کی عمر ۸ سال ۷ ماہ کے قریب تھی۔

❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ

حضرت عباس بن مرداس مشہور مرثیہ گو صحابیہ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے سوتیلے بیٹے تھے زمانہ جاہلیت میں ان کا شمار نامور شعراء میں ہوتا تھا اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ اور بہت پاکیزہ انسان تھے آپؓ کو شراب سے سخت نفرت تھی ایک دفعہ لوگوں نے کہا سردار آپ شراب کیوں نہیں پیتے تو فرمانے لگے قوم کا سردار ہوں، پاگل نہیں بننا چاہتا۔ خدا کی قسم میرے پیٹ میں وہ چیز نہیں جا سکتی جو عقل سے محروم کر دے۔ مشہور سیرت نگار علامہ ابن ہشام ان کے اسلام لانے کا واقعہ بڑا عجیب بیان کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ ان کو اپنے والد سے ایک خمار نامی بت ملا والد کے حکم سے اس کی پوجا کرتے۔ ایک مرتبہ آدھی رات کو بت کی عبادت کر رہے تھے کہ ان کو یوں معلوم ہوا جیسے کوئی اعلان کر رہا ہو لوگو! آخری نبیؐ کا ظہور ہو چکا ہے خمار (بت) کی بربادی کا وقت قریب آ چکا ہے دوسری دفعہ کسی شخص نے زور سے ان کو سونے سے جگایا او مذکورہ بالا الفاظ دہرائے ان الفاظ نے ان کے دل پر پڑے ہوئے کفر و شرک کے تالے توڑ دیئے اور دل اسلام کی طرف موڑ دیا انہوں نے اس بت کو اٹھا کر آگ میں پھینک دیا اور خود مدینہ منورہ کی راہ چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچ کر اسلام قبول کر لیا قبول اسلام کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ فتح مکہ حنین اور طائف کے علاوہ کئی دوسرے معرکوں میں بھی شریک ہوئے۔ سفر حجتہ الوداع میں حضورؐ ﷺ کی ہمرکابی کا شرف بھی آپؓ کو نصیب ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی مشہور و مقبول کتاب، مشکوۃ باب الوقوف عرفہ فصل ثالث میں ان کا یہ بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کی مغفرت کی دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرماتے ہوئے کہا کہ میں نے تم سب کو بخش دیا ہے مگر ظالموں کو نہیں بخشوں گا مظلوم کا حق ان سے ضرور لوں گا نبی ﷺ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا اے میرے اللہ اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرما دے اور ظالم کو بخش دے مگر یہ دعا عرفہ کی شام قبول نہ کی گئی تھی جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے یہی دعا مانگی اور آپؐ نے جو سوال کیا تھا اللہ تعالیٰ نے وہ پورا کر دیا تھا حضرت عباسؓ کا بیان ہے کہ (دعا کی قبولیت پر رسول اللہ ﷺ ہنسے) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں یہ وقت ہنسنے کا نہیں کس چیز نے آپ کو ہنسایا ہے اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کر لیا ہے اور میری امت کو بخش دیا ہے تو وہ سر پر خاک ڈالتا اور واویلا کرتا ہوا بھاگ نکلا اس حالت میں دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابولہب کے بیٹوں کا ایمان لانا

فتح مکہ کے موقع پر آپ کا دریائے رحمت جوش میں تھا بہت سے لوگ دامن اسلام سے وابستہ ہونے کے لئے کشاں کشاں چلے آ رہے تھے اسی عالم میں رحمت عالم ﷺ کا خیال اپنے عم زادوں کی طرف گیا آپؐ نے چچا عباسؓ سے پوچھا

((یا عباس این ابنا اخیك عتبة و معتب لا اراھما))

''اے عباسؓ آپ کے دونوں بھتیجے عتبہ اور معتب کہاں ہیں مجھے نظر نہیں آ رہے۔''

حضرت عباسؓ نے عرض کیا حضورؐ وہ اپنے مشرکین قریش ساتھیوں کے ساتھ کہیں چھپ گئے ہیں آپؐ نے فرمایا چچا جان انہیں میرے پاس لائیں حضرت عباسؓ ان کو تلاش کرتے ہوئے عرفات میں ان کی کمین گاہ میں آ گئے ان کو دیکھتے ہی فرمایا ارے بدنصیبو۔

((ان رسول اللہ یدعو کما))

''تمہیں رسول ﷺ یاد فرما رہے ہیں۔''

مشفق چچا کے ساتھ فوراً چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا تو یہ فوراً دل کی خوشی سے مسلمان ہو گئے۔ نبی ﷺ اسی وقت انہیں بیت اللہ کے پاس ملتزم پر لے آئے۔ ان دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ملتزم کے پاس کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ دیر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تک دعا مانگتے رہے پھر ہنستے ہوئے واپس آئے پھر حضرت عباسؓ نے رسول کو ہنستا ہوا دیکھا تو عرض کیا اے رسول محترمؐ خدا تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش وخرم رکھے اس وقت آپؐ کے ہنسنے کی کیا وجہ ہے فرمایا! میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میرے ان دونوں بھائیوں کو مجھے ہمیشہ کے لئے ہبہ کردے خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول کی اور مجھے عتبہ اور معتب عطا کر دیئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عکرمہؓ اور ام حکیمؓ کا ایمان افروز واقعہ

رمضان المبارک ۸ ھ میں رسول اللہ ﷺ دس ہزار اسلامی فوج کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے نعرہ تکبیر سے دشت و جبل گونج اٹھے اللہ تعالیٰ نے آج کے دن اہل اسلام کو غالب اور کفار مکہ کو مغلوب کر دیا تھا۔ فتح کے بعد رسول اللہؐ حرم میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ کا دریائے رحمت جوش میں تھا لوگ جوق در جوق آ رہے تھے اور معافی پا رہے تھے اس دن آپؐ کے بڑے بڑے دشمن بھی اسلام قبول کر رہے تھے اسی اثناء میں اسلام کے بڑے دشمن ابوجہل کا بیٹا اپنے قتل کے خوف سے مکہ سے بھاگ گیا مگر اس کی بیوی حضرت ام حکیمؓ حضورؐ کی خدمت اقدس میں اسلام لانے کے لئے حاضر ہوئیں۔ اللہ کے رسولؐ نے پوچھا کون ہے عرض کیا ابوجہل کی بہو عکرمہ کی بیوی اسلام قبول کرنا چاہتی ہے رسول اللہؐ نے اپنے بدترین دشمن کی بہو کو مسلمان کیا تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا ام حکیمؓ نے اسلام لانے کے بعد بڑی درد اور عاجزی سے عرض کیا اللہ کے رسولؐ میرا شوہر اپنے قتل کے خوف سے یمن کی طرف بھاگ گیا ہے اگر آپؐ اس کو امان دے دیں تو میں اس کو واپس لے آؤں رحمتہ للعالمین نے فرمایا اے ام حکیمؓ میں نے تیرے شوہر کو امان دی جاؤ اس کو لے آؤ رحمت عالمؐ کا ارشاد سن کر عکرمہ کی بیوی کی خوشی کی انتہا نہ رہی یہ فوراً اٹھیں اور عکرمہ کی تلاش میں ساحل تک جا پہنچی ادھر عکرمہ مکہ سے بھاگ کر ساحل پر پہنچا ہی تھا کہ یمن کو جانے والی کشتی تیار مل گئی۔ یہ کشتی میں سوار ہو گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کشتی ساحل کو پیچھے چھوڑتی ہوئی ابھی کچھ آگے بڑھی ہی تھی کہ بادمخالف نے کشتی کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا عکرمہ نے مدد کے لئے لات کو پکارنا شروع کیا ملاحوں نے کہا سردار یہ لات وغیرہ کو پکارنے کا وقت نہیں یہ ہمارے معبود ہماری کشتی کو بھنور سے نہیں نکال سکتے اگر زندگی عزیز ہے تو محمدؐ کے رب کو پکارو عکرمہ نے کہا یہی تو ساری زندگی میرے باپ اور میری قوم کی محمدؐ سے لڑائی رہی ہے محمدؐ بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ایک رب کو پکارو اور اس کے ساتھ اور کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ ملاحوں نے کہا سردار پانیوں میں ہمارے معبودوں کی نہیں چلتی۔ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں لکھا ہے کہ عکرمہ نے اسی وقت دعا کی اے اللہ میں وعدہ کرتا ہوں اگر طوفان سے میں زندہ بچ نکلا تو خود کو محمدؐ کے سامنے پیش کر دوں گا۔ وہ بڑے مہربان ہیں۔ امید ہے مجھے معاف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی قسمت میں اسلام لکھا تھا۔ اللہ کی قدرت کہ کشتی جہاں سے چلی تھی صحیح سلامت وہیں آ لگی ادھر ساحل پر پہلے سے ہی حضرت ام حکیمؓ شوہر کی تلاش میں پھر رہی تھیں عکرمہ کو آتا دیکھا تو بولیں اے عکرمہ تو کہا بھٹکتا پھرتا ہے میں تو تیرے لئے اللہ کے رسولؐ سے امان لے کر آئی ہوں اے ابن عم میں تیرے پاس اس شخص کی جانب سے آئی ہوں جو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ نیک سب سے زیادہ مہربان، معاف کرنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا ہے چل میرے ساتھ۔ اپنے آپ کو ہلاک نہ کر عکرمہ نے اپنی خیر خواہ بیوی کی باتیں سنیں تو فوراً خوشی سے ان کے ساتھ چل پڑے جب یہ مکہ پہنچ کر آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے عکرمہ کو آتا دیکھا تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ آپؐ جلدی سے اٹھے اور مرحبا کہتے ہوئے خوشی سے ان کی طرف دوڑے راوی کہتے ہیں وثب الیه وما علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم رداء بعکرمة

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ دوڑ کر عکرمہ کی طرف بڑھے خوشی کے مارے چادر شریف بھی نہ اوڑھی اور پھر عکرمہ کو اپنے ساتھ بٹھالیا''۔ عکرمہ کے ساتھ ام حکیم رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں جن کے چہرہ پر نقاب پڑھ ہوا تھا عکرمہ نے عرض کیا اے محمدؐ ام حکیمؓ نے مجھے پیغام دیا ہے کہ آپؐ نے مجھے امن دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے تجھے امن ہے۔ عکرمہ اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

ایک روایت میں ہے نبی ﷺ نے اس وقت خوشی سے فرمایا عکرمہ آج تم مجھ سے جو سوال کرو گے میں اسے پورا کرونگا عکرمہ نے مال و دولت کا سوال نہ کیا بلکہ عرض کیا اللہ کے رسولؐ میری عرض یہ ہے کہ آپؐ میرے لئے دعا کریں۔ میں نے آپؐ کی مخالفت کی ہے جس جگہ بھی آپؐ کے خلاف کوشش کی ہے' جس مقام پر آپؐ کا مقابلہ کیا ہے' جو ناشائستہ بات آپؐ کے متعلق کہی ہے۔ آپؐ کے منہ پر یا آپؐ کے پیچھے خدا تعالیٰ اسے معاف کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے عکرمہ کی یہ خواہش خوشی سے پوری کر دی اس کے بعد حضرت عکرمہؓ ساری زندگی اپنی جان' اپنا مال' اسلام پر نچھاور کرتے رہے۔ حتیٰ کہ عہد صدیقؓ میں جنگ اجنادین میں شریک ہوئے اور رب کی رضا کے لئے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ

....

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا

کفار نبیؐ کو قتل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے آپؐ کو قتل کرنے کے لئے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا آپؐ پر پتھر پھینکے گئے۔ آپؐ کو زہر دے کر مارنے کی کوشش کی گئی اور ہر وہ حربہ استعمال کیا گیا جس سے رسول اللہ ﷺ کی جان خطرے میں پڑ جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کفار کے ہر حربہ سے محفوظ رکھا فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ کو قتل کرنے کے لئے فضالہ زہر میں بجھا ہوا خنجر لے کر مطاف میں گھس آئے بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے کہ فضالہ موقع دیکھ کر آپؐ کو قتل کرنے کے لئے قریب آئے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو پوچھا کیا فضالہ ہے۔ فضالہ بولا ہاں آپؐ نے فرمایا تم ابھی اپنے دل میں کیا ارادہ کر رہے تھے انہوں نے کہا کچھ بھی نہیں میں کیا ارادہ کر رہا تھا میں تو اللہ اللہ کر رہا تھا مگر ادھر تو معاملہ یہ تھا کہ جس ذات نے آپ ﷺ کی حیات کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا وہ آگاہ کر چکی تھی جب فضالہ نے یہ کہا کہ میں تو اللہ اللہ کر رہا تھا تو رسول اللہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا اچھا فضالہ تم اپنے خدا سے معافی کی درخواست کرو یہ فرما کر نبیؐ نے اپنا ہاتھ مبارک فضالہؓ کے سینے پر رکھ دیا۔ حضرت فضالہؓ کا اپنا بیان ہے کہ جب نبی ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا تو مجھے دل کا اطمینان نصیب ہوا اور میرے دل میں آپؐ کی اتنی محبت پیدا ہو گئی کہ آپؐ سے بڑھ کوئی چیز محبوب نہ رہی۔ اب فضالہؓ مسلمان ہو کر گھر لوٹے فضالہ فرماتے ہیں راستہ میں میری معشوقہ ملی اس نے مجھے کہا فضالہؓ رکو ایک بات سنتے جاؤ میں نے کہا نہیں خدا اور اسلام ایسی باتوں سے منع کرتے ہیں۔ (طبری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ضحاک بن سفیان (سیاف رسولؐ)

فتح مکہ کے بعد جب معرکہ حنین پیش آیا نبی ﷺ کو ہوازن اور ثقیف کے قبائل کے جنگی عزائم کی خبر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدافعت کے لئے روانہ ہوئے بہت سے مسلم اور نو مسلم آپؐ کے ساتھ ہو گئے ارباب سیر نے لکھا ہے کہ اس موقع پر بنو کلاب کے لوگ بھی ایک جماعت لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہوازن کے سرکش لوگوں کے ساتھ ہم بھی آپؐ کا ساتھ دیں گے یہ سن کر چہرہ پر انوار کی بشاشت پھیل گئی کیا ہم نو سو ہیں نبیؐ نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو میں تمہیں ایک ایسا بہادر دوں جو تمہاری تعداد کو ایک ہزار کے برابر کر دے اور تمہاری قیادت کرے انہوں نے بخوشی عرض کیا ہمیں منظور ہے۔ نبیؐ نے حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھنے کا حکم فرمایا پھر ان کا علم بنو کلاب کو عطا فرما کر ارشاد فرمایا اب تم ایک ہزار ہو جاؤ اور اپنے امیر کی اطاعت کرو (میرے خیال میں یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کو یہ پیش کش کی تھی کہ حضورؐ میرے پاس دو بیویاں ہیں اس سرخ رنگ والی سے زیادہ خوبصورت اگر جناب کی مرضی ہو تو میں ایک کو طلاق دے دوں اور آپؐ اس سے نکاح کر لیں جب یہ بزرگ چلے گئے تو ام المومنین اور رسول اللہ ﷺ بہت دیر تک ان کی پیش کش پر ہنستے رہے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ اور انصار کے درمیان ایک ایمان افروز مکالمہ

نبوت کا تیرھواں سال تھا۔ یثرب سے ۷۳ مرد اور ۲ عورتوں پر مشتمل ایک قافلہ رسول اللہؐ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ اندھیری رات میں عقبہ ثانیہ پر آپؐ سے ملاقات ہوئی۔ تو درج ذیل ایمان افروز مکالمہ ہوا۔

اہل یثرب: اللہ کے رسولؐ آپؐ ہمارے ہاں یثرب تشریف لائیے۔

رسول خداؐ: کیا تم دین حق کی اشاعت میں میری پوری پوری مدد کرو گے اور جب میں تمہارے شہر جا بسوں تو تم میری اور میرے ساتھیوں کی حمایت اپنے اہل وعیال کی مانند کرو گے۔

اہل یثرب: اللہ کے رسولؐ ایسا کرنے سے ہمیں کیا ملے گا؟

رسول اللہؐ: جنت۔

اہل یثرب: جناب ہمیں مطمئن کیجئے کہ آپؐ کبھی ہمیں چھوڑ تو نہ دیں گے۔

رسول اللہؐ: ''مسکراتے ہوئے'' نہیں میرا جینا۔ میرا مرنا تمہارے ساتھ ہو گا۔

غزوہ حنین کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم فرمایا تو بعض نو مسلمانوں کو تالیف قلب کے طور پر کچھ زیادہ دے دیا۔ انصار کے بعض نو عمر اس پر کچھ ناراض ہوئے۔ اور کہا ہماری تلواروں سے ابھی تک خون ٹپک رہا ہے۔ نبی ﷺ نے قریش اور ان کے حلیفوں کو زیادہ دیا ہے۔ سعد بن عبادہؓ نے یہ باتیں رسول اللہ ﷺ کے علم میں لائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ فلاں خیمہ میں انصار کو جمع کرو۔ انصار جمع ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے کچھ ایسی باتیں سنی ہیں۔ انصار نے عرض کیا حضور ﷺ ہمارے بعض نوجوانوں نے یہ باتیں کہی ہوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گی۔ ہمارے بڑوں نے یہ نہیں کہا۔

رسول اللہؐ: اے گروہ انصار کیا سچ نہیں کہ تم گمراہ تھے میں تم کو کفروشرک سے نکال کر صراط مستقیم پر لایا اور جنت کا مستحق بنایا۔

انصار: حضور ﷺ یہ سچ ہے۔

رسول اللہؐ: کیا تم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نہ تھے۔ میں نے تم میں اتفاق و اتحاد پیدا کیا۔

انصار: حضور ﷺ یہ سچ ہے۔

رسول اللہؐ: کیا تم قبائل عرب میں حقیر نہیں سمجھے جاتے تھے۔ میں نے تمہیں معزز بنایا۔

انصار: اللہ کے رسول ﷺ یہ سچ ہے آپؐ کے ہم پر بہت احسان ہے۔

رسول اللہؐ: اے گروہ انصار اب تم بھی اپنے احسان جتلاؤ۔

انصار: اللہ کے رسول ﷺ ہم کیا عرض کریں۔

رسول اللہ: تم یہ کہہ سکتے ہو کہ تجھے تیری قوم نے گھر سے نکالا ہم نے تمہیں اپنے گھر میں جگہ دی۔ تیرا کوئی مددگار نہ تھا ہم نے تیری مدد کی لوگوں نے تیری تکذیب کی ہم نے تیری تصدیق کی۔ تو بے سرو سامان تھا۔ ہم نے تجھے غنی کیا۔ اے انصار اگر تم یہ احسانات مجھے جتلاؤ گے تو میں یہ کہوں گا کہ تم سچ کہتے ہو۔ اے انصار کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ اونٹ' بکریاں اور مال گھروں کو لے جائیں اور تم محمد ﷺ کو اپنے گھر لے جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ کے یہ جذبات بھرے الفاظ سن کر انصار تڑپ اٹھے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انصار: جب کچھ سنبھلے تو یوں گویا ہوئے۔ اللہ کے رسول ﷺ ہم سو سو بار راضی ہیں۔ ہم اس تقسیم پر خدا اور اس کے رسول ﷺ کے شکرگزار ہیں کہ لوگوں کے حصے مال و دولت آئی اور ہمارے حصے اللہ کے رسول ﷺ آئے۔

انصار کا یہ جواب سن کر رحمت عالم ﷺ نے خوشی سے فرمایا۔ میں انصار کا ہوں اور انصار میرے ہیں۔ اے اللہ انصار کے لڑکوں پر رحم فرما۔

اس مکالمہ کے بعد رحمت عالم ﷺ اپنی جگہ خوش تھے۔ اور انصار اپنی جگہ شاداں۔

طائف کے محاصرہ کا دلچسپ واقعہ

فتح مکہ اور غزوہ حنین کی کامیابی کے بعد جب مسلمانوں نے طائف کا محاصرہ کیا تو مسلمانوں کو سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کل انشاء اللہ محاصرہ اٹھا کر واپس چلیں گے۔ آپؐ کا ارشاد لوگوں پر گراں گزرا۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول اللہ ﷺ کیا فتح کیے بغیر ہی واپس لوٹ چلیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا تو کل لڑو چنانچہ دوسرے دن مسلمان پھر لڑے تو فتح کی بجائے الٹے بہت زخمی ہوئے۔ آپؐ نے پھر فرمایا کل انشاء اللہ محاصرہ ختم کر کے واپس چلے جائیں گے۔ اس دفعہ لوگوں نے واپس لوٹنا بخوشی قبول کر لیا اور عرض کیا ٹھیک ہے جو حضورؐ کا ارشاد ہو۔ صحابہ کے اس جواب پر رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے کہ اب مار کھا کر بات مانی (بخاری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ام ایمنؓ جنتی خاتون

عہد رسالت کے ایک مقدس دن کا ذکر ہے ایک دن رحمت عالم ﷺ نے یہ اعلان فرمایا:۔ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ کسی جنتی عورت سے نکاح کرے تو اس کو چاہیئے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لے۔ یہ محترمہ خاتون جس کو سرور عالم ﷺ نے جنت کی بشارت سنائی حضور ﷺ کے والد کے ساتھ کنیزہ کے طور پر رہتی تھیں۔ حضرت آمنہ (ام النبیؐ) کی خدمت کرتی تھیں۔ سید البشرؐ کی والادت باسعادت کے وقت حضرت آمنہ کی خبر گیری اور خدمت پر معمور تھیں۔ نبی ﷺ انہیں امی امی کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اور بہت شفقت ومحبت سے پیش آتے تھے۔ اور کبھی کبھی ان کی دلجوئی کے لئے بڑا لطیف باادب اور پاکیزہ مزاح بھی فرماتے تھے۔ حضرت ام ایمنؓ کو سبقت فی الاسلام کی سعادت بھی نصیب تھی جب نبی ﷺ نے لوگوں کو ان سے نکاح کرنے کی رغبت دلائی تب یہ بیوگی کا زمانہ گزار رہی تھیں۔ حضور ﷺ کے متبنی بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ ﷺ کی زبان اقدس سے اس معزز خاتون کے جنتی ہونے کی بشارت سنی تو ان سے نکاح کرلیا۔ انہی کے بطن سے محبوب رسول ﷺ حضرت اسامہ بن زیدؓ پیدا ہوئے ایک دن یہ بزرگ خاتون حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور فوراً امی امی کہتے ہوئے کھڑے ہوگئے بڑے ادب سے بٹھایا پھر بے حد پیار سے پوچھا امی آج کیسے تشریف آوری ہوئی حضرت ام ایمنؓ نے بڑے ادب سے عرض کیا اللہ کے رسولؐ مجھے ایک اونٹ کی ضرورت ہے۔ اس غرض سے حاضر ہوئی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا امی اونٹ کا کیا کریں گی۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ آج کل ہمارے پاس سواری کے لئے کوئی جانور نہیں ہے سفر دور دراز کا ہو تو بڑی دقت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیش آتی ہے۔ رسول اللہ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اچھا تو میں اونٹ کا بچہ پیش کر دیتا ہوں۔ حضرت ام ایمنؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ بھلا میں اونٹ کے بچے کو کیا کروں گی مجھے تو جناب سواری کے لئے اونٹ کی ضرورت ہے۔ حضور ﷺ نے بڑی محبت سے فرمایا میں تو اونٹ کا بچہ ہی دونگا۔ حضرت ام ایمنؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ اونٹ کا بچہ میرے کس کام آئے گا۔ حضورؐ نے پھر فرمایا امی آپ کو اونٹ کا بچہ ہی ملے گا اور میں اسی پر آپؓ کو سوار کرونگا اس کے بعد نبیؐ نے ایک خادم کو حکم فرمایا وہ جلدی سے ایک اونٹ سواری کے قابل لے آیا آپؐ نے اس کی مہار حضرت ام ایمنؓ کو پکڑاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ امی ذرا دیکھئے یہ اونٹ ہی کا بچہ ہے یا کچھ اور حضرت ام ایمنؓ رحمت عالمؐ کے اس شفقت بھرے مزاح کو سمجھ گئیں اور بے اختیار ہنسنے لگیں۔ اور آپؐ کو دعائیں دینے لگیں۔ (مشکوۃ)

کوئی بوڑھی عورت جنت میں داخل نہیں ہوگی

شمائل ترمذی میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صفیہؓ آپؐ کے پاس آئیں اور عرض کیا حضورؐ میرے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کرے۔ نبیؐ نے پھوپھی جان کا یہ سوال سن کر فرمایا ان الجنۃ لاید خلھا عجوزا (پھوپھی جان) بلاشبہ جنت میں کوئی بوڑھی عورت ہرگز داخل نہیں ہوگی حضور ﷺ کا یہ ارشاد سن کر حضرت صفیہؓ رونے لگیں۔ حضرت صفیہؓ بہت سادہ خاتون تھیں۔ آپ کا یہ مطلب سمجھ نہ سکیں اور رَنجیدہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔ جب یہ چلیں تو نبیؐ نے صحابہؓ سے فرمایا میری پھوپھی سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ ہر ایمان والی بڑھیا کو جوان بنا کر جنت میں داخل کرے گا۔ اور اس کے بڑھاپے کو جوانی میں بدل دے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک بہادر خاتون

عرب میں صرف ایک شخص کا قتل جنگ کا ایک سلسلہ چھیڑ دیتا تھا جو سینکڑوں برس تک ختم نہ ہوتا تھا۔ بدر کی لڑائی میں قریش مکہ کے ۷۰ سردار مارے گئے تھے جس سے اہل مکہ کی زندگیاں ویران ہوگئی تھیں۔ جن کے عزیز و اقارب بدر میں مارے گئے تھے وہ ابوسفیان کے پاس گئے اور کہا محمد ﷺ نے ہماری قوم کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اس کا انتقام لیا جائے۔ الغرض تین ہزار بہادروں کا لشکر (ایک روایت کے مطابق پانچ ہزار) مدینہ طیبہ کی طرف بڑھا ادھر اسلامی لشکر میں ایک ہزار مرد مدافعت کے لئے مدینہ سے نکلے راستہ میں عبداللہ بن ابی بن سلول دھوکہ دے کر تین سو افراد کو راستہ سے ہی واپس موڑ لایا احد کے مقام پر مقابلہ شروع ہوا تو ابتداء میں مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا مگر ایک اتفاقی غلطی سے فتح شکست میں بدل گئی دشمن نبی ﷺ پر پتھر برسانے لگے۔ رحمت عالم ﷺ کی پیشانی اور بازو زخمی ہوگئے اور رحمت عالمؐ کا ایک دانت مبارک ٹوٹ گیا۔ حضور ﷺ کی یہ حالت جب ایک بہادر خاتون ام عمارہؓ نے دیکھی تو مجاہدوں کو پانی پلانے والا مشکیزہ پھینک کر تلوار اور ڈھال اٹھائی اور نبی ﷺ کے پاس پہنچ کر سینہ سپر ہوگئیں حضرت ام عمارہؓ دشمنوں کی طرف سے آنے والے ہر وار کو بڑی بہادری سے روکتی اسی اثناء میں ایک بد بخت بڑی تیزی کے ساتھ ان کی طرف بڑھا اور تلوار کا پورے زور سے وار کیا حضرت ام عمارہؓ نے بڑی ہمت کے ساتھ اس کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڈھال پر روکا پھر خود ایسا وار کیا کہ سوار اور گھوڑا دونوں گر پڑے نبیؐ نے یہ دیکھا تو اس بہادر خاتون کے بہادر بیٹے کو پکارا عبداللہؓ اپنی والدہ کی مدد کرو حضرت عبداللہ جلدی سے ادھر بڑھے اور ایک ہی وار سے اس ملعون کو واصل جہنم کر دیا اسی اثناء میں ایک اور کافر عبداللہؓ کے بازو کو زخمی کرتا ہوا نکل گیا حضرت ام عمارہؓ نے بیٹے کے زخم پر پٹی باندھی اور فرمایا آؤ بیٹا جب تک جسم میں جان ہے لڑو رسول اللہ ﷺ نے یہ جذبہ و جرات دیکھ کر ارشاد فرمایا اے ام عمارہؓ جتنی طاقت تم میں ہے اور کسی میں کہاں ہوگی عین اسی وقت وہی کافر جو عبداللہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر کے نکل گیا تھا پلٹ کر پھر حملہ آور ہوا حضور ﷺ نے دیکھا تو پکارا ام عمارہؓ سنبھلنا یہ وہی بدبخت ہے جس نے عبداللہؓ کو زخمی کیا ہے۔ حضرت ام عمارہؓ جوش انتقام میں اس کی طرف بڑھی اور ایسا زبردست وار کیا کہ وہ دو لخت ہو کر نیچے گر پڑا رسول اللہ ﷺ نے جب یہ منظر دیکھا تو بے ساختہ مسکرا دیئے اور زبان اقدس سے ارشاد فرمایا اے ام عمارہؓ تو نے اپنے بیٹے کا خوب بدلہ لیا۔ (ابن ہشام)

نوٹ! پہلے ایڈیشن کے متن میں میں نے آپؐ کے چار دانت ٹوٹنے کا لکھا تھا وہ میں نے مشہور سیرت نگار محترم قاضی سلمان منصور پوری کی کتاب (رحمۃ العلمین) سے پڑھ کر لکھا تھا اب میری تحقیق یہ ہے کہ رسالت مآبؐ کے چار نہیں بلکہ ایک اور اس کا بھی کچھ حصہ ٹوٹا تھا اور یہ بات صحاح ستہ کے بعض شارحین نے بھی لکھی۔ واللہ اعلم۔

www.KitaboSunnat.com

عبدالشکور عفی عنہ

OOOO

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ام سلیمؓ اور خنجر

فتح مکہ کے بعد ہوازن اور ثقیف کے قبیلوں نے (جن کی حد مکہ مکرمہ سے ملتی تھی) سوچا اگر ہم مسلمانوں کو شکست دے دیں تو مکہ والوں کی تمام جاگیریں جو طائف میں ہیں ہمارے قبضہ میں آ جائیں گی اور مسلمانوں سے بت شکنی کا بدلہ بھی لیا جاسکے گا انہوں نے بہت سے قبائل کو ساتھ ملایا اور چار ہزار جنگجو بہادروں کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ کی طرف بڑھے سرور عالم ﷺ کو کفار کے ان عزائم کی اطلاع ہوئی تو حرم کی حدود سے باہر نکلے (کیونکہ آپؐ حرم کی حدود میں جنگ کرنا مناسب نہ سمجھتے تھے) دس ہزار اسلامی لشکر میں دو ہزار نومسلم بھی شامل ہو گئے تھے اتنی کثرت دیکھ کر بعض مسلمانوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جب ہم تین سو تیرہ تھے اس وقت فتح ہماری تھی اب تو ہم بارہ ہزار ہیں یہ بات اللہ تعالیٰ کو شائد پسند نہ آئی مسلمان لاپرواہی سے بڑھ رہے تھے کہ چالاک دشمن نے اچانک حملہ کر دیا جو پہلے سے ہی ایک تنگ اور دشوار گزار درہ میں گھات میں تھا اس اچانک حملہ سے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اس وقت چند ایک صحابہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس رہ گئے تھے رحمت عالمؐ اس وقت کمال جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے کفار کی طرف بڑھے زبان اقدس سے یہ رجز پڑھا۔

(انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب) میں نبیؐ ہوں جھوٹا نہیں ہوں عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔ اس میں ذرہ بھر کذب نہیں (میری سچائی کا دارومدار فتح و شکست پر نہیں بلکہ میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا نبیؐ اور رسولؐ ہوں) عین اس وقت جب گھمسان کی جنگ جاری تھی حضرت ام سلیم کے شوہر حضورؐ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دائیں بائیں بڑی پامردی سے لڑ رہے تھے حضرت ام سلیمؓ ہاتھ میں خنجر لئے آپؐ کا دفاع اور آپؐ پر قربان ہونے کے لئے کھڑی تھیں جب شدت جنگ کا کچھ زور ٹوٹا تو حضرت ام سلیمؓ کے شوہر حضرت ابوطلحہؓ نے عرض کیا حضور ام سلیم خنجر ہاتھ میں لئے آپؐ کے پاس کھڑی تھیں نبی ﷺ فوراً ام سلیمؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا اے ام سلیمؓ یہ خنجر کس لئے انہوں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسولؐ اگر کوئی مشرک آپؐ کی طرف بڑھا تو اس کا پیٹ چاک کر دوں گی رسول اللہ ﷺ اس جانثار صحابیہؓ کی بات سن کر مسکرا دیئے۔

اس وقت حضرت ام سلیمؓ نے یہ بھی عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ آج جو مکی میدان جنگ سے بھاگ گئے ہیں انہیں قتل کر دیں۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کا انتظام کر دیا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں ہے کہ نبیؐ غزوات میں ام سلیمؓ اور انصار کی بعض عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے یہ مطہرات مجاہدوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ (بالیقین حضرت ام سلیمؓ عظیم المرتبت صحابیات میں سے ہیں۔)

صحیح مسلم شریف میں ہے ایک دفعہ نبیؐ نے تمثیلی پیرایا میں ارشاد فرمایا میں جنت میں گیا تو مجھے اہٹ سی محسوس ہوئی میں نے دریافت کیا کہ کون ہے لوگوں نے کہا انس کی والدہ غمیصہ ہیں یہ حضرت ام سلیمؓ کا لقب ہے کنیت ام انسؓ ہے نام رملہ یا سہیلہ رمیثہ بھی مروی ہے۔

حدیث شریف کی بہت ساری کتابوں میں حضرت ام سلیمؓ کے بیٹے عمیر کا ایک دلچسپ واقعہ بڑی وضاحت کے ساتھ آیا ہے ان کے ایک بیٹے ابوعمیر جو حضرت ابوطلحہؓ کی صلب سے تھے نبی ﷺ کو ان سے بہت محبت تھی نبی ﷺ ان کے گھر تشریف لے جاتے تو ابوعمیر سے بہت محبت کرتے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ﷺ تشریف لائے تو بچے کا چہرہ بجھا بجھا سا تھا حضرت ام سلیمؓ سے پوچھا کیا بات ہے عمیر کا چہرا اداس ہے انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ ابو عمیر کی چڑیا (نغیر) جس کے ساتھ یہ کھیلتا تھا وہ مرگئی ہے جس سے یہ غمزدہ ہے نبیؐ نے شفقت سے ابو عمیر کو اپنے پاس بلایا اور مسکراتے ہوئے فرمایا! یا ابا عمیر مافعل النغیر اے ابو عمیر تمہاری چڑیا کو کیا ہوا؟ رحمت عالم ﷺ کا سوال سنتے ہی ابو عمیر ہنس پڑے اور عرض کیا حضور ﷺ وہ تو مرگئی۔

رسول اللہ ﷺ کی بچوں سے شفقت

رسول اللہ ﷺ بچوں سے بہت شفقت سے پیش آتے بچوں کے پاس سے گزرتے تو خود سلام کرتے سوار ہوتے تو بچوں کو اپنے آگے پیچھے سواری پر سوار کر لیتے بے حد شفقت سے بچوں کو گود میں لے لیتے اور سر پر دست شفقت رکھتے کبھی کبھی بچوں سے مزاح بھی فرما لیتے۔

صحیح مسلم شریف میں ہے ایک مرتبہ ایک انصار کی لڑکی آپؐ کے پاس آئی آپؐ نے ازراہ مزاح فرمایا تیرا سن زیادہ نہ ہو وہ بچی روتی ہوئی حضرت ام سلیم کے پاس گئی (شاید وہ ان کی پروردہ تھیں) اس نے جا کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ہے تیرا سن زیادہ نہ ہو اب میرا سن ترقی نہ کرے گا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اللہ کے رسولؐ آپؐ نے میری تیمیہ کو بددعا دی ہے رسول اللہ ﷺ سن کر ہنس پڑے اور ارشاد فرمایا (اے ام سلیم میں بھی انسان ہوں اور دوسرے انسانوں کی طرح خوش اور رنجیدہ ہوتا ہوں پس جس کو میں ایسی بد دعا دوں جس کا وہ مستحق نہیں تو یہ اس کے لئے تزکیہ اور نیکی ہوگی۔ (مسلم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ہندہؓ کا رحمتہ للعالمینؐ سے معافی مانگنے کا واقعہ

ابن جریر کی روایت ہے فتح مکہ کے موقع پر عورتیں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپؐ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ عورتوں سے کہیں کہ رسول اللہ ﷺ تم سے اس بات پر بیعت لیتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ان بیعت کے لئے آنے والیوں میں حضرت ہندہؓ بھی تھیں جو عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ جنہوں نے اپنے کفر کے زمانے میں حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چیر دیا تھا۔ اس وجہ سے یہ ان عورتوں میں ایسی حالت میں آئی تھیں کہ کوئی انہیں پہچان نہ سکے۔ اس نے جب فرمان سنا تو کہنے لگی میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ لیکن اگر بولوں گی تو حضورؐ مجھے پہچان لیں گے اور اگر پہچان لیں گے تو میرے قتل کا حکم دے دیں گے۔ میں اسی وجہ سے اس طرح آئی ہوں کہ پہچانی نہ جاؤں مگر وہ عورتیں سب خاموش رہیں اور ہندہ کی بات اپنی زبان سے کہنے سے انکار کر دیا۔ آخر ان ہی کو کہنا پڑا کہ یہ ٹھیک ہے جب شرک سے ممانعت مردوں کو ہے تو عورتوں کو کیوں نہ ہوگی حضورؐ نے ان کی طرف دیکھا لیکن آپؐ نے کچھ نہ فرمایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ان سے کہہ دو کہ دوسری بات یہ ہے کہ چوری نہ کریں۔ اس پر ہندؓ نے کہا میں ابوسفیانؓ کی معمولی سی چیز کبھی کبھی لے لیا کرتی ہوں کیا خبر یہ بھی چوری میں داخل ہے یا نہیں؟ اور میرے لئے یہ حلال بھی ہے یا نہیں؟ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ بھی اسی مجلس میں موجود تھے۔ یہ سنتے ہی کہنے لگے میرے گھر میں سے جو کچھ بھی تو نے لیا ہو خواہ وہ خرچ میں آ گیا ہو یا اب بھی باقی ہو وہ سب میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیرے لئے حلال کرتا ہوں۔ اب تو نبی کریم ﷺ نے صاف پہچان لیا کہ یہ میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قاتلہ اور ان کے کلیجے کو چیرنے والی اور پھر اسے چبانے والی عورت ہندہ ہے۔ آپؐ انہیں پہچان کر اور ان کی یہ گفتگو سن کر اور یہ حالت دیکھ کر مسکرا دیے اور انہیں اپنے پاس بلایا۔ انہوں نے حضور ﷺ کے سامنے آ کر معافی مانگی تو آپؐ نے فرمایا تم وہی ہندہ ہو؟ ہندہ جی ہاں۔ فرمایا جاؤ آج میں نے تجھے معاف کیا۔ (ابن کثیر جلد نمبر ۵)

❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت خولہؓ

خلیفۃ المسلمین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک دن کچھ لوگوں کے ساتھ سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے کہ سرراہ ایک بوڑھی عورت نے آپؓ کو روکا اور باتیں کرنا شروع کر دیں۔ آپؓ دیر تک اس کی باتیں سنتے رہے۔ جب بڑھیا کی ضرورت پوری ہوگئی اور وہ چلی گئی تو لوگوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا۔ امیر المومنینؓ آپؓ نے اس بوڑھی کی باتیں سننے میں اتنا وقت گزار دیا آپؓ کی وجہ سے لوگوں کو بھی رکنا پڑا۔ آپؓ نے فرمایا جانتے بھی ہو یہ بڑھیا کون تھی لوگوں نے عرض کیا نہیں آپؓ نے فرمایا یہ خولہ بنت ثعلبہ تھیں۔ جس کی فریاد اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر سنی تھی۔ بھلا عمر کی کیا مجال کہ اس کی بات نہ سنتا واللہ اگر یہ صبح تک مجھے روکے رکھتی تو میں رکا رہتا صرف نماز ادا کرنے کے لئے جاتا اور پھر اس کی باتیں سنتا۔ حضرت خولہؓ اپنے شوہر کے ساتھ اسلام لائیں اور بیعت کی سعادت حاصل کی انہیں زندگی میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا جس سے ان کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک دن ان کے شوہر نے غصے میں آ کر ان سے کہہ دیا انت علی کظھر امی (یعنی تو مجھ پر ایسے ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ) زمانہ جاہلیت میں اس طرح کے الفاظ کہہ دینے کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ تم مجھ پر میری ماں کی طرح حرام ہو۔ اصطلاح میں اسے ظہار کہتے ہیں۔ جاہلیت میں ایسے الفاظ کہنا طلاق شمار ہوتا تھا۔ جب حضرت خولہؓ کے شوہر کا غصہ اترا تو سخت شرمندہ ہوئے خولہؓ سے کہا حضور ﷺ سے جا کر مسئلہ دریافت کرد۔ انہوں نے جا کر حضور ﷺ سے مسئلہ پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم اس پر حرام ہوگئی ہو ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس معاملے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص حکم نازل نہیں فرمایا حضور ﷺ یہ جواب سن کر حضرت خولہؓ نالہ وفریاد کرنے لگیں۔ حضور ﷺ سے عرض کرتیں اللہ کے رسولؐ اس نے مجھے طلاق نہیں دی۔ کبھی اللہ سے فریاد کرتیں اے میرے خدا اب میں کیا کروں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اگر ان کے باپ کو دے دوں تو وہ برباد ہوجائیں گے اگر نہ دوں تو میں ان کو کہاں سے کھلاؤں گی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ منظر اتنا درد ناک تھا کہ میں اور گھر کے تمام افراد اشک بار ہو گئے حضرت خولہؓ کافی دیر تک یونہی روتی اور فریاد کرتی رہیں اور کبھی یہ بھی کہتیں کہ میری جوانی تو ان کے پاس گزری ہے اب میں بڑھاپا لے کر کہاں جاؤں گی ارحم الراحمین کو خولہ کی آہ زاری پر رحم آیا تو جبرائیل آمین کو سورہ مجادلہ دے کر اپنے نبی ﷺ کی طرف بھیجا حضور ﷺ پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی۔ حضرت صدیقہؓ فرماتی ہیں میں نے خولہؓ سے کہا شاید اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کا فیصلہ کر دیا۔ حضرت خولہؓ فرماتی ہیں میں نے جو نظریں اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ کو مسکراتا ہوا پایا خوشی سے چہرہ مبارک چمک رہا تھا۔ حضور ﷺ کو یوں مسکراتا ہوا دیکھ کر میرے دل کو قرار آ گیا میں خوش خبری سننے کے لئے کھڑی ہوگئی آپ نے فرمایا خولہؓ اللہ تعالیٰ نے تمہارا فیصلہ کر دیا ہے۔[1] پھر آپؐ نے سورہ مجادلہ پڑھ کر سنائی۔

حضرت خولہؓ کی برکت سے رہتی دنیا تک کی عورتوں کا بھلا ہوگیا۔

---

[1] یہ کہ کفارہ ادا کر دو اور خوشی سے یعنی زندگی گزارو' کفارہ یہ ہے ایک غلام آزاد کر دو' یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا دو ماہ کے روزے رکھو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خادم رسول ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال تک آنحضرت ﷺ کی خدمت کی۔ اتنے طویل عرصہ میں آپؐ نے مجھے کبھی بھی اف تک نہیں کہا۔ میں نے کوئی کام کر لیا تو یہ نہ فرمایا کہ ایسا کیوں کیا؟ اگر کوئی کام نہ کیا تو یہ بھی کبھی نہ فرمایا کہ کیوں نہیں کیا؟ ایک مرتبہ آپؐ نے مجھے ایک کام کا حکم دیا میں نے کہا میں نہیں جاؤں گا[1] جب کہ میرے دل میں یہ تھا کہ میں جاؤں گا۔ میں وہاں سے نکلا اور بچوں کے ساتھ کھیل میں مشغول ہو گیا۔ اتنے میں نبی ﷺ بھی وہاں تشریف لے آئے (اور چپکے سے) میری گردن پر ہاتھ رکھ دیا۔ میں نے جو پلٹ کر دیکھا تو آپؐ ہنس رہے تھے پھر شفقت سے ارشاد فرمایا: پیارے انسؓ اب تم اس کام کو جاؤ۔ میں نے عرض کی حضورؐ میں جاتا ہوں۔ (ابوداؤد)

---

[1] یہ یاد رہے کہ آغاز خدمت کے وقت حضرت انسؓ کی عمر آٹھ یا دس برس کی تھی۔ جب آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کی والدہ حضرت ام سلیم بنت ملحان انصاریہؓ نے کم سنی میں ہی انسؓ کو آپؐ کی خدمت کے لئے مقرر کر دیا پھر آپ برابر دس سال تک خدمت نبویؐ میں رہے ایک دفعہ نبی ﷺ نے خوش ہو کر دعا دی (اللهم الرزقه مالا و ولدا و بارك له) اے پروردگار اسے مال و اولاد دے اور برکت عطا فرما۔ کہتے ہیں کہ ان کی پشت سے ۸۷ فرزند اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں ۹۲ یا ۹۳ ہجری کو وفات پائی اس حساب سے تقریباً ۱۰۲ یا ۱۰۳ سال کی عمر نصیب ہوئی کسی نے آپ سے سوال کیا کہ انس تم غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ کہا تیری ماں مرے میں بھلا آپ کی خدمت چھوڑ کر کہاں جا سکتا تھا؟ اگر ان کی روایت کردہ احادیث کو الگ کر دیا جائے تو کتابوں کے بہت سے ورق سفید رہ جائیں کتب احادیث میں ان کی مرویات کی تعداد ۲۲۸۶ ہے۔ ان میں سے صرف بخاری مسلم میں ۱۶۸۰ ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کے ہاتھ اور زبان نے آپؐ کو تکلیف پہنچائی مگر آپؐ مسکرا دیئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ ایک اعرابی آیا۔ اس نے زور سے آنحضرت ﷺ کی چادر کو کھینچا۔ (جو موٹے کناروں والی نجران کی بنی ہوئی تھی) اس کے کھینچنے سے رسول اللہ ﷺ کی گردن پر اس کا سخت نشان پڑ گیا۔ پھر وہ بڑے درشت لہجے میں بولا: "اے محمدؐ! یہ مال خدا جو تمہارے پاس ہے نہ تیرا ہے نہ تیرے باپ کا۔ اس میں سے اونٹ بار مجھے بھی دلاؤ"۔ نبی ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا دیے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا بے شک یہ مال خدا کی ہے اور میں اس کا غلام ہوں۔ آخر حکم فرمایا کہ اس کو ایک اونٹ جو کا اور ایک کھجوروں کا لاد کر دے دیا جائے۔ (بخاری، مسلم)

یہودی آپؐ کا خلق دیکھ کر مسلمان ہو گیا

حضرت زید بن سعنہ جس زمانے میں یہودی تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے کچھ قرض لیا۔ ابھی مدت معاہدہ باقی تھی کہ تقاضے کو آئے اور آنحضرت ﷺ کی چادر پکڑ کر کھینچی اور سخت وست کہہ کر کہا کہ اے عبدالمطلب کے خاندان والو! تم ہمیشہ یونہی حیلے بہانے کیا کرتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر غصہ سے بے تاب ہو گئے اور اس کی طرف منہ کر کے کہا او خدا کے دشمن! تو رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے؟ آنحضرت نے مسکرا کر فرمایا عمر! مجھ کو تم سے کچھ اور امید تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کو سمجھانا چاہیے تھا کہ وہ نرمی سے تقاضا کرے اور مجھ سے کہنا چاہیے تھا کہ میں اس کا قرض ادا کردوں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہی یہ ارشاد فرمایا کہ جاؤ' اس کا قرضہ ادا کر کے اس کو بیس صاع کھجور کے زیادہ دے دینا۔ کیونکہ اس کو مانگنے میں دشواری ہوئی ہے۔ یہودی آپ ؐ کا خلق دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ (بیہقی)

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''تم میرے نام پر کسی سے قرض لے لو''

آنحضرت ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ کسی سائل کو خالی ہاتھ کبھی نہ لوٹاتے۔ اگر کسی وقت کچھ دینے کے لئے پاس نہ ہوتا تو بڑی انکساری سے معذرت چاہتے۔ ایک مرتبہ تنگ دست نے آ کر سوال کیا تو ارشاد فرمایا اس وقت میرے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں تم میرے نام پر کسی سے قرض لے لو میں اسے ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو عرض کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ تکلیف نہیں دی کہ طاقت سے بڑھ کر صدقہ کریں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ ''قریب کھڑا ایک انصاری بولا'' حضور! ارشاد فرمایئے رب العرش مالک ہے فقیری کا کیا ڈر ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنس پڑے چہرہ اقدس خوشی سے تمتما اٹھا۔ فرمایا مجھے یہی حکم ہے۔

(شمائل ترمذی بحوالہ رحمۃ للعالمین)

تمہاری شفقت کے کیا کہنے!

رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول' یہ وہ منافق ہے' جس نے زندگی بھر اسلام' مسلمانوں اور آنحضرت ﷺ کی اہانت اور آپ کو مٹا دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ جنگ احد کے موقع پر عین اس وقت کہ جب پانچ ہزار کا لشکر کفار غیظ و غضب سے بھرا ہوا مسلمانوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے لئے مدینہ کی طرف بڑھا اور اسلامی لشکر جو کہ تعداد میں صرف ایک ہزار کے قریب تھا۔ اس میں سے بھی یہ منافق اپنے تین سو ساتھیوں کو بڑی ہوشیاری سے راستے سے موڑ لایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غزوہ بنی المصطلق کے موقع پر تو اس نے اتنی گندی[1] زبان استعمال کی کہ جس کی نفاق کی دنیا میں مثال نہیں ملتی اور پھر واقعہ افک میں بھی تہمت طرازی میں یہ ظالم پیش پیش تھا۔ ان ساری بدسلوکیوں کے باوجود جب یہ مرا تو رسول اللہ ﷺ کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تیار ہو گئے اور پھر یہ مہربانی کہ اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا اور اپنی مبارک قمیض بھی اتار کر اس کو پہنائی اور پھر رب کے حضور اس کی مغفرت کے لئے دعا گو ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ دیکھ کر نہ رہا گیا۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ اس منافق کی نماز جنازہ پڑھاتے ہیں حالانکہ اس نے یہ یہ کیا "اور فلاں وقت یہ کیا" آنحضرت ﷺ نے مسکرا کر فرمایا چھوڑو عمرؓ "اگر ہماری دعا سے اس کے گناہ دھل جائیں تو کیا حرج ہے" وہ تو آپؐ تب رکے کہ جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کر کے متنبہ فرمایا: کہ اے پیغمبر آپ ستر "۷۰" مرتبہ بھی اس کی بخشش کی دعا مانگیں تو ہم اس کو ہرگز معاف نہیں کریں گے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے علم ہو کہ ستر مرتبہ اس کے لئے بخشش مانگوں تو اس کے

---

[1] بخاری و مسلم میں ہے کہ مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق میں تھے کہ ایک مہاجر اور ایک انصار آپس میں لڑ پڑے۔ دونوں نے اپنی حمایت کے لئے اپنے اپنے لوگوں کو پکارا۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے اسے جاہلیت کا پکار قرار دیا اور اس کی مذمت کی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) کو علم ہوا تو اسے گویا کہ موقع ہاتھ آ گیا۔ یہ بکنے لگا اچھا اب ان لوگوں کو یہ جرات ہو گئی ہے۔ ان قریشی کنگالوں کی مثال تو ایسی ہے کہ اپنے کتے کو پالو تاکہ تمہیں کھانے کو دوڑے پھر کہنے لگا آج اگر تم ان سے ہاتھ کھینچ لو تو یہ چلتے پھرتے نظر آئیں۔ پھر اس نے قسم کھائی کہ ہم معزز لوگ مدینہ پہنچ کر ان بے عزت لوگوں کا نکال دیں گے۔ (معاذ اللہ) آنحضرت ﷺ کو اس واقعہ کی خبر ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب علم ہوا آنحضرت ﷺ سے عرض کرنے لگے۔ حضورؐ! اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا عمر! رہنے دو لوگوں کو علم ہو گیا تو کیا کہیں گے کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کروا رہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گناہ معاف ہو جائیں گے تو میں اس سے بھی زیادہ اس کے لئے بخشش مانگتا۔

(بخاری شریف)

یہ ہاتھ آنحضرت ﷺ کے چہرہ اقدس سے پیچھے ہٹالے وگرنہ یہ واپس نہیں جائے گا

٦ ہجری کی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو اپنا خواب سنایا کہ میں نے دیکھا کہ میں اور مسلمان مکہ مکرمہ پہنچ گئے ہیں اور بیت اللہ تشریف کا طواف کر رہے ہیں یہ خواب سنتے ہی مسلمانوں کے دل جو پہلے ہی سے زیارت خانہ خدا کو ترس رہے تھے مزید تڑپ گئے اور اسی سال رسول اللہ ﷺ کو عمرہ کے لیے تیار کرلیا۔ ذیقعدہ کے مہینہ میں مسلمان اپنے ہادی برحق علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ روانہ ہوئے تو مقام حدیبیہ پر پہنچ کر پڑاؤ کیا اور قریش مکہ کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذریعے پیغام بھیجا اور اپنی آمد کے مقصد سے مطلع کیا (کہ ہم صرف بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے آئے ہیں۔ جنگ و جدال کا ارادہ نہیں) جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ پیغام لے کر مکہ مکرمہ گئے تو پیچھے مسلمانوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو بھی یہ خبر سن کر سخت صدمہ ہوا تو آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینے کے لئے اپنے چودہ سو کے قریب جان نثاروں کو جو اس سفر میں آپکے شریک سفر تھے (انہیں بیعت کے لئے پکارا۔ تمام صحابہ کرامؓ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جمع ہو گئے اور آپ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ یہ خبر جب قریش کے رؤسا کو پہنچی (تو انہیں اپنی سرداری کی دیواریں لرزتی ہوئی نظر آئیں) انہوں نے فوراً اپنے سفیر عروہ بن مسعود ثقفی کو آپؐ کے پاس حالات کی خبر گیری کے لئے بھیجا۔ عروہ آیا تو آنحضرت ﷺ اور اس کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ درج ذیل ہے عروہ: اے محمد ﷺ یہ کیا تم نے ان لوگوں کو جمع کر رکھا ہے کیا انہیں اس لئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساتھ لے کر آئے ہو اپنے قبیلے کو زک پہنچاؤ' خوب اچھی طرح سن لو۔ قریش اپنی عورتوں اور بچوں سمیت نکل آئے ہیں جو چیتے کی کھالوں میں ملبوس ہیں اور انہوں نے یہ خدا سے عہد کر رکھا ہے کہ باز ور تمہیں مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے اور سنو خدا کی قسم اگر کل جنگ بھڑکی تو ان میں سے تمہیں کوئی بھی نظر نہیں آئے گا یہ سب تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ جو اس نشست میں آپؐ کے پاس بیٹھے تھے بڑی سخت زبان میں کہا غلط کہتے ہو کیا ہم رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے؟ ہرگز نہیں) عروہ نے پوچھا: اے محمدؐ یہ کون ہے؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے عروہ بولا۔ اللہ کی قسم اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں تمہارے درشت کلامی کا جواب ضرور دیتا۔ اس کے بعد عروہ پھر رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہوا اور عرب کے پرانے رواج کے مطابق آپؐ کی داڑھی مبارک پکڑ کر باتیں کرنے لگا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ جو زرہ پہنے آپؐ کے پاس کھڑے تھے (غصے سے ان کی بری حالت ہو رہی تھی) عروہ بھی آپکی داڑھی مبارک پکڑتا تو یہ اپنا ہاتھ کھٹکھٹاتے اور بڑے زور سے سخت الفاظ میں اسے تنبیہ فرماتے کہ حضور اقدسؐ کے چہرہ انوار سے اپنا ہاتھ پیچھے کرلو وگرنہ ہاتھ واپس نہیں جائے گا۔ عروہ نے اسے اپنی ہتک سمجھا اور تنگ آ کر کہا تیرا برا ہو تو کتنا سخت مزاج ہے۔ نبی ﷺ نے جب اپنے جانثار کا یہ غیرت مند بول سنا تو بے ساختہ مسکرا دیئے۔ (ابن ہشام)

❀❀❀

۱؎ اللہ تعالیٰ کی یہ عجیب شان ہے کہ یہی عروہ بن مسعودؓ ثقفی جو آج مقام حدیبیہ پر آپؐ سے یوں مخاطب ہے اور کفار کا وکیل بن کر وکالت کر رہا ہے چند سال بعد ہی یہ از خود مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کی طرف مبلغ اسلام بن کر لوٹا۔ (رضی اللہ عنہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجھے آج تک کوئی بادشاہ ایسا نظر نہیں آیا کہ جس کی عزت اس کے درباریوں کے دلوں میں اتنی ہو جتنی محمدؐ کے ساتھی اس کی کرتے ہیں

جب لشکر اسلام نے مقام حدیبیہ پڑ پڑاؤ کیا تو قریش مکہ نے اپنا ایک آدمی حالات معلوم کرنے کے لئے مسلمانوں کے پاس بھیجا۔ جب اس نے صحابہ کرام کو ہر طرح سے رسول اللہ ﷺ پر فدا ہوتے دیکھا تو ششدرر ہ گیا۔ واپس جا کر قوم قریش کو یہ رپورٹ دی کہ اے گروہ قریش مجھے بارہا بڑے بڑے بادشاہوں کے درباروں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے مگر بخدا مجھے کوئی بھی بادشاہ ایسا نظر نہیں آیا کہ جس کی عزت اس کے درباریوں کے دلوں میں اتنی ہو جتنی عزت محمد (ﷺ) کے ساتھی اس کی کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگا محمدؐ اگر تھوکتے ہیں تو اس کے ساتھی اسے نیچے نہیں گرنے دیتے اگر وہ وضو کرتے ہیں تو مستعمل پانی کو متبرک جان کر اپنے جسموں پر ملنے کو دوڑتے ہیں۔ جب کوئی حکم کرتے ہیں تو سب بجالاتے ہیں۔ گفتگو کرتے ہیں تو خاموش ہو کر باادب سنتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ تم اس سے صلح کرلو چنانچہ قریش درج ذیل شرائط پر صلح کرنے کے لئے تیار ہو گئے:

۱۔ یہ صلح کا معاہدہ دس برس تک نافذ العمل رہے گا۔ طرفین کی آمدورفت میں کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہوگی۔

۲۔ قبائل میں سے جس سے بھی کوئی ملنا چاہے (مسلمانوں سے کفار سے) اس پر گرفت نہیں ہوگی۔

۳۔ اس سال مسلمان واپس چلے جائیں۔ آئندہ سال بیت اللہ شریف کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طواف کی اجازت ہوگی۔اس وقت ہتھیار ان کے جسموں پر سجے ہوئے نہ ہوں۔گو سفر میں ساتھ ہوں (مگر نیام میں)۔

۴۔ اگر قریش سے کوئی آپؐ کے پاس مسلمان ہو کر چلا جائے تو قریش کے مطالبے پر اس کو واپس کرنا ہوگا اگر کوئی مسلمان اسلام چھوڑ کر قریش سے آ ملے تو وہ واپس نہیں کیا جائے گا۔ یہ آخری شرط سن کر سوائے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام مسلمان غصے سے بھڑک اٹھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو رہے تھے۔مگر نبی ﷺ نے تمام شرائط کو ہنس کر منظور فرمالیا اور صلح ہوگئی۔

ابو ہریرہؓ! میرے ساتھ ساتھ چلے آؤ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا بھوک سے برا حال تھا کہ میں سرراہ آ بیٹھا۔ ابو بکرؓ گزرے میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کی تفسیر دریافت کی میرا ارادہ یہ تھا کہ مجھے کچھ کھلا دیں گے مگر وہ یونہی چلے گئے اسی اثناء میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ میں نے ان سے بھی وہی سوال دہرا دیا۔مگر یہ بھی میرا مطلب نہ سمجھ سکے اور یونہی چلے گئے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میرے چہرے کی حالت دیکھ کر میری غرض پہچان گئے۔ ارشاد فرمایا:۔

ابو ہریرہؓ اب اٹھو میرے ساتھ ساتھ چلے آؤ۔ میں پیچھے پیچھے چل پڑا۔

آپؐ گھر میں داخل ہوئے تو وہاں دودھ کا پیالہ دیکھا۔گھر والوں نے بھیجنے والے کا نام بتایا آپؐ نے ارشاد فرمایا:

''ابو ہریرہؓ جاؤ اہل صفہ کو بلا لاؤ''۔ میں سوچتا تھا کہ اہل صفہ کے لئے اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دودھ کیا حیثیت ہوگی؟ اگر مجھ اکیلے کو مل جاتا تو کچھ اپنی حالت بہتر ہو جاتی۔ (مگر چونکہ آپ کا حکم تھا اس لئے ان کو بلا لایا) جب سب آ گئے تو مجھے حکم ہوا۔ ابوہریرہ یہ پیالہ اٹھاؤ اور ان کو پلاؤ۔ میں نے پلانا شروع کیا۔ (اور دل میں سوچا کہ دیکھیں اب مجھے بھی اس سے کچھ ملتا ہے یا نہیں) جب میں نے باری باری سب کو پلانا شروع کیا (تو خدا نے ایسی برکت دی کہ سب نے خوب سیر ہو کر پی لیا۔) میں نے آخر میں پیالہ آنحضرت ﷺ کو پیش کر دیا۔ آپ نے پکڑ کر اپنے دست مبارک پر رکھ لیا اور پھر میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا:

ابوہریرہؓ! اب تو میں رہ گیا' یا فرمایا تو رہ گیا۔ میں نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ! سچ ہے۔ فرمایا لو پھر اب تم پی لو۔ میں بیٹھ گیا اور سیر ہو کر پیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا' اور پیو۔ میں نے پھر پیا۔ پھر ارشاد فرمایا ابھی اور پیو اور خوب سیر ہو کر پیو۔ میں نے عرض کی اللہ کے رسول قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اب تو بالکل گنجائش نہیں رہی۔ فرمایا لاؤ پھر اب میں پیتا ہوں۔ میں نے پیالہ حضورؐ کو پیش کیا۔ آپؐ نے بسم اللہ پڑھ کر پینا شروع کیا اور دودھ ختم کر دیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ (بخاری شریف)

کھجوروں کے ڈھیر میں برکت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میرے والد محترم (جنگ احد میں) شہید ہو گئے۔ اس حال میں کہ بہت مقروض تھے۔ والد کی وفات پر لوگوں نے تقاضا شروع کر دیا میرے پاس جو کھجوریں تھیں میں نے ان کو وہ دینے کی پیش کش کی مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس معاملہ کا آپؐ سے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم جاؤ اور کھجوروں کو اتار کر ان کے علیحدہ علیحدہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڈھیر لگا دو۔ پھر آپؐ ان کھجوروں کے پاس بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی۔ پھر حکم فرمایا کہ اپنے قرض داروں کو بلاؤ اور انہیں پورا پورا ادا کرو۔ میں نے سب قرض ادا کر دیا۔ (اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کی دعا سے یہ برکت دی کہ سب قرض ادا کر دیا تو بھی میرے پاس ۱۳ وسق بچ رہے) میں نے اس کا ذکر آپؐ سے کیا آپؐ خوشی سے ہنس پڑے۔ پھر فرمایا: ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھی اس کی خبر دو کیونکہ یہ دونوں تجھ پر قرض کا جو بوجھ تھا اس کے لیے بہت فکر مند تھے۔ میں نے جب اطلاع کی تو وہ فرمانے لگے ہمیں اسی وقت معلوم ہو چکا تھا کہ آپؐ تشریف لے گئے ہیں اب خیر ہی ہے۔ اس واقعہ کے کچھ حصے صحیح بخاری کے بھی ہیں۔ (نسائی)

آپؐ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے حضرت ام حرامؓ کے گھر میں آرام کیا جب آپؐ بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ ام حرامؓ نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا مجھے میری امت کے وہ مجاہد دکھلائے گئے ہیں۔ جو سمندر میں جہاد کے لیے سفر کریں گے وہ اپنے جہازوں پر ایسے بیٹھے ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھتے ہیں۔ ام حرامؓ نے عرض کیا حضورؐ میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ حضور ﷺ نے دعا فرما دی۔ اور پھر لیٹ گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا: مجھے میری امت کے دوسرے غازی جہازوں پر سوار ہو کر جہاد کرنے والے دکھلائے گئے۔ حضرت ام حرامؓ نے کہا دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے فرمایا: نہیں، تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔ (بخاری مسلم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیٹے کی لاش کو غسل دینے والے سے کہا اس کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دینا ورنہ یہ مر جائے گا

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کا لڑکا فوت ہو گیا تو وہ اس قدر بدحواس ہو گئیں کہ بیٹے کو غسل دینے والے سے کہنے لگیں میرے بچے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دینا ورنہ یہ مر جائے گا۔ آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو مسکرائے اور ان کو طویل عمر کی دعا دی۔ چنانچہ انہوں نے تمام عورتوں سے زیادہ عمر پائی۔ (نسائی)

اللہ کے رسول! دعا کیجئے اب بارش نہ برسے

ایک دفعہ عہد نبوی میں مدینہ اور اطراف مدینہ میں سخت قحط پڑا۔ انہی دنوں آنحضرت ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ کہ اسی حالت میں کسی صاحب نے کھڑے ہو کر کہا اے اللہ کے رسولؐ! مویشی ہلاک ہو گئے اور لوگ بھوک سے نڈھال ہیں' خدا سے دعا فرمایئے کہ بارش برسائے۔ آپؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اس وقت آسمان آئینہ کی طرح صاف تھا۔ آپؐ کا دعا کرنا تھا کہ یکا یک پہاڑوں جیسے بادل امنڈ آئے اور آسمان کا دھانہ کھل گیا۔ لوگ مسجد سے نکلے تو موسلا دھار بارش شروع ہو چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک پر بھی پانی کے قطرات نظر آ رہے تھے۔ پھر پورا دن بارش ہوئی' اگلے روز بھی یہی حالت رہی حتیٰ کہ ایک ہفتہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی یہاں تک کہ لوگ گھبرا گئے اور دوسرے جمعہ کو اسی آدمی نے یا کسی اور آدمی نے کہا ''اے اللہ کے رسولؐ! مکانات گر گئے' دعا کیجئے کہ خدا اب بارش روک دے۔'' آنحضرت ﷺ مسکرائے اور دعا فرمائی۔ بادل پھٹ گئے اور مدینہ پر سے مطلع صاف ہو گیا۔ (بخاری مسلم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خدا کی رحمت جوش میں آئی تو بندہ اپنے گناہ خود گنوانے لگا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس صاحب کو خوب جانتا ہوں جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا اور اس سے بھی خوب واقف ہوں جو سب سے پہلے جہنم میں سے نکالا جائے گا۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ایک انسان کو دربار خدا میں پیش کیا جائے گا۔ اور اس کے لئے حکم ہوگا اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کیے جائیں اور بڑے گناہوں کو پوشیدہ رکھا جائے۔ چنانچہ جب اس پر چھوٹے گناہ پیش کیے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ تم نے فلاں ۱۰۰۰ فلاں گناہ کیے تھے۔ وہ اقرار کرے گا کہ ہاں کیے تھے۔ (اس لئے کہ انکار کی وہاں گنجائش ہی نہیں ہوگی) اور دل میں انتہائی پریشان ہوگا کہ ابھی تو چھوٹے گناہوں کا نمبر ہے۔ پتہ نہیں بڑے گناہوں پر کیا بنے گا؟ (ابھی یہ اسی سوچ میں مستغرق ہوگا کہ) حکم الٰہی ہوگا اس شخص کو ہر گناہ کے بدلے ایک ایک نیکی دی جائے تو وہ شخص یہ حکم سنتے ہی فوراً خود ہی بول اٹھے گا کہ میرے تو ابھی بہت گناہ باقی ہیں جو یہاں نظر نہیں آتے۔ (میں نے تو فلاں فلاں گناہ بھی کیے ہیں) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس شخص کی یہ بات نقل کرتے ہوئے اتنا ہنسے کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ (شمائل ترمذی)

آنحضرت ﷺ کا ہنسنا اس بات پر تھا کہ جن گناہوں کے اظہار سے خود ڈر رہا تھا۔ اب خود ایک ایک کرکے گنوانے لگا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ کہتے ہیں ہم آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ یکا یک اتنا ہنسے کہ آپؐ کے مسوڑھے کھل گئے

قیامت کے دن جہنم کی بھڑکتی ہوئی اور شعلے مارتی ہوئی چیختی اور چلاتی ہوئی آگ سامنے ہوگی اور کفار سے کہا جائے گا یہ وہ جہنم ہے جس کا ذکر میرے رسول ﷺ کیا کرتے تھے اور تم انہیں جھٹلاتے تھے تو اب اپنے کفر کا بدلہ پانے کے لئے آج اس میں داخل ہو جاؤ اور اپنے کفر کا مزہ چکھو' اٹھو اس میں کود پڑو' قیامت کے روز جب کافر اور منافقین اپنے گناہوں کا انکار کریں گے اور اس پر قسمیں کھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں کو بند کر دے گا اور ان کے اعضاء بدن گواہی دینا شروع کر دیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ یکا یک اتنا ہنسے کہ آپؐ کے مسوڑھے مبارک کھل گئے۔ پھر ہم سے دریافت کرنے لگے' کیا جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہم نے عرض کی' اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بندہ اپنے رب سے قیامت کے دن جھگڑا کرے گا۔ اور کہے گا کہ باری تعالیٰ کیا تو نے مجھے ظلم سے بچایا نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں' تو یہ کہے گا بس میں پھر کسی کی گواہی اپنے خلاف منظور نہیں کروں گا۔ یہاں میرا اپنا بدن تو میرا ہے باقی سب میرے دشمن ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یوں ہی سہی تو ہی اپنا گواہ اور میرے بزرگ فرشتے گواہ نہ سہی چنانچہ اسی وقت اس کی زبان پر مہر لگادی جائے گی اور اعضاء بدن سے فرمایا جائے گا کہ بولو'

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تم خود ہی گواہی دو اس نے تم سے کیا کیا کام لئے؟ وہ صاف صاف ایک ایک بات بتلا دیں گے۔ پھر اس کی زبان کھول دی جائے گی تو یہ اپنے جسم کے اعضاء سے کہے گا۔ تمہارا ستیاناس ہو جائے تم ہی میرے دشمن بن بیٹھے ہو میں تو تمہارے ہی بچاؤ کی کوشش کر رہا تھا اور تمہارے ہی فائدے کی خاطر حجت بازی کر رہا تھا۔ (شمائل ترمذی)

www.KitaboSunnat.com

❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یا اللہ! آپ شہنشاہ ہوتے ہوئے بھی مجھ سے مذاق کرتے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کو جانتا ہوں جو دوزخ میں سب سے آخر میں نکالا جائے گا اور جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔ وہ شخص وہ ہوگا جو اپنے گناہوں کی وجہ سے چلے گا۔ پھر اوندھا گر پڑے گا اور جہنم کی آگ اس کو جلائے گی۔ جب وہ شخص دوزخ سے باہر ہو جائے گا تو پیٹھ موڑ کر اس کو دیکھے گا اور کہے گا بڑی بابرکت ہے وہ ذات' جس نے مجھے تجھ سے نجات دی بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی چیز عطا کی ہے جو بعد والوں میں سے کسی کو نہیں دی۔ اتنے میں اس کو ایک درخت دکھائی دے گا جسے وہ دیکھ کر کہے گا: یا اللہ! مجھے اس کے نزدیک کردے تاکہ اس درخت کے سائے میں رہوں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم علیہ السلام کے بیٹے اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو تو اور سوال تو نہ کرے گا۔؟ وہ کہے گا نہیں' اے میرے رب میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ اب اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا۔ اس لئے کہ وہ ایسی نعمت کا مشاہدہ کر چکا ہے کہ جس پر اس کو صبر نہیں ہو سکتا۔ (انسان بے صبرا ہے) وہ جب تکلیف میں مبتلا ہو اور عیش کی چیز دیکھے تو بے اختیار اس کی خواہش کرتا ہے آخرکار اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے نزدیک کردے گا' وہ اس کے سائے میں رہے گا اور وہاں پانی پیے گا۔ اتنے میں اس کو پھر ایک درخت دکھائی دے گا جو اس سے بھی اچھا ہوگا۔ پھر عرض کرے گا اے میرے پروردگار مجھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو اس درخت کے قریب پہنچا دے تاکہ میں اس کا پانی پیوں اور اب میں اور کچھ سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے کیا تو نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ اب سوال نہ کروں گا۔ تب اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے نزدیک کر دے گا وہ اس کے سائے میں رہے گا اور وہاں کا پانی پیئے گا پھر اس کو ایک اور درخت دکھائی دے گا جو جنت کے دروازے پر ہوگا اور پہلے کے دونوں درختوں سے بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب مجھے اس درخت کے پاس پہنچا دے تاکہ میں اس کے سایہ تلے رہوں اور وہاں کا پانی پیوں اب میں کچھ اور سوال نہ کروں گا۔ (اللہ تعالیٰ اس کو معذور رکھے گا اس لئے کہ وہ ایسی نعمتوں کو دیکھ رہا ہے جن پر صبر نہیں کر سکتا) آخر اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ اس درخت کے پاس جائے گا تو جنت والوں کی آوازیں سنے گا اور کہے گا۔ اے میرے رب مجھے جنت کے اندر پہنچا دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے آدم علیہ السلام کے بیٹے! تیرے سوال کو کیا چیز پورا کرے گی؟ یعنی تیری خواہش کب موقوف ہوگی اور یہ بار بار سوال کرنا کیوں کر بند ہوگا؟ بھلا تو اس پر راضی ہے کہ میں تجھے ساری دنیا کے برابر دوں اور اتنا ہی اور دوں؟ وہ بندہ کہے گا۔ اے میرے پروردگار آپ مجھ سے مذاق اور ہنسی کرتے ہیں۔ باوجود اس کے آپ سارے جہاں کے مالک اور شہنشاہ ہیں۔ (یہ واقعہ بیان کر کے) حضرت ابن مسعودؓ ہنسنے لگے اور اپنے شاگردوں سے فرمایا: تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ لوگوں نے دریافت کیا اچھا فرمایئے کہ آپؓ اس وقت بے محل کیوں ہنس پڑے؟ تو حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح اس حدیث کے بیان کرتے وقت ہنس پڑے تھے تو اس وقت لوگوں نے آپؐ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ آپ کیوں ہنس پڑے تو آپؐ نے فرمایا: اللہ رب العالمین کو اسی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرح ہنستے ہوئے دیکھ کر مجھے بھی ہنسی آ گئی۔ جب بندہ یہ کہے گا آپ سارے جہان کے پروردگار ہوتے ہوئے بھی مذاق فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں مذاق نہیں کرتا۔ میں ہر چیز پر قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرسکتا ہوں یعنی دنیا اور دنیا کے برابر دینا میرے نزدیک کوئی مشکل بات نہیں صرف کن کہہ دینے سے لاکھوں دنیا پیدا کرسکتا ہوں۔ (مسلم شریف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے صبح کی نماز کا سلام پھیر کر انصارؓ کو دیکھا تو مسکرائے اور فرمایا تم نے سن لیا ہوگا کہ بحرین سے مال آ گیا ہے

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا (تا کہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لائیں) جب یہ وہاں سے جزیہ کا مال لے کر واپس آئے تو انصار نے بھی سن لیا کہ بحرین سے مال آ گیا ہے۔ پس پھر تو صبح ہی صبح انصار مسجد میں پہنچ گئے) اور آپؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب آپؐ نے نماز سے سلام پھیر کر دیکھا کہ آج تو بہت حاضری ہے تو حضور ﷺ ان کی طرف دیکھ کر بے ساختہ مسکرا دیئے اور پھر ارشاد فرمایا کہ تم نے سن لیا ہو گا کہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آ گئے ہیں۔ عرض کی جی ہاں اللہ کے رسول ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور جتنا مال چاہیے پھر کر لے جاؤ (اور سنو) اللہ کی قسم! مجھے تمہاری فقیری کا اندیشہ نہیں، لیکن مجھے خوف ہے کہ تم پر بھی دنیا کی فراوانی اسی طرح ہوگی جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی پھر تم دنیا کی طرف اس طرح رغبت کرنے لگو جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں نے اس کی طرف رغبت کی۔ پس تم تباہ و برباد ہو جاؤ جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا گیا (متفق علیہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو نبی بنایا ہے سارے مدینے میں مجھ سا غریب ہے ہی نہیں

ایک مرتبہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضورؐ میں برباد ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا کیوں کیا ہوا؟ عرض کی حضورؐ! میں روزہ کی حالت میں بیوی سے ہم بستری کر بیٹھا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ''اچھا تو پھر جاؤ (اور جا کر اس کا کفارہ) ایک غلام آزاد کر دو۔'' بولے جناب میں غریب آدمی ہوں' غلام کہاں سے لاؤں گا؟ ارشاد فرمایا اچھا تو پھر دو مہینے روزے رکھ لو۔ (پے در پے) عرض کی: اللہ کے رسولؐ! مجھ سے دو مہینے کے روزے نہیں رکھے جا سکتے۔ (روزے ہی سے تو پہلے کام خراب ہوا ہے) فرمایا تو پھر ایسا کرو کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ بولے حضور مجھ میں اتنی استطاعت نہیں۔ (کہ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں (متفق علیہ)۔ میں ایک غریب آدمی ہو) اسی اثناء میں اتفاق سے کہیں سے کھجوروں کا بھرا ہوا ٹوکرا آ گیا۔ رحمت عالمؐ نے فرمایا یہ کھجوریں لے لو اور انہیں غرباء میں تقسیم کر آؤ۔ تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ عرض کی خدا کی قسم جس نے آپ کو نبی بنایا ہے سارے مدینے میں مجھ جیسا غریب کوئی ہے ہی نہیں' نبی ﷺ یہ سن کر بے ساختہ مسکرا پڑے اور فرمایا اچھا جاؤ تم خود ہی کھا لینا۔ (مشکوۃ شریف)

❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کا ایک قوم پر تعجب

ابو امامہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہنسے۔ ہم نے کہا' اللہ کے رسول ﷺ آپؐ کیوں ہنسے؟ آپؐ نے فرمایا اس قوم پر تعجب کرتے ہوئے جو زنجیروں میں جنت کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔ (مسند احمد ج ۵)

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی بھی کیا ہی عجیب شان ہے؟

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحابؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ہنسے اور ارشاد فرمایا کہ تم نے مجھ سے پوچھا نہیں کہ کیوں ہنسا ہوں؟ فرمایا مومن کے تعجب خیز معاملہ پر کہ اس کا تمام کام خیر پر مبنی ہے اگر اسے کوئی بھلائی پہنچے جو اسے محبوب ہو (تو خوش ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا اور اجر پاتا ہے) اور اگر اس کے ساتھ کوئی ایسا معاملہ بن جائے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اس پر صبر کرتا ہے تب بھی اس کے لئے یہ بہتر ہے۔ (کیونکہ صبر سے بھی اجر ملتا ہے) غرض یہ کہ اس کے لئے تمام کاموں میں خیر ہی خیر ہے۔ (مسند احمد ج ٦)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو خوشی سے مسکرانے لگے

حضرت فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے کہ میں نے ابن مغیرہ سے نکاح کیا۔ (جو قریش کے بہترین جوانوں میں شمار ہوتا تھا) قضائے الٰہی کہ وہ جہاد اول میں شہید ہو گیا۔ جب میں بیوہ ہو گئی تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور کئی اصحاب رسول اللہ ﷺ نے میری طرف نکاح کا پیغام بھیجا۔ اور آنحضرت ﷺ نے بھی اپنے مولی اسامہ بن زیدؓ کے لئے پیغام بھیجا۔ (مجھے آپ ؐ کی یہ حدیث معلوم تھی کہ جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ اسامہؓ سے بھی محبت رکھے) جب آپ ؐ نے مجھ سے اس بارے میں گفتگو کی تو میں نے عرض کی کہ میرے کام کا آپ کو اختیار ہے آپ ؐ جس سے چاہیں نکاح کر دیں۔ فرمایا تم ام شریکؓ کے گھر چلی جاؤ۔ ام شریکؓ انصار کی عورتوں میں سے ایک سخت خاتون تھیں۔ میں نے عرض کی بہت اچھا۔ پھر فرمایا کہ وہاں نہ جانا' کیونکہ وہاں مہمانوں کی بہت زیادہ آمد رہتی ہے۔ مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ کہیں تمہاری اوڑھنی گر جائے یا (کہیں) تمہاری پنڈلیوں سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرے جسم کا کچھ حصہ دیکھیں جو تجھے برا لگے۔ تم ایسا کرو اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمر بن ام مکتومؓ کے پاس چلی جاؤ۔ میں چلی گئی جب میرے عدت کے دن پورے ہو گئے تو میں نے ایک اعلان کرنے والے کی آواز سنی جو آنحضرت ﷺ کی طرف سے یہ اعلان کر رہا تھا کہ نماز کے لئے جمع ہو جاؤ میں بھی چلی گئی اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ نماز سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فارغ ہو کر آپ ؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے (اس حال میں کہ خوشی سے) آپ ؐ ہنس رہے تھے پھر آپ نے الجساسہ کا قصہ بیان فرمانا شروع کیا۔ (صحیح مسلم)

یہ ایک طویل قصہ ہے جو صحیح مسلم میں موجود ہے۔ اس میں سے جو ہمیں مطلوب تھا وہ ہم نے اللہ کی توفیق سے درج کر دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسولؐ میں ہلاک ہوگیا

حضرت ابی قلابہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو عامر کے ایک آدمی کا واقعہ ہے۔ (بقول اس کے) کہ میں کافر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی دولت عنایت فرمائی۔ ایک دفعہ میرے ساتھ یہ ہوا کہ میری بیوی میرے ساتھ تھی کہ میں جنبی ہوگیا جب کہ آپؐ نے میری ڈیوٹی ایک جماعت یا بکریوں یا اونٹوں میں رہنے کے لئے کہیں دور لگائی ہوئی تھی اس وقت عرب کی حالت یہ تھی کہ غسل کرنے کے لئے پانی بہت کم میسر آتا تھا کیونکہ پانی کی عرب میں بہت قلت تھی میں نے یہ خیال کیا کہ میں ہلاک ہوگیا (یعنی ناپاکی اور پانی نہ ملنے کی پریشانی کی وجہ سے) میں نے اونٹ لیا۔ اور سوار ہوکر آپؐ کے پاس پہنچا اس وقت آپؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ مسجد کے سایہ میں تشریف فرما تھے میں نے حاضر ہوکر عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! میں ہلاک ہوگیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کیا ہوا کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا؟ بیان کرو۔ میں نے واقعہ جنابت آپؐ سے کہہ دیا تو رسول اکرم ﷺ ہنس پڑے پھر آپؐ نے اپنے گھر والوں میں سے (یعنی غلاموں سے) کسی کو پانی لانے کا حکم دیا۔ جب پانی آ گیا تو میں اپنے اونٹ کی اوٹ میں جا بیٹھا۔ آپؐ نے لوگوں میں سے کسی کو پردہ کرنے کا حکم دیا۔ جب پردہ ہوگیا تو میں نے غسل کیا اور پھر غسل سے فارغ ہوکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جان لو مٹی پاک کرنے والی ہے۔ اگرچہ دس سال تک پانی نہ ملے اور جب پانی مل جائے تو غسل کر لینا چاہیے

(مسند احمد جلد نمبر ۵)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محبوب خدا کی ہر ادا پر فدا

حضرت ابن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دفعہ ایک سواری لائی گئی۔ آپؓ نے اس پر سوار ہونے کے لئے جب رکاب میں قدم رکھا تو پڑھا بسم اللہ اور جب سوار ہو چکے تو کہا' الحمد للہ پھر یہ دعا پڑھی سبحن الذی سخرلنا ھذا وماکنالہ مقرنین○ وانا الی ربنا لمنقلبون۔ (پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا۔ ورنہ ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ہم اس کو مطیع بنا لیتے' اور فی الحقیقت ہم لوگ اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔) (اس کے بعد) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ الحمد للہ کہا اور تین دفعہ اللہ اکبر کہا پھر پڑھا۔ سبحنك انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت (تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ پس تو مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے سوا میرے گناہوں کو کوئی بخشنے والا اور ہے ہی نہیں۔ بس تو ہی تو ہے) (راوی کہتے ہیں) اس دعا کو پڑھنے کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ' کھلکھلا کر ہنسے۔ ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا' کہ رسول اللہ نے بھی اسی طرح دعا پڑھی اس کے بعد مسکرائے میں نے بھی تیری طرح تبسم فرمانے کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے یہ کہنے پر کہ خدایا تیرے سوا میرے گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ خوش ہو کر فرماتے ہیں۔ کہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی دوسرا اس کے گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔ (شمائل ترمذی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت براء بن عازبؓ

حضرت براء بن عازبؓ کو رسول اللہؐ سے والہانہ محبت تھی اور یہ آپ کی ہر ادا کو دل و جان سے عزیز رکھتے اور اس پر عمل کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کا ایک شاگرد ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو انہوں نے خود آگے بڑھ کر سلام کیا پھر شاگرد کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر مسکرانے لگے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا شاگرد نے عرض کیا حضرت آپ ہی فرمائیں تو آپ نے فرمایا۔ ''ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔'' (اس موقع پر حضورؐ نے مسکراتے ہوئے) یہ ارشاد بھی فرمایا تھا۔ ''کہ اگر دو مسلمان بغیر کسی ذاتی غرض کے ایک دوسرے کو (یوں مسکراتے) ملیں تو اللہ تعالیٰ دونوں کو بخش دیتا ہے''

دو راہ خدا میں ذبح ہونے والوں کی نسل کے رسولؐ

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک صاحب آپ کے پاس آئے اور عرض کیا۔ اے دو راہ خدا میں ذبح ہونے والوں کی نسل کے رسولؐ مجھے بھی مال غنیمت میں سے کچھ دلوائیں۔ رسول اللہ ﷺ اس صاحب کی گفتگو پر مسکرائے واضح رہے ایک تو ذبیح اللہ آپ کے والد عبد اللہ تھے اور دوسرے حضرت اسماعیلؑ جن کی نسل سے آپؐ ہیں۔ آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے چاہ زم زم[1] کی کھدائی کے وقت نذر مانی کہ اگر یہ کام آسانی سے پورا ہو گیا تو اپنے ایک لڑکے کو خدا کی راہ میں ذبح کر دوں گا۔ جب کام ہو گیا تو قرعہ اندازی کی گئی کہ

---

[1] یاد رہے کہ ایک قبیلہ نے مکہ سے جاتے وقت چاہ زم زم کو بند کر دیا تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کمسن بیٹے کو ذبح کیا جائے۔ نام آپؐ کے والد حضرت عبداللہ کا نکلا۔ ان کے ننھیال والوں نے کہا آپ ان کی طرف سے سو اونٹ ذبح کر دیں۔ چنانچہ وہ کر دیئے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے والد بچ گئے۔

حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کا واقعہ مشہور ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک یہودی عالم کا عجیب سوال

صحیح بخاری میں ہے کہ یہودیوں کا ایک بہت بڑا عالم نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہم یہ لکھا پاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں کو اپنی ایک انگلی پر رکھ لے گا اور سب زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی تمام مخلوق کو ایک انگلی پر رکھ لے گا۔ پھر فرمائے گا۔ میں ہی سب کا مالک اور سچا بادشاہ ہوں آنحضرت ﷺ اس یہودی عالم کی یہ سچی بات سن کر کھل کر ہنس دیئے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے مسوڑھے ظاہر ہو گئے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسند احمد کی ایک روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ یہودی کی زبان سے یہ درست کلمات سن کر ہنسے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ وما قدروا اللہ حق قدره والارض ......' الخ

زاہرؓ ہمارا جنگل ہے اور ہم اس کے شہر ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک صاحب جنگل کے رہنے والے تھے۔ جن کا نام زاہر بن حرامؓ تھا۔ جب وہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہونے تو جنگل کے تحائف سبزیاں وغیرہ پیش کرتے۔ جب وہ مدینہ سے واپس لوٹتے تو نبی ﷺ انہیں شہر کے تحائف سے نوازتے۔ ایک دفعہ آپؐ نے ازراہ مزاح ارشاد فرمایا: زاہرؓ ہمارا جنگل ہے اور ہم اس کے شہر ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اس سے بے حد محبت تھی۔ ایک دفعہ یہ کوئی اپنا سامان بیچ رہے تھے کہ حضور ﷺ نے چپکے سے ان کو پیچھے سے اس طرح جا پکڑا کہ یہ مڑ کر دیکھ نہیں سکتے تھے۔ انہوں نے آواز دی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کون ہے؟ چھوڑ دو مجھے۔ آپؐ نے پکڑے رکھا۔ انہوں نے کن انکھیوں سے جو تھوڑا سا دیکھا تو معلوم ہوا کہ رحمتہ للعالمینؐ ہیں۔ بس پھر تو یہ پیچھے کو جھک پڑے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے سینہ مبارک سے میری کمر لگی رہے۔ (کیونکہ یہ خوش نصیبی تو قسمت سے ہاتھ آتی ہے) پھر آپؐ نے ازراہ مزاح آواز دی کون شخص ہے جو اس غلام کو خریدے۔ زاہرؓ نے عرض کی۔ (صدقے جاؤں) اگر آپ مجھے بیچیں گے تو کھوٹا اور کم قیمت پائیں گے۔

رحمتہ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ زاہرؓتم اللہ تعالیٰ کے نزدیک کھوٹے نہیں ہو۔ (مشکوۃ شریف)

جنت میں ایک کاشت کار کی خواہش کی تکمیل

ایک روز نبی ﷺ نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ جنت میں اللہ تعالیٰ سے ایک آدمی نے کھیتی کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ پروردگار نے پوچھا: کیا تمہاری چاہت پوری نہیں ہوئی ہے۔ اس نے عرض کی پوری تو ہوئی ہے مگر چاہتا ہوں کہ میرے بوتے ہی فصل فوراً تیار ہو جائے۔ (آپؐ نے فرمایا اس کی خواہش اس طرح پوری کی گئی کہ) ادھر اس نے بیج بویا تو فوراً اگ پڑا اور کاٹنے کے قابل ہو گیا۔ (اسی محفل میں ایک بدو بیٹھا ہوا تھا' اس نے بڑی معصومیت سے) عرض کیا کہ یہ شرف تو صرف قریشی یا انصاری کو ہی نصیب ہوگا جو زراعت پیشہ ہیں لیکن ہم لوگ تو کاشت کار نہیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ یہ بات سن کر بے ساختہ مسکرا پڑے۔ (صحیح بخاری ج ۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسولؐ آپؐ کس بات پر مسکرا رہے ہیں

نبی ﷺ نے جب نبوت کا اعلان فرمایا تو مشرکین کے غیظ وغضب کا آتش فشاں پوری قوت سے پھٹ پڑا۔ ہر طرف سے آپؐ پر غلیظ ورقیق حملے شروع ہو گئے۔ جسمانی اور ذہنی اذیت دینے میں مشرکین نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ایک رات جب رسول اللہ ﷺ کے لخت جگر حضرت عبداللہ فوت ہو گئے تو آپؐ کا چچا بھیجتے کے غم میں شریک ہونے کی بجائے خوشی سے بے خود ہو کر لوگوں سے کہنے لگا۔ خوش ہو جاؤ آج رات محمد ﷺ کی نسل کٹ گئی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ کوثر نازل فرمائی۔

"بلاشبہ ہم نے آپؐ (اے پیغمبر ﷺ) کو (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے۔ پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر' یقیناً تیرا دشمن ہی بے نام ونشان ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۵ تفسیر سورہ کوثر)

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر کچھ غنودگی سی طاری ہوئی۔ اور دفعتاً سر مبارک اٹھا کر مسکرائے اور آپؐ نے سورہ کوثر کی تلاوت کی اور یہ بھی فرمایا "لوگوں جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا وہ جنت کی ایک نہر ہے جس پر بہت ہی بھلائی ہے جو میرے رب نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ جس میں میری امت قیامت کے دن آئے گی۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ بعض لوگ اس سے دور کر دیئے جائیں گے (بعض دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بدعات کے مرتکب ہوں گے۔) میں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے امتی ہیں کہا جائے گا۔ آپؐ نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جانتے کہ ان لوگوں نے آپؐ کے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔ آپ کا خوشی سے مسکرانا اللہ تعالیٰ کی یہ عظیم نعمت کے ملنے پر تھا۔

آپؐ کی ایک صحابیہ سے خوش طبعی

ایک مرتبہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اپنے شوہر کا تذکرہ آپؐ سے کرنے لگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا اچھا تیرا شوہر وہی ہے نا جس کی آنکھ میں سفیدی ہے وہ آپؐ کے مزاح کو نہ سمجھ سکی فوراً بولی نہیں اللہ کے رسولؐ میرے خاوند کی آنکھیں تو بے داغ ہیں۔ اس محترمہ صحابیہ کو یہ خیال ہی نہ آیا کہ ہر شخص کی آنکھ کا ایک حصہ سفید ہوتا ہے۔

آپؐ نے فرمایا' بتاؤ تمہارے ماموں کی بہن تمہاری کیا لگی

ایک دفعہ بطور مزاح رسول اللہ ﷺ نے ایک صاحب سے پوچھا بتاؤ تمہارے ماموں کی بہن تمہاری کیا لگی؟ وہ صاحب سر جھکا کر سوچنے لگے اللہ کے رسولؐ نے مسکرا کر فرمایا ہوش کرو کیا تجھے اپنی ماں بھول گئی وہی تو تیرے ماموں کی بہن ہے۔

رسول اللہ ﷺ جانثاروں کی محفل میں

ایک دن رسول اللہ ﷺ چند جانثاروں کے ساتھ تشریف فرما تھے کسی نے کچھ کھجوریں تحفہ بھیجیں نبی ﷺ نے حکم فرما دیا کھاؤ اور خود بھی کھانے لگے اس محفل میں حضرت علیؓ بھی تھے جو ان سب سے کم عمر تھے نبی ﷺ نے کھجوریں کھا کر گٹھلیاں حضرت علیؓ کے سامنے رکھنا شروع کر دیں صحابہ کرامؓ نے دیکھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا جب کھانے سے فارغ ہوگئے تو رحمت عالمؐ نے فرمایا بتاؤ سب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ کھجوریں کس نے کھائی ہیں صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ جس کے آگے زیادہ گٹھلیاں ہیں حضرت علیؓ بڑے ذہین ثابت ہوئے فوراً بولے نہیں جنہوں نے گٹھلیاں تک نہیں چھوڑیں وہ سب سے زیادہ کھا گئے ہیں۔ حضرت علیؓ کا جواب سن کر سب ہنس پڑے۔

حضرت عمار بن یاسرؓ

حضرت عمارؓ بن یاسر کا شمار نہایت عظیم المرتبت صحابہ میں ہوتا ہے آپؓ کے بوڑھے والد اسلام لانے کے بعد مشرکین کا ظلم سہتے سہتے خدا کو پیارے ہو گئے آپؓ کی والدہ حضرت سمیہؓ کو ملعون ابوجہل نے سخت سے سخت اذیتیں دیں۔ جب کسی طرح سے بھی حضرت سمیہؓ کو اسلام سے پھرتا نہ دیکھا تو ایک دن آپؓ کے جسم کے نازک مقام پر زور سے برچھا مارا جس سے حضرت سمیہؓ شہید ہو گئیں۔ والدین کی شہادت کے بعد حضرت عمارؓ کفار کے ظلم وستم کا نشانہ بنے۔ ایک موقع پر نبی ﷺ نے آل یاسرؓ کو کفار کے ستم کا نشانہ بنا ہوا دیکھا تو ارشاد فرمایا اے آل یاسرؓ صبر کرو میں تمہیں جنت کا وعدہ دیتا ہوں۔ مشرکین حضرت عمارؓ کو پانی میں غوطے دیتے تھے۔ مکہ کی تپتی ہوئی ریت پر لٹاتے اور جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیتے تھے۔ ایک مرتبہ نبیؐ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو جلتی ہوئی آگ میں دیکھا تو ارشاد فرمایا:۔ اے آگ عمارؓ پہ اس طرح ٹھنڈی ہو جا جیسا ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ حضرت عمارؓ کو اللہ تعالیٰ نے انتہائی قوی ایمان بخشا تھا کفار کا کوئی حربہ بھی آپؓ کو اسلام سے نہ پھیر سکا۔ اسلام کی خاطر ان قربانیوں کی وجہ سے نبیؐ حضرت عمارؓ سے بے حد محبت فرماتے تھے آپؓ جب بھی ملنے آتے تو نبی ﷺ بڑی خندہ پیشانی سے ملتے ایک دفعہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کسی کام سے نبیؐ کی ملاقات کے لئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب آپؐ کے سمع مبارک تک حضرت عمارؓ کی آواز پہنچی تو آپؐ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا اور فرمایا مرحبا بالطیب المطیب خوش آمدید اے پاکیزہ و مصفا (انسان)

(طبقات' اصابہ' اسد الغابہ)

خلیل رسولؐ

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ایک اڑتی سی خبر سنی کہ مکہ میں ایک شخص کا ظہور ہوا ہے۔ جو لوگوں کو ایک خدا کی پرستش کی دعوت دیتا ہے اور بت پرستی سے منع کرتا ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ پہلے ہی کسی ایسے ہادی کی تلاش میں تھے۔ رحمت عالم ﷺ کے ظہور کی خبر سن کر بے تاب ہو گئے۔ فوراً اپنے بھائی انیس کو صحیح صورت حال معلوم کرنے کے لئے مکہ روانہ کیا۔ انیس مکہ گئے۔ نبی ﷺ کے ارشادات سنے اور واپس آ کر بھائی کو خبر دی کہ لوگ اس داعی کو شاعر و کاہن اور جادوگر کہتے ہیں۔ لیکن بخدا میں نے انہیں ایسا نہیں پایا وہ تو بھلائی کی دعوت دیتے ہیں۔ اور برائی سے منع کرتے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس مختصر جواب پر تسلی نہ ہوئی۔ یہ خود مکہ گئے۔ محسن عالم ﷺ کو پہچانتے نہ تھے۔ کسی سے پوچھنا بھی خلاف مصلحت سمجھا۔ زم زم کا پانی پیا اور بیت اللہ شریف میں لیٹ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو دیکھا کہ ایک اجنبی آدمی لیٹا ہوا ہے۔ قریب آئے اور کہا ''مسافر معلوم ہوتے ہو''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں حضرت علیؓ نے کہا چلو آج رات میرے ہاں بسر کر لو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ چل پڑے۔ رات گزار کر صبح پھر ہادی برحق کی تلاش میں کعبہ شریف میں آ کر لیٹ گئے۔ حضرت علیؓ پھر آ پہنچے اور کہا: شاید تمہیں اپنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

منزل نہیں ملی۔ انہوں نے کہا ''جی ہاں'' آپؓ پھر انہیں ساتھ لے گئے اور پوچھا بھائی میں تمہیں کئی دن سے یہاں دیکھ رہا ہوں۔ تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو اور تمہارے آنے کا مقصد کیا ہے؟ حضرت ابوذرؓ نے کہا اگر تم وعدہ کرو کہ میری بات کو راز میں رکھو گے تو بتا دیتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ وعدہ رہا میں تمہاری بات راز میں رکھوں گا۔ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا میں نے سنا ہے۔ کہ اس شہر میں ایک شخص کا ظہور ہوا ہے۔ جو خود کو اللہ کا نبی بتاتا ہے۔ میں اس کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سن کر کہا ''اچھا ہوا کہ تم مجھ سے ملے تم جس کی تلاش میں ہو۔ بلاشبہ وہ اللہ کے سچے رسولؐ ہیں'' یہ سنتے ہی حضرت ابوذرؓ پر رقت طاری ہوگئی فوراً عرض کیا۔ خدا کے لئے مجھے جلدی سے اس ہستی سے ملواؤ۔ حضرت علیؓ ابوذرؓ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ حضرت ابوذرؓ نے جب پہلی نظر میں نبی ﷺ کو دیکھا تو مطمئن ہو گئے کہ واقعی یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ خدمت نبوی ﷺ میں پہنچتے ہی حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا مجھے بتائیے اسلام کیا ہے؟

نبیؐ نے اسلام کی کچھ باتیں ایسے موثر انداز میں بیان کیں کہ حضرت ابوذرؓ نے فوراً کلمہ شہادت پڑھ لیا اور مسلمان ہو گئے۔ اسلام لانے کے بعد حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ آپؐ مجھے اجازت دیں میں ان دشمنوں میں اسلام کا اعلان کر کے جاؤں۔ نبی ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا جوش و جذبہ دیکھ کر اجازت دے دی۔ حضرت ابوذرؓ کی زبان سے ابھی توحید و رسالت کی یہ صدا گونجی ہی تھی کہ مشرکین مکہ آپؓ پر ٹوٹ پڑے اور مار مار کر لہولہان کر دیا اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ گئے۔ تلاش حق کے اس مسافر کو لہولہان دیکھ کر دل بھر آیا فوراً آپؓ کے اوپر گر گئے اور مشرکین سے کہا چھوڑ دو اس غریب الوطن کو کیوں مارتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کہنے پر لوگ رک گئے۔ اِدھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو توحید کی دعوت کا ایسا نشہ چڑھا تھا۔ کہ دوسرے دن بیت اللہ شریف میں کھڑے ہو کر با آواز بلند لوگوں کو اللہ کی توحید کی دعوت دینے لگے۔ مشرکین نے پھر مارنا شروع کیا۔ حضرت عباسؓ نے پھر چھڑا دیا۔ (حضرت عباس ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اس لئے مشرکین ان کی بات مان جاتے تھے) تیسرے دن حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ پھر خانہ خدا میں گئے اور بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھ کر لوگوں کو دعوت توحید دی۔ لوگوں نے پھر آپؓ کو بے تحاشا مارا قریب تھا کہ آپؓ کو جان سے مار دیتے کہ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ پھر آ گئے اور کہا ''بدبختو!

یہ قبیلہ غفار کا آدمی ہے۔ اگر تم نے اس کو مار ڈالا تو پھر یاد رکھنا کہ تمہارے تجارتی قافلے منزل مقصود تک نہ پہنچا کریں گے۔ خواہ مخواہ غفاریوں کی دشمنی کیوں مول لیتے ہو''۔ مشرکین نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی یہ باتیں سن کر حضرت ابوذرؓ کو چھوڑ دیا اب حضرت ابوذرؓ نبی کریم ﷺ کے حکم سے اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔ اور اپنے قبیلے کے لوگوں کو دعوت اسلام دی۔ ان کی دعوت پر آدھا قبیلہ اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ آدھا قبیلہ کچھ عرصہ بعد دولت اسلام سے بہرہ ور ہوا۔

ایک دن حضور ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کے درمیان بیٹھے تھے کہ حضرت ابوذرؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت ان کے بال سفید ہو چکے تھے۔ انہوں نے آتے ہی بڑی محبت سے آپ ﷺ کو سلام کیا (حضرت ابوذرؓ کو دیکھتے ہی) آپ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا اور ارشاد فرمایا ''آسمان کسی ایسے انسان پر سایہ فگن نہیں ہوا۔ اور زمین نے کسی ایسے شخص کو اپنے اوپر نہیں اٹھایا جو ابوذرؓ سے زیادہ سچ بولنے والا ہو'' ابوذرؓ وہ خوش نصیب ہیں جن کی آمد آپ ﷺ کے لئے وجہ مسرت بنی۔

(بخاری، مسلم، ابن سعد، مسند)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ارقمؓ بن ابی الارقم

جب نبی ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو سوائے چند ایک خوش نصیبوں کے سارا مکہ آپؐ کا دشمن ہو گیا۔ ابتدائی ایامِ نبوت میں جو چند ایک سعادت مند اسلام لائے کفار نے ان پر بے پناہ ظلم کیا نبی ﷺ مصلحت کے پیش نظر کھلے تصادم سے بچنے کی کوشش فرماتے ابھی گیارہ بارہ اصحابؓ ہی اسلام لائے تھے کہ مشرکین نے ان پر یورش کر دی دو تین دفعہ تو زبردست تصادم ہوا ان دنوں کفار جس کے متعلق بھی سنتے کہ اس نے اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ دیا ہے یا اس کو اپنے دین سے ہٹ کر عبادت کرتا ہوا دیکھتے تو اس پر سخت سے سخت ظلم ڈھالتے ان حالات کے پیش نظر نبی ﷺ اس بات کی تمنا رکھتے تھے کہ مکہ میں کوئی ایسی جگہ مل جائے جہاں حملہ کا ڈر نہ ہو اور مسلمان بلا خوف وہاں نمازیں پڑھ سکیں اور اس مقام کو اسلام کی تبلیغ کے لئے بھی استعمال کیا جا سکے ابھی آپؐ کو کسی ایسی جگہ کی تلاش جاری تھی کہ حضرت ارقم حاضر خدمت ہوئے اور مسلمان ہو گئے اسلام لانے کے بعد کے بعد انہوں نے حضور ﷺ کو پیش کش کی کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میرے پاس ایک وسیع مکان کوہ صفا کے دامن میں ہے میں اس کو آپ کی نظر کرتا ہوں اس کو جیسے چاہیں مسلمان استعمال فرمائیں۔ کسی کافر کی کیا مجال کہ وہ ادھر کا رخ بھی کرے۔ رسول اللہ ﷺ کو پہلے ہی کسی ایسی جگہ کی تلاش تھی۔ حضرت ارقمؓ کے جذبہ ایثار سے آپؐ اتنے خوش ہوئے کہ چہرہ مبارک مسرت سے تمتما اٹھا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس جان نثار کا مکان مکہ مکرمہ میں تبلیغ اسلام کا مرکز بنا اور اسی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ (اسد الغابہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب عرب کے درودیوار سے اسلام کی مخالفت ہو رہی تھی

ابتدائے اسلام میں ہر طرف سے اسلام کی مخالفت میں صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ انہیں ایام میں ظہور اسلام کا سن کر ایک صاحب آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں آپؐ پر اور جو حلال وحرام کے (احکامات) آپؐ لائے ہیں ان سب پر ایمان لاتا ہوں۔ اگرچہ اس وقت عرب کی درد دیوار سے اسلام کی مخالفت ہو رہی ہے اور اس کے بعد اس نو وارد نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کچھ اشعار پڑھے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ میں خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں پتھر کے معبودوں کو پس پشت ڈالتا ہوں بڑی دور سے آیا ہوں تاکہ آپؐ کی صحبت حاصل کرسکوں اس صاحب کے یہ اشعار سن کر روئے انور چمک اٹھا اور فرمایا تمہیں مبارک ہو اس کے بعد یہ صاحب حضور ﷺ سے اجازت لے کر اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم پر ہدایت کے دروازے کھول دیئے پوری قوم چند دن میں مسلمان ہوگئی نبی کو بے حد مسرور کرنے والے یہ صاحب حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ تھے۔ (اسد الغابہ)

www.KitaboSunnat.com

❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہجرت کے سفر میں چند خوش نصیبوں کا اسلام لانا

ہجرت کے سفر میں جب نبی ﷺ غار ثور سے نکل کر یثرب کی راہ چلے تو اثنائے راہ بریدہ اسلمی ستر یا اسی آدمیوں کو لے کر نبی ﷺ کی تلاش میں نکلا کیونکہ قریش مکہ نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ جو کوئی محمدؐ کا سر لائے اسے ۱۰۰ اونٹ انعام دیا جائے گا مگر قدرتِ خدا کہ جب اس سردار کی نبی سے ملاقات ہوئی تو اس کے دل کی دنیا یک قلم بدل گئی اور اس نے عرض کیا اللہ کے رسول ہاتھ بڑھائیے میں اور میرے ساتھی اسلام کی بیعت کرتے ہیں دوران سفر جب یہ ۷۰۔۸۰۔ آدمی مسلمان ہو گئے تو محسن انسانیت ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔

کاشانہ رسولؐ پر پہرا

نبی ﷺ نے جب نبوت کا اعلان فرمایا تو مشرکین مکہ کے علاوہ یہود و نصاریٰ بھی آپؐ کے جانی دشمن بن گئے۔ ۱۳ سالہ مکی زندگی میں مشرکین نے قدم قدم پر آپؐ کے جان لینے کے منصوبے بنائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے عزائم کو خاک میں ملا دیا پھر جب آپؐ مدینہ طیبہ فروکش ہوئے تو یہاں بھی ایک ایک لمحہ خطرہ سے خالی نہ تھا مشرکین مکہ نے مدینہ میں عبداللہ بن ابی بن سلول کو ایک خط کے ذریعے دھمکی دی کہ یا تو تم محمد ﷺ کو ختم کر دو یا پھر ہم ان کے ساتھ تمہارا حساب بھی کر دیں گے اور مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے ادھر صحابہؓ بھی اس خطرہ سے بے خبر نہیں تھے ہر رات کوئی نہ کوئی جاں نثار کاشانہ نبوتؐ پر پہرہ دیتا ایک شب اتفاق ایسا ہوا کہ رسالت ماب ﷺ بیدار ہوئے تو دیکھا کوئی صاحب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہرہ پر موجود نہیں آپؐ نے فرمایا کاش کوئی نیک آدمی پہرہ پر ہوتا تو میں آرام کی نیند سو لیتا۔ اتنے میں ہتھیاروں کی جھنکار سنائی دی آپؐ نے پوچھا کون ہے دوسری طرف سے جواب ملا سعدؓ ہوں پوچھا کیسے آنا ہوا عرض کیا اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپؐ کے مکان کا پہرہ دوں حضرت سعدؓ کا جواب سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا اس موقع پر آپؐ نے خوش ہو کر حضرت سعدؓ کو دعا دی اور پھر آرام کے لئے تشریف لے گئے۔

O.....O.....O.....O

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کی تعمیر

جب نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ میں خانہ خدا کی تعمیر کا ارادہ فرمایا تو دولت خانہ کے قریب خاندان نجار کے دو یتیم بچوں کی زمین تھی نبی ﷺ نے ان کو بلا کر فرمایا میں مسجد کے لئے یہ زمین خریدنا چاہتا ہوں وہ یتیم بچے بولے ہم قیمت ضرور لیں گے مگر آپؐ سے نہیں خدا سے' رسول رحمت ﷺ ان کے جذبہ ایثار سے بہت خوش ہوئے مگر آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ یتیموں کی زمین بلا قیمت لی جائے آخر آپؐ نے ان کو راضی کر لیا اور مسجد کے لئے ایک قطعہ زمین خرید لی پھر جب تعمیر شروع کی تو چشم ملک نے عجیب نظارہ دیکھا کہ انصار و مہاجرین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پسینے سے شرابور پتھر اور گارا ڈھور ہے تھے اور زبان اقدس پر یہ شعر جاری تھے۔

اللهم لا خير الا خير الاخرة
فاغفر الانصار و المهاجرة

''اے اللہ دنیا کی عیش تو کوئی عیش نہیں اصل عیش تو آخرت کی عیش ہے پس تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔ اس موقع پہ جان نثار بار بار عرض کرتے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے ہوتے ہوئے آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے برابر کام کیے جاتے۔

....

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہجرت کے بعد مسلمان گھرانوں میں پہلے بچے کی ولادت

مشرکین نے جب مکہ میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر یا تو مسلمان ہجرت کر کے یثرب پہنچ گئے اور پھر جب نبی ﷺ بھی ہجرت فرما کر یثرب آئے تو یثرب مدینہ النبی ﷺ بن گیا۔ خدا کے یہ پاک باز بندے جب مدینہ آبسے تو کئی ماہ تک کسی کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی شہر کے یہودیوں نے یہ مشہور کر دیا کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کے ذریعے ان کا سلسلہ نسل منقطع کر دیا ہے۔ اب ان کے ہاں اولاد پیدا نہ ہوگی قدرت خدا کی جب یہودیوں کا پراپیگنڈہ زوروں پر تھا عین اس وقت اللہ تعالیٰ نے ایک مہاجر گھرانے کو بیٹا عطا فرمایا جب بچے کی ولادت کی خبر مسلمانوں کو ملی تو سب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی بچے کے والدین بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ہنستے مسکراتے بچے کو گود میں لیا پھر ایک کھجور منگوا کر منہ میں چبا کر بچے کو چٹائی اور بچہ والدین کو واپس دے دیا یہ سعادت مند بچہ جس کو امام الانبیاء ﷺ کے مبارک دہن سے چبائی ہوئی کھجور اور آپ ﷺ کا لعاب مبارک چوسنے کا شرف حاصل ہوا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لخت جگر حضرت عبداللہ تھے۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عمر آٹھ برس کی ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ کے والد آپ رضی اللہ عنہ کو لے کر سرور عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ میرے بیٹے کو بھی بیعت سے مشرف فرمایئے۔ رسول اللہ ﷺ کمسن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر مسکرائے اور پھر بڑی محبت سے بیعت سے مشرف فرمایا۔ (مستدرک حاکم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت طلحہؓ بن البراء

جب نبی ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ایک دن رحمت عالم ﷺ کے سچے محبؓ حضرت طلحہؓ حضور ﷺ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو فرط محبت سے آگے بڑھ کر آپؐ کے ساتھ چمٹ گئے اور عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ آپؐ مجھے جو بھی حکم فرمائیں میں اس کی تعمیل کروں گا نبی ﷺ حضرت طلحہؓ کا یہ جذبہ عقیدت دیکھ کر مسکرا پڑے اور ہنس کر فرمایا جاؤ اپنے باپ کو قتل کر دو یہ تعمیل ارشاد میں فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور گھر کی راہ لی یہ دیکھتے ہی نبی ﷺ نے آواز دی واپس آ جاؤ میں قطع رحمی کے لئے مبعوث نہیں ہوا۔

حب رسولؐ اور اطاعت رسولؐ

جمعہ کا مبارک دن تھا سرور عالم ﷺ خطبہ کے لئے تشریف لائے دوران خطبہ نظر مبارک ایک جاں نثار مجاہد قادر الکلام شاعر پر پڑی جو مسجد کی طرف فرحاں فرحاں آ رہے تھے کچھ لوگ اور بھی کھڑے تھے نبی ﷺ نے فرمایا اجلسوا (بیٹھ جاؤ) حضور ﷺ کا ارشاد سن کر وہ مجاہد وہیں بیٹھ گئے گویا کہ زمین نے ان کے پاؤں پکڑ لئے نبی رحمتؐ نے جانثار کی یہ اطاعت و فرمانبرداری دیکھی تو بے حد خوش ہوئے اور مسرت بھرے لبوں سے یہ دعا نکلی اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا جذبہ زیادہ کرے۔ یہ خوش نصیب جن کا یہ جذبہ اطاعت دیکھ کر رحمت عالم ﷺ کا چہرہ کھل اٹھا' حضرت عبداللہ بن رواحہؓ تھے۔

نبی رحمت ﷺ ہجرت فرما کر جب مدینہ طیبہ فروکش ہوئے سب سے پہلے کام جو آپؐ نے کیا وہ مسجد نبوی کی تعمیر تھی۔ مسجد کی تعمیر میں رحمتہ للعالمینؐ خود

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شریک تھے۔ اینٹیں اور گارا آپ خود پشت مبارک پر ڈھو رہے تھے انصار و مہاجرین سب بڑی خوشی سے اس کام میں شریک تھے اس وقت رسول رحمت ﷺ کی زبان اقدس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ کا یہ شعر جاری تھا۔

اللھم ان الاجر اجر الاخرۃ

فارحم الانصار و المھاجرۃ

(اے اللہ اجر تو فقط آخرت کا اجر ہے' تو انصار و مہاجرین پر رحم فرما)

ارباب سیر کا بیان ہے نبی ﷺ حضرت عبداللہؓ کے اشعار بڑی خوشی سے سنتے تھے۔ آپ کے اشعار مشرکین کی ہجو اور رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ہوتے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک شعر میں حضورؐ کی تعریف کرتے ہوئے اپنی محبت کا یوں اظہار کیا۔

''اللہ کے رسولؐ اگر آپؐ میں کھلی نشانیاں نہ بھی ہوتیں پھر بھی آپؐ کا چہرہ انوار رسالت کی خبر دینے کے لئے کافی تھا۔ ایک موقع پر آپؓ نے نبی ﷺ کے حکم پر مشرکین کی ہجو میں کچھ فی البدیہ اشعار پڑھے تو رسول اللہ ﷺ سن کر بے ساختہ مسکرا پڑے اور دعا دی کہ اللہ تم کو ثابت قدم رکھے''

❀❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جنگ بدر سے پہلے

قریش مکہ نے ہجرت کے ساتھ ہی مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں تھیں ان ہی ایام میں قریش نے ایک خط عبداللہ بن ابی بن سلول کو لکھا کہ تم محمدؐ کو قتل کر دو یا ہم ان کے ساتھ تمہارا فیصلہ بھی کر دیں گے۔ اسی اثناء میں مکہ میں یہ غلط خبر پھیل گئی کہ مسلمان ہمارا تجارتی قافلہ لوٹنے آ رہے ہیں۔ اس خبر نے جلتی پر تیل کا کام دیا مشرکین پہلے ہی غیظ و غضب میں بھرے ہوئے تھے انہوں نے فورا ایک ہزار کا لشکر مسلح کیا اور مدینہ کی طرف بڑھے۔ نبی ﷺ کو ان سارے حالات کی خبر ہوئی تو آپؐ نے سرداران مہاجرین و انصار کی مجلس طلب فرمائی تا کہ ان کی رائے معلوم کی جائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جاں نثارانہ تقریریں کیں۔ صحیح بخاری و مسلم شریف میں ہے اس موقع پر حضرت مقدادؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ جو حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو ملا ہے اس کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہم لوگ بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہ کہیں تو اور تیرا رب جا کر لڑو ہم تو بیٹھے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر آپؐ برک الغماد (یمن کا دور دراز علاقہ) تک جائیں گے تو ہم آپؐ کے ساتھ ہوں گے۔ آپ کو درمیان میں لیتے ہوئے آگے پیچھے دائیں بائیں لڑیں گے حضرت مقدادؓ کی یہ تقریر سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ نبی ﷺ نے انصار کی طرف رخ فرما کر ان کی رائے لینا چاہی تو سردار خزرج حضرت سعد بن عبادہؓ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہا کیا اللہ کے رسولؐ کا اشارہ ہماری طرف ہے خدا کی قسم آپؐ حکم فرمائیں ہم سمندر میں کود پڑیں گے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعض دوسری روایات میں حضرت سعدؓ بن معاذ انصار کے یہ الفاظ ہیں کہ اللہ کے رسولؐ شاید آپؐ کا یہ خیال ہے کہ انصار صرف آپؐ کا ساتھ اپنے وطن ہی میں دیا کریں گے میں اس وقت انصار کی نمائندگی کرتا ہوا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپؐ کی جو مرضی ہو اس پر عمل فرمائیں جس کا رشتہ ملانا ہو ملا دیں جس کا توڑنا ہو توڑ دیں جس کو موجودہ حالات پر رکھنا ہو اس کو رہنے دیں ہمارے مال حاضر ہیں۔ جس قدر آپؐ کی چاہت ہو لے لیں جو دل کرے چھوڑ دیں مگر جو مال قبول فرمائیں گے وہ زیادہ پسند ہوگا اس سے جو ہمارے لئے چھوڑ دیں ہمارا معاملہ اللہ کے رسولؐ کے ہاتھ میں ہے آپؐ برک الغماد تک چلیں ہم قدم قدم ملا کر چلیں گے اس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو سچی نبوت کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر ہم کو سمندر سے چیر کر نکل جانے کا حکم فرمائیں تو ہم میں سے کوئی بھی پیچھے نہ رہے گا اللہ کے رسول ﷺ ہم لوگ جنگ میں ثابت قدم رہنے والے ہیں مجھے امید ہے کہ ہماری خدمات آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوں گی۔ اس پُر جوش اظہار فدویت پر رسول اللہ ﷺ اس قدر خوش ہوئے کہ فرط انبساط سے چہرہ مبارک چمک اٹھا ان اصحاب کی تقاریر سے نا صرف یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ پر انوار پر مسکراہٹ پھیل گئی بلکہ تقاریر نے تمام مسلمانوں کے خون میں گرمی پیدا کر دی۔

❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دشمن سے لڑنے کا ایک مستحسن طریقہ

۲ھ کو جب معرکہ بدر پیش آیا تو لڑائی شروع ہونے سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک انصاری جاں نثار حضرت عاصمؓ بن ثابت سے پوچھا بتاؤ دشمن سے کس طرح لڑو گے انہوں نے عرض کیا جب دشمن ۲۰۰ ہاتھ کے فاصلہ پر ہو گا تو اس پر تیر برسائیں گے اور جب وہ بڑھتا ہوا نیزوں کی زد میں آئے گا تو نیزوں سے لڑیں گے اور جب وہ اور قریب آ جائے گا تو تلواروں سے اس کا مقابلہ کریں گے۔ انصاری جاں نثار کا یہ مستحسن جواب سن کر سرور عالم ﷺ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

رسول رحمت ﷺ کا ایک بدری جاں نثار

حضرت ابوالیسر کعب بن عمرو انصاریؓ ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ عہد نبوی کے تقریباً تمام غزوات میں شریک ہونے کا شرف آپؓ کو حاصل ہے حق و باطل کے پہلے معرکہ غزوہ بدر میں تو بڑی گرم جوشی سے شریک ہوئے مشرکین کا علم ابو عزیز کے ہاتھ میں تھا انہوں نے آگے بڑھ کر بڑی جرات سے اس سے علم چھین لیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم رسول ﷺ کو انہوں نے اسیر کیا تھا تو آپؐ ان کے چھوٹے قد اور حضرت عباس کی ڈیل ڈول کر دیکھ کر بڑے متعجب ہوئے اور ارشاد فرمایا عباس کو گرفتار کرنے میں ان کی کسی فرشتے نے مدد کی۔ خیبر کی جنگ میں صحابہؓ نے قلعوں کا محاصرہ کیا ہوا تھا یہودیوں کی کچھ بکریاں قلعہ کی طرف جا رہی تھیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا آج کون مجھے ان بکریوں کا گوشت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کھلائے گا حضرت ابوالیسرؓ جلدی سے اٹھے کسی خوف وخطرہ کی پرواہ کئے بغیر دو بکریوں کو اٹھا لائے۔ صحابہؓ نے بھون کر گوشت حضور کو پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوالیسرؓ کی اس کارگزاری پر بے حد مسرور ہوئے۔ (مسند احمد)

غزوہ بدر کا ایک شریف قیدی

غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں کو فتح و کامرانی سے نوازا اور کفار کے ۷۰ بڑے بڑے سردار مارے گئے اور ۷۰ مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہو گئے تو نبی ﷺ نے ان قیدیوں کے متعلق صحابہ سے مشورہ لیا تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا حضور ﷺ میری رائے یہ ہے کہ ان کافروں کی گردنیں اڑا دو میرے عزیز مجھے دو علیؓ اور حمزہؓ کے قرابت داران کے حوالے کرو ہر کوئی اپنے قریبی کی گردن اڑائے تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کی ذرہ بھر محبت نہیں حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا حضور ﷺ میری رائے یہ ہے کہ ان سب کو معاف کر دیا جائے اور ان سے فدیہ لے لیا جائے ہوسکتا ہے کل ان میں سے کسی کو ہدایت نصیب ہو جائے اور وہ ہمارا دست و بازو ثابت ہو رحمت عالم ﷺ نے صدیق اکبر کی رائے کو پسند کیا بہت سے قیدی فدیہ دے کر رہا ہو گئے مگر ان قیدیوں میں حضرت نوفل بن حارث جو طوعاً وکرہاً مشرکین کے ساتھ مسلمانوں کے مقابلہ میں نکلے تھے۔ یہ شرم سے سر جھکائے کھڑے تھے لگتا تھا کہ یہ رحمت عالمؐ کی نظروں سے خود کو بچا رہے ہیں اور سخت نادم ہیں۔ نبی ﷺ نے ان کی طرف دیکھ کر بڑی شفقت سے فرمایا بھائی تم فدیہ دے کر رہا کیوں نہیں ہو جاتے انہوں نے عرض کیا میرے پاس کیا رکھا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا جدہ والے نیزے نہیں دے سکتے ہو یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الفاظ سنتے ہی حضرت نوفلؓ پریشان ہو گئے کہ ان نیزوں کا علم میرے سوا کسی کو نہیں تھا آپؐ کو کس نے بتا دیا فوراً دل نے گواہی دی کہ نوفل سوچو یہ اللہ کے سچے رسولؐ ہیں ایسی خبریں آپؐ کو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے انہوں نے نیزے منگوا کر فدیہ میں پیش کر دیئے اور مسلمان ہو گئے۔ ارباب سیر نے لکھا ہے کہ حضرت نوفلؓ بڑا عمدہ شعری ذوق رکھتے تھے جب یہ بدر کے لئے نکلے تو اس وقت ان کی زبان پر یہ شعر جاری تھا۔

حرام علی حرب احمدؐ

اری احمدؐ امنی قریباً اوصراہ

''مجھ پر احمدؐ سے جنگ کرنا حرام ہے وہ میرے قریبی عزیز ہیں۔''

اسلام لانے کے بعد یہ مکہ واپس چلے گئے فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے اپنے بھائی کے ساتھ مدینہ کے لئے روانہ ہوئے مقام ابواء پہنچ کر حضرت ربیعہؓ نے مکہ واپس جانے کا ارادہ کیا حضرت نوفلؓ نے کہا اس شرک کدہ میں جانے کا ارادہ رکھتے ہو جہاں کے لوگ رسول اللہ ﷺ سے لڑتے ہیں اور آپؐ کی تکذیب کرتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عزت دی ہے اور روز بروز آپؐ کے ساتھیوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ مکہ کا ارادہ چھوڑ دو چلو میرے ساتھ مدینہ کو چلتے ہیں حضرت ربیعہؓ مان گئے اور یہ دونوں بزرگ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچ گئے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں بھائیوں کو اپنے سامنے دیکھا تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ پھر آپؐ نے ان دونوں بھائیوں کو خوشی خوشی اپنی سرپرستی میں لے لیا۔ (ابن سعدؒ مستدرک)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قتل کے ارادہ سے آنے والا مسلمان بن کر لوٹا

عمیرؓ بن وہیب مکہ سے رسالت مآب ﷺ کے قتل کے ارادے سے آئے ان کے آنے کا واقعہ یہ ہوا کہ بدر میں ان کا بیٹا اسیر ہو گیا جس کی وجہ سے ان کا دل ڈوب کر رہ گیا۔ بدر ہی میں صفوان کا والد امیہ بن خلف مارا گیا ان کے دل سے اپنے باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانے کا ملال نہ مٹ سکا ایک روز شہر سے باہر مقام حجر میں صفوان اور عمیر دونوں کی ملاقات ہو گئی اور دونوں نے اپنے اپنے زخم ایک دوسرے کے سامنے کھول دیئے:۔

صفوان: کیا کیا جائے بدر کے نتیجے نے ہمارے دل میں ناسور ڈال دیا ہے

عمیر بن وہیب: برادر عزیز! اس لڑائی کے انجام سے دنیا نظروں سے تاریک ہو گئی ہے میں اگر زیر بار نہ ہوتا اور اپنے بعد بچوں کی گزر بسر کا سہارا بھی ہوتا تو مدینے جا کر محمد کو دن دہاڑے قتل کر دیتا۔ صفوان نے کہا میں آپ کے قرض اور آپ کے دونوں بچوں کی کفالت کا ذمہ دار ہوں۔ عمیر نے کہا اور میرے لئے مدینے جانے کا یہ بہانہ کافی ہے کہ میں یہاں اپنے فرزند کی وجہ سے آیا ہوں جو مسلمانوں کے پاس اسیر ہے (صفوان اور عمیر دونوں آپس میں چچازاد بھائی تھے)۔ صفوان نے سواری اور زاد راہ کا انتظام کر دیا۔ عمیر نے تلوار کو تیز کیا' پھر زہر میں بجھایا اور بدر کا انتقام لینے کے لیے مدینہ روانہ ہوئے یہاں پہنچ کر مسجد نبویؐ کے عین سامنے سواری سے اترے ان کے دل میں کسی قسم کا ڈر نہ تھا۔ صرف اپنے لخت جگر کی اسیری کا خیال انتقام کے لئے ابھار رہا تھا۔ زہر میں بجھی ہوئی تلوار گلے میں حائل تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اتنے میں حضرت عمرؓ کی نگاہ پڑ گئی۔ دیکھا تو عمیر کے چہرے سے شرارت ٹپک رہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ عمیرؓ حاضری کی اجازت پر مصر ہے مگر شرارت اس کے بشر سے ٹپک رہی ہے رسول خدا ﷺ اسے مت روکو۔ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں سے نگرانی کا اشارہ کرتے ہوئے آنے والے کا راستہ صاف کر دیا رسول خدا ﷺ نے عمیر کو نگرانی میں آتے دیکھا تو اپنے یاران وفا کیش کو حلقہ توڑنے کا حکم صادر فرما کر منتشر کر دیا۔ عمیر نے آگے بڑھ کر کہا صبح کا سلام پیش کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا نے مجھے آپ کے اس تحفے سے بے نیاز فرما کر اہل جنت کے ہدیہ سے سرفراز فرمایا جس کا اظہار السلام علیکم سے ہوتا ہے۔

عمیر: اس تحفے سے تو رسول اللہ ﷺ حال میں فیض یاب ہوئے ہیں۔ اب تک تو ہمارے ہی مروجہ طریقہ سلام پر عمل پیرا تھے اور ہمارے جو عزیز آپؐ کے ہاں اسیر ہیں' ان کی خیروخبر کے لیے حاضر ہو گیا ہوں اور آپؐ سے بھی تو ہماری قرابت داری ہے۔

رسول اللہؐ: گلے میں تلوار کیوں حائل کر رکھی ہے؟

عمیر: خدا انہیں غارت کرے۔ انہی تلواروں نے ہمیں بدر میں آپ کے ہاتھوں ذلیل کروایا۔ اے صاحب کیا بتاؤں جس وقت میں سواری سے اتر رہا تھا' اسے ہاتھ میں لینا بھول گیا۔

رسول اللہؐ: عمیر! سچ کہو یہاں کس ارادے سے آئے ہو؟ مکہ میں حجر میں بیٹھ کر تیرے اور صفوان کے درمیان کیا طے ہوا تھا؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عمیر سہم گئے۔ گھبرا کر عرض کیا صفوان سے کیا طے ہوا تھا جو آپؐ ایسا فرما رہے ہیں' آپؐ ہی فرمائیے۔

رسول اللہؐ: صفوان سے تو یہی طے ہوا تھا کہ تم مجھے قتل کر دو وہ تمہارا قرض بھی ادا کرے اور تا زیست تمہارے اہل و عیال کی کفالت بھی کرے گا۔
اے عمیر! تم کب چوکنے والے تھے۔ وہ تو ذات باری تعالیٰ ہے جس نے میرا بال بیکا نہ ہونے دیا۔

عمیر: "اے محمدؐ! میں شہادت دیتا ہوں آپؐ کے رسول خدا ہونے کی اور خدا کے معبود برحق ہونے کی"

حضور ﷺ ہماری کم عقلی تھی کہ ہم آپؐ پر نازل شدہ وحی سے انکار کرتے رہے۔ یہ راز میرے اور صفوان کے درمیان تھا۔ اگر آپؐ پر وحی صادق کا نزول نہ ہوتا تو آپ کیسے معلوم کر سکتے خدا کا شکر ہے۔ کہ مجھے سیدھی راہ میسر آ گئی۔ حالانکہ نکلا میں برے ارادے سے تھا! تمام حاشیہ نشین اس گفتگو سے بے حد متاثر ہوئے رسول اللہؐ نے عمیرؓ سے فرمایا آپ ابھی یہاں قیام کریں اصحابؓ کو حکم دیا کہ ان کا قیدی رہا کر دیا جائے اور عمیر کو تھوڑی دیر قرآن کی تعلیم دی جائے۔ عمیرؓ واپسی پر مصر ہوئے اور یہ درخواست بھی کی کہ حضور ﷺ مکے میں تبلیغ کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ رسول اللہ نے بخوشی اجازت بخش دی۔ سبحان اللہ قتل کرنے کے ارادے سے آنے والا مبلغ اسلام بن کر لوٹا۔ بعض روایات میں ہے کہ نبی ﷺ کسی مقام پر تھے جب عمیر آئے تو حضرت اسید بن حضیرؓ نے ان کو مضبوطی سے گرفت میں لے لیا رسول اللہؐ نے مسکرا کر فرمایا چھوڑ دو میں اسے معاف کرتا ہوں۔

(اصابہ۔ ابن سعد)

❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رحمت عالمؐ کو پانی کا پیالہ پیش کرنے والا جاں نثار

ایک روز نبی ﷺ صحابہ کے مجمع میں خطاب فرما رہے تھے دین و دنیا کی باتیں ہو رہی تھیں دوران خطاب حضورؐ کو پیاس لگی تو آپؐ نے صحابہ سے پانی مانگا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنتے ہی حضرت عمرو بن اخطبؓ جلدی سے اٹھے اور پانی کا پیالہ بھر لائے جب پانی آپؐ کو پیش کرنے لگے تو اچانک نظر پڑی کہ پانی میں بال پڑا ہوا ہے انہوں نے جلدی سے جھک کر بال نکالا اور صاف پانی ہادی برحق کی خدمت میں پیش کیا نبی ﷺ اپنے اس جاں نثار کا یہ جذبہ عقیدت دیکھ کر بہت خوش ہوئے یہ صاحب حضرت عمرو بن اخطبؓ تھے آپ ﷺ نے ان کے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیر کر دعا کی اے اللہ اس کو صاحب جمال کر دے۔ ارباب سیر کا بیان ہے نبی ﷺ کو خوش کر کے یہ دعا لینے والا سو برس کی عمر تک پہنچ گیا۔ مگر بالوں میں سفیدی نہ آئی اور چہرے پر جوانی جیسی آب و تاب رہی۔

قرآن کا سب سے بڑا قاری

حضرت ابی بن کعبؓ کا شمار قرآن مجید کے سب سے بڑے قراء میں ہوتا ہے۔ سرور عالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے قرآن مجید چار شخصوں سے سیکھو ابن مسعودؓ۔ معاذ بنؓ جبل۔ ابی بنؓ کعب اور سالم مولی ابو حذیفہؓ جب نبی ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انصار میں سب سے پہلے جس کو وحی لکھنے کا شرف حاصل ہوا وہ حضرت ابی بن کعبؓ تھے ایک مرتبہ سرور عالم ﷺ نے ان کو بلا کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے اپنا قرآن سناؤں انہوں نے عرض

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا حضور ﷺ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیکر فرمایا ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ سن کر حضرت ابی بن کعبؓ خوشی سے رونے لگے نبی ﷺ کو حضرت ابی بن کعبؓ کی قرأت بے حد پسند تھی ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا ابیؓ سب سے بڑا قاری ہے۔ ایک مرتبہ آپ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے پوچھا بتاؤ قرآن مجید کی کون سی آیت انتہائی عظمت کی حامل ہے؟ انہوں نے عرض کیا ''آیت الکرسی'' ابیؓ کا جواب سن کر رخ رسالت پر بشاشت آ گئی اور حضرت ابیؓ کو دعا دی کہ تمہیں یہ علم مسرور کرے۔

وہ جس کی قرات سن کر چلتے پاؤں رک جاتے

حضرت سالم ابو عبد اللہؓ کو سبقت فی الاسلام اور ہجرت کی سعادت حاصل ہے بدر اور احد کے علاوہ عہد نبوی کی تمام جنگوں میں معرکہ آراء رہے۔ حضرت سالمؓ کو قرآن مجید سے بے حد لگاؤ تھا۔ آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے بہت خوبصورت آواز سے نوازا تھا ایک دن ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کسی کام سے باہر گئیں تو واپسی میں تاخیر ہوئی نبی ﷺ نے تاخیر کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں واپس آ رہی تھی کہ راستہ میں کسی قاری کے قرآن پڑھنے کی آواز میرے کان میں پڑی آواز کچھ ایسی پُر سوز تھی کہ میرے پاؤں خود بخود سننے کے لئے رک گئے۔

میں کچھ قرآن سننے میں اتنی محو ہو گئی کہ واپسی میں تاخیر ہوئی آپ نے پوچھا تم نے اس قاری کو کس حال میں چھوڑا ہے عرض کی اللہ کے رسولؐ وہ ابھی تک تلاوت کر رہا تھا سرور عالمؐ جلدی سے اپنی چادر مبارک سنبھالتے ہوئے اٹھے اور باہر تشریف لے آئے دیکھا واقعی ایک قاری کچھ ایسی خوش الحانی سے پڑھ رہا تھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ چلتے لوگ رک گئے تھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہر چیز ساکن ہو گئی ہے۔ یہ خوش کن منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک مسرت سے چمکنے لگا پھر اس قاری سے مخاطب ہوئے تو تحسین کے یہ الفاظ زبان پر جاری ہو گئے تمام تعریف اللہ کے لئے ہے کہ جس نے میری امت میں تجھ جیسا شخص پیدا کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ (مفسر قرآن)

۱

حضرت عباسؓ رحمت عالم ﷺ کے چچا تھے نبی ﷺ کبھی کبھی فرط محبت میں فرمایا کرتے عباسؓ میرا چچا ہی نہیں باپ بھی ہے اس مشفق چچا کے فرزند سعادت مند حضرت عبداللہؓ سے بھی رسول اللہ ﷺ کو بے حد پیار تھا عم زادہ کی بعض خوبیوں اور صلاحیتوں کی وجہ سے نبی ﷺ ان سے بہت شفقت فرماتے اور دعائے خیر سے نوازتے صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہؓ کا اپنا بیان ہے کہ ایک مرتبہ پچھلی شب نبی ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپؐ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے برابر داہنی جانب کھڑا کر دیا۔ میں اس وقت تو ساتھ کھڑا ہو گیا مگر جونہی آپؐ نے نماز شروع کی میں پھر پیچھے آ گیا۔ آپؐ نے سلام کے بعد پوچھا میں نے تمہیں اپنے ساتھ کھڑا کیا تھا تم پیچھے کیوں ہٹ گئے حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ کس کی جرات کہ وہ اللہ کے رسولؐ کے برابر کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ نبیؐ حضرت عبداللہؓ کا جواب سن کر بہت محظوظ ہوئے اور دعا دی یا اللہ اس لڑکے کو علم کثیر عطا فرما اور اسے زیادہ فہم و فراست عطا فرما۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲

ام المومنین حضرت میمونہؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خالہ تھیں اس واسطہ سے حضرت عبداللہ کی رسالت مابؐ کے ساتھ گھر میں صحبت میسر آ جاتی۔ جس سے آپؓ بہت مستفیض ہوتے حضورؐ کے گھر کے کام کر دیتے اور دعائیں لیتے ایک مرتبہ رات کو نبیؐ نماز کے لئے اٹھے تو وضو کے لئے ایک برتن میں پانی موجود پایا آپؐ نے وضو فرما کر پوچھا پانی کون لایا تھا ام المومنین حضرت میمونہؓ نے عرض کیا عبداللہؓ۔ نبی ﷺ نے سنا تو چہرہ مبارک پر بشاشت پھیل گئی۔ آپؐ نے حضرت عبداللہؓ کو دعا دی۔

(اللهم فقهه فی الدین وعلمه التاویل) اے اللہ اس کو تفقہ فی الدین اور تاویل کا طریقہ سکھا۔ (بخاری' مسند احمد)

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک شب بیدار کے لئے حضورؐ کی دعا

ایک رات نبیؐ تہجد کے لئے اٹھے تو مسجد میں حضرت عبادہؓ کی آواز سمع مبارک تک آئی وہ اس وقت ذکر الٰہی میں مصروف تھے حضرت عبادہؓ کو رات کے پچھلے پہر عبادت میں مصروف دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہوئے اور دعا دی۔

مسجد کو روشن دیکھ کر چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا

ایک رات نبیؐ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ مسجد میں جا بجا قندیلیں روشن ہیں۔ جس سے مسجد بقعہ نور بنی ہوئی ہے مسجد کو روشن دیکھا تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ آپؐ نے پوچھا یہ روشنی کس نے کی ہے لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت تمیم داریؓ نے حضرت تمیم داریؓ کے اس کام پر نبیؐ بے حد مسرور ہوئے اور دعائے خیر سے نوازا۔

دامن احد میں

دامن احد میں گھمسان کی جنگ شروع ہو چکی تھی اسلام کی خاطر لڑنے والے اور آباؤ اجداد کے دین پر مرنے والے پوری سرگرمی سے میدان میں کود پڑے تھے۔ اسی اثنا میں ایک زرہ پوش کافر بڑی تیزی سے مشہور بدری صحابی حضرت حاطبؓ کے غلام حضرت سعد بن خولہؓ بدری کی طرف بڑھا اور یہ نعرہ لگاتے ہوئے (انا ابن ابو عمیر)

میں ابو عمیر کا بیٹا ہوں یہ کہتے ہی حضرت سعدؓ پر ایسا زبردست وار کیا کہ آپؓ شہید ہو گئے قریب ہی حضور ﷺ کے ایک جاں نثار حضرت رشید فارسیؓ کھڑے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھے یہ فوراً اس شخص کی طرف بڑھے اور نعرہ لگایا وانا غلام الفارسی' میں فارسی کا غلام ہوں اور ساتھ ہی تلوار کا ایسا زبردست وار کیا کہ ابن اوعمیر کی زرہ کاٹتا ہوا شانے میں اتر گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ وہیں تڑپ تڑپ کر جہنم واصل ہو گیا۔

رسالت مآب ﷺ قریب کھڑے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے آپ ؐ نے حضرت رشیدؓ سے فرمایا اے رشیدؓ تو نے یہ کیوں نہ کہا۔ (خذھا وانا الغلام انصاری)

اتنے میں اوعمیر کو خاک وخون میں تڑپتا ہوا دیکھ کر ایک مشرک تیزی سے ادھر بڑھا ابھی وہ حضرت رشید پر وار کرنا چاہتا تھا کہ آپؓ نے باز کی طرف جھپٹ کر ایسا وار کیا کہ اس کا سر دو ٹکڑے ہو گیا اور ساتھ نعرہ بلند کیا۔

(وانا الغلام انصاری) لے میں ہوں غلام انصاری۔ رسول اللہ ﷺ یہ دیکھ کر مسکرا پڑے اور فرمایا

احسنت یا ابا عبدالله۔ اچھا کیا تو نے اے ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے ہنستے ہوئے فرمایا لڑکے تمہارا کان سچا تھا

نبی مصطلق کو شکست دینے کے بعد ابھی لشکر اسلام اسی بستی میں ٹھہرا ہوا تھا کہ یہاں ایک کنویں پر دو صاحبوں کا پانی پر جھگڑا ہو گیا۔ نوبت ہاتھا پائی تک پہنچ گئی' جحجاہ نے سنان کو ایک لات رسید کر دی جو ایک بہت بڑی تذلیل سمجھی جاتی تھی اس پر سنان نے انصار کو مدد کے لئے پکارا اور جحجاہ نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے مہاجرین کو مدد کے لئے پکارا اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مشہور منافق عبداللہ بن ابی بن سلول نے انصار کو خوب اشتعال دلوایا۔ قریب تھا کہ انصار و مہاجرین میں زبردست تصادم ہو جاتا مگر نبی ﷺ شور سن کر تیزی سے ادھر آئے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا یہ جاہلیت کی پکار کیسی تم لوگ کہاں اور یہ جاہلیت کی پکار کہاں۔ اسے چھوڑ دو یہ بڑی گندی چیز ہے۔ نبی ﷺ کے سمجھانے سے معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کو یہ کسی طرح بھی پسند نہ تھا وہ ایک مقام پر جا بیٹھا تو اس کے گرد کچھ لوگ جمع ہو گئے اس نے کہا ہماری اور ان قریشیوں کی مثال یوں ہے کہ اپنے کتے کو کھلاؤ پلاؤ کہ موٹا ہو کر تم کو پھاڑ کھائے (معاذ اللہ) تم لوگ اگر ان سے ہاتھ روک لو تو یہ تمہیں چلتے پھرتے نظر نہ آئیں خدا کی قسم ہم مدینہ پہنچ کر عزت والے لوگ ان ذلیلوں کو نکال دیں گے اتفاق سے اس مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے ایک کمسن صحابی زید بن ارقمؓ بھی موجود تھے انہوں نے ان ساری باتوں کا ذکر اپنے چچا حضرت عبداللہؓ بن رواحہ سے کیا تو انہوں نے یہ سب باتیں رسول اللہ ﷺ کے علم میں لائیں نبی ﷺ نے حضرت زیدؓ کو بلا کر پوچھا آپؓ نے ساری باتیں من وعن حضور کے سامنے بیان کر دیں۔ آپؐ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمایا شاید تم عبداللہ بن ابی سے ناراض ہو یا ہو سکتا ہے تمہیں سننے میں غلطی لگی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم حضور ﷺ میں نے یہ باتیں خود اس کو کہتے ہوئے سنا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ابن سلول کو بلا کر پوچھا تو یہ منافق صاف مکر گیا اور قسمیں کھا کر کہنے لگا حضورؐ میں نے یہ باتیں بالکل نہیں کہیں یہاں موجود بعض لوگوں نے بھی کہا حضورؐ لڑکے کی بات کا اعتبار نہ کریں یہ ہمارے بزرگ ہیں ان کے مقابلہ میں لڑکے کی بات کا اعتبار صحیح نہیں بعض لوگوں نے حضرت زیدؓ کو ملامت کرنا شروع کر دیا حضرت زیدؓ اس سے بہت غمزدہ ہوئے اس کے ساتھ ہی نبی ﷺ نے فوج کو کوچ کا حکم فرمایا لوگ مسلسل چلتے رہے یہاں تک کہ تھک کر چور ہو گئے دوران سفر یا مدینہ پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون کا کچا چھٹا کھول کر بیان کر دیا نبی ﷺ نے اسی وقت حضرت زیدؓ کو سورہ منافقون پڑھ کر سنائی پھر ہنستے ہوئے ان کا کان پکڑ کر ارشاد فرمایا اے لڑکے تمہارا کان سچا تھا اللہ تعالیٰ نے تمہاری اس سچائی کی خود تصدیق فرمائی ہے۔ بعض روایات میں حضرت زیدؓ کا بیان ہے کہ لوگوں نے مجھے جھوٹا سمجھا تو مجھے سخت صدمہ ہوا میں رنجیدہ ہو کر اپنی جگہ بیٹھ گیا جب اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون نازل فرمائی تو رسول اللہ ﷺ کے روئے انور پر مسرت کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپؐ نے ہنستے ہوئے مجھے فرمایا: ان اللہ صدقک یا زید اے زید بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کی ہے۔ ایک اور روایت میں آپؐ کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ رحمت عالمؐ نے ہنستے ہوئے میرا کان پکڑا اور فرمایا لڑکے کا کان سچا تھا (بخاری، مسلم نسائی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خندق کی کھدائی اور ایک کمسن مجاہد

۱

حضرت زید بن ثابتؓ کی عمر ابھی صرف ۱۱ سال کی تھی کہ اسلام قبول کر لیا اور مسلمان ہوتے ہی قرآن مجید حفظ کرنے لگے جب نبی ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اس وقت حضرت زیدؓ قرآن مجید کی ۱۷ سورتیں حفظ کر چکے تھے اس زمانہ میں یہ بڑا اعزاز تھا کہ سن سنا کر اتنی سورتیں یاد کر لینا ایک دن لوگ آپؓ کو نبی ﷺ کے پاس لے آئے اور عرض کیا یہ بنی نجار سے ہے اور ۱۷ سورتیں یاد کر چکے ہیں نبیؐ حضرت زیدؓ کا یہ شوق دیکھ کر بے حد خوش ہوئے پھر بڑی شفقت سے فرمایا جو سورتیں تمہیں آتی ہیں سناؤ انہوں نے فوراً تعمیل ارشاد میں پڑھ دیں نبیؐ اس پر متعجب ہوئے اور بہت زیادہ خوش بھی۔

۲

۵ ہجری میں جب غزوہ خندق پیش آیا تو حضرت زید بن ثابتؓ نے بڑی سرگرمی سے اس میں حصہ لیا نبی ﷺ نے حضرت زیدؓ کو خندق سے مٹی نکالتا دیکھا تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا اور زبان اقدس سے ارشاد فرمایا کہ اچھا لڑکا ہے حضرت زیدؓ کو خندق کی کھدائی میں کام کرتے کرتے نیند آ گئی عمارہؓ انصاری نے دیکھا تو ان کے ہتھیار اتار دیئے۔ یہ اتنی گہری نیند سوئے ہوئے تھے کہ ان کو مطلق علم نہ ہوا رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو مسکرا پڑے پھر ان کو جگاتے ہوئے ارشاد فرمایا ''قم یا ابارقاد'' اے سونے والے! اٹھو حضورؐ کی آواز سنتے ہی ان کی آنکھ کھل گئی پھر حضورؐ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کسی سے اس طرح کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مذاق نہ کیا کرو۔

انتہائی نازک وقت میں ایک سردار کا ایمان لانا

غزوہ خندق کے موقع پر جب باہر سے کفار نے محاصرہ کر لیا اور اندر سے یہودیوں نے بدعہدی کو تو نبی ﷺ اور آپؐ کے اصحابؓ پر یہ بڑا مشکل وقت تھا اس وقت اہل حق یوں محصور تھے جیسے ۳۲ دانتوں میں زبان اس نازک وقت میں ایک بدوی سردار آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے جب آپؐ نے سلام پھیرا تو دیکھتے ہی پہچان لیا حضرت نعیم بن مسعودؓ تھے آپؐ نے پوچھا کیسے آنا ہوا انہوں عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں۔ آپؐ مجھے اپنی جماعت میں شامل کر لیں۔ یہ سنتے ہی چہرہ انور پر بشاشت پھیل گئی حضرت نعیم نے اسلام لانے کے بعد عرض کیا اللہ کے رسولؐ ابھی میرے اسلام لانے کا حال کسی پر کھلا نہیں میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حکم فرمائیں خدا کی قسم میں اسے ضرور انجام دوں گا نبیؐ نے فرمایا اگر کچھ کر سکتے ہو تو قبائل کے اور یہود کے اس اجتماع میں کچھ کردار ادا کرو حضرت نعیمؓ نے عرض کیا آپؐ اس کی فکر نہ کریں آپؐ دیکھیں گے کہ میں ان میں کس طرح پھوٹ ڈالتا ہوں آخر جو حضرت نعیمؓ نے کہا تھا سو کر دکھایا رسول اللہ ﷺ اس پر بے حد مسرور ہوئے۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبادہؓ بن صامت

(ا) حضرت عبادہ بن صامتؓ کو غزوہ بدر میں شرکت اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں قرآن مجید حفظ کرنے کا شرف حاصل ہے۔

(ب) اسلام کا سب سے پہلا مدرسہ قرات جو نبی ﷺ کے عہد میں اصحاب صفہ کے لئے قائم ہوا حضرت عبادہؓ اس کے معلم تھے آپؓ کو قرآن مجید کے ساتھ بہت سی احادیث رسولؐ بھی یاد تھیں۔

(ج) ۹ ہجری کو نبیؐ نے زکوۃ کی وصولی کے لئے مختلف قبائل کی طرف محصل روانہ فرمائے تو حضرت عبادہؓ بن صامت کو بھی پیغام دے کے بلایا یہ حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے انہیں ان کے عہدے کا فرمان دیتے ہوئے فرمایا اپنے فرائض انجام دینے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ایسا نہ ہو قیامت کے دن چوپائے تک تمہارے خلاف شکایت کریں آپؐ کا ارشاد سن کر ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں اللہ کی قسم مجھے تو دو آدمیوں پر بھی عامل بننا پسند نہیں رسول اللہ ﷺ یہ بات سن کر بہت مسرور ہوئے حضرت عبادہؓ کی یہ خدا خوفی رحمت عالمؐ کے لئے وجہ مسرت بنی۔ (مسند)

حضرت مسلم بن حارثؓ

حضرت مسلم بن حارثؓ اسلام لانے کے بعد خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جہاد میں شریک ہوئے تھے ایک دفعہ سرور عالمؐ نے دشمن کے مقابلہ میں ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لشکر روانہ کیا اس میں حضرت مسلمؓ بھی تھے۔

جب دشمن کا محاصرہ ہو چکا تو اچانک محصورین نے شور وغوغہ شروع کر دیا شور سن کر حضرت مسلمؓ ان کے قریب گئے اور انتہائی خیر خواہانہ طریقہ سے ان کو سمجھایا کہ اب بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ اسلام قبول کر لو آپؓ کے سمجھانے پر تمام لوگ مسلمان ہو گئے اس پر ان کے بعض ہم سفروں نے جو جہاد کے ساتھ ساتھ مال غنیمت کے بھی طلب گار تھے کہنے لگے نے ہم کو مال غنیمت سے محروم کر دیا واپسی پر یہ واقعہ رہبر کامل ﷺ کے علم میں لایا گیا تو آپؐ نے حضرت مسلمؓ کے اس کارنامہ پر بے حد خوشی کا اظہار فرمایا اور حضرت مسلمؓ کی بڑی توصیف فرمائی۔

اور یہ بھی فرمایا کہ قلعہ کے ہر فرد کے بدلہ میں تم کو اتنا اجر ملے گا اور ساتھ اپنی خوش نودی کی تحریری سند آئندہ آنے والے خلیفہ کے نام عطاء فرمائی۔ حضرت مسلم بن حارثؓ اس شرف میں منفرد ہیں کہ ہادی برحق علیہ السلام نے ان کے کارنامہ سے خوش ہو کر خوش نودی کی تحریری سند عطا کی۔ (طبقات ابن سعد)

حضرت حارث بن ربیعؓ

ایک دفعہ رحمت عالمؐ کسی سفر میں تھے کہ دوران سفر کسی مقام پر ارشاد فرمایا لوگوں پانی کی تلاش کر لو وگرنہ صبح پیاسے اٹھو گے آپؐ کا ارشاد سن کر صحابہ ادھر ادھر پانی کی تلاش میں پھیل گئے مگر حضرت حارث بن ربیعؓ نے آپؐ کو تنہا چھوڑ کر جانا پسند نہ کیا چلتے چلتے آپؐ پر نیند کا غلبہ ہوا تو آپؐ بار بار سواری سے جھکنے لگے جب حضورؐ جھکتے تو حضرت حارثؓ جلدی سے آگے بڑھ کر آپؐ کو سنبھالتے۔

ایک دفعہ آپؐ جھکے کہ اچانک آنکھ کھل گئی آپؐ نے پوچھا کون ہے عرض کیا حارث بن ربیعؓ پوچھا کب سے میرے ساتھ ہو عرض کیا غروب آفتاب کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وقت سے رسول اللہ ﷺ حضرت حارثؓ کا جواب سن کر بے حد خوش ہوئے اور دعا دی اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔

ایک جانی دشمن سے آپؐ کا حسن سلوک

ایک غزوہ سے واپسی پر ایک مقام پر لشکر آرام کے لئے رکا تو نبیؐ نے اپنی تلوار کو ایک شاخ سے آویزاں کیا اور خود استراحت کے لئے درخت کے نیچے لیٹ گئے نبی ﷺ کو اس حالت میں لیٹا دیکھ کر غوث بن الحارث آیا اور تلوار پکڑ کر بڑی گستاخی سے آپ کو اٹھاتے ہوئے بولا محمدؐ! بتاؤ اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا رسول اللہ ﷺ نے بڑے اطمینان سے مسکراتے ہوئے جواب دیا ''اللہ'' یہ سنتے ہی اس پر دہشت طاری ہوگئی اور کپکپاتے ہوئے ہاتھ سے تلوار گر گئی نبی ﷺ نے جلدی سے تلوار اٹھالی اور فرمایا اب تو بتا تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا وہ پریشان ہوگیا نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ میں نے تم کو معاف کیا میں بدلہ نہیں لیا کرتا۔ (بخاری شریف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک ایسا بدصورت (دشمن رسولؐ) جو اسے دیکھتا ڈر جاتا

آپؐ کے اعلان نبوت کے وقت مشرک اور یہود ونصاریٰ آپؐ کے خون کے پیاسے بن گئے آپؐ کے ان مخالفوں میں سے بعض تو اتنے شرپسند تھے کوئی موقع آپؐ کو گزند پہنچانے کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ نبی ﷺ حلیم الطبع اور رحمۃ للعالمین ہونے کی وجہ سے اکثر اوقات درگزر فرماتے مگر بعض ایسے بھی تھے کہ جن کو معاف کرنا کسی طرح سے بھی درست نہ تھا کیونکہ وہ لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلاتے اور اسلام میں داخل ہونے سے لوگوں کو روکتے تھے۔ انہی شرپسندوں میں بنوہذیل کا ایک بدبخت بہت ہی بری صورت والا خالد تھا نبیؐ اس کی شرارتوں اور غلط پراپیگنڈہ سے بہت تنگ تھے کہ ایک دن آپؐ نے اپنے جاں نثاروں کی جماعت میں اعلان فرمایا کہ کون خالد سے نپٹے گا؟ نبی کا ارشاد سنتے ہی حضرت عبداللہ بن انیسؓ کھڑے ہو گئے۔

اور عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں یہ کام میں انجام دوں گا۔ آپؐ مجھے اس کی کوئی نشانی بتا دیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کی نشانی یہ ہے جو اسے دیکھتا ہے ڈر جاتا ہے حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ میں تو کبھی کسی چیز سے ڈرا ہی نہیں اس کے بعد حضرت عبداللہؓ اس بدبخت کی طرف روانہ ہوئے جب اس کی اقامت گاہ پر پہنچے تو جیسا نبیؐ نے بتایا تھا ویسا ہی اس کو پایا آپؓ نے جاتے ہی اس کے ساتھ چند منٹ ادھر ادھر کی باتیں کیں اور پھر فوراً تلوار نکال کر ایسا زبردست وار کیا کہ یہ ملعون آناً فاناً خاک وخون میں تڑپ گیا حضرت عبداللہؓ نے واپس آ کر نبیؐ کو اطلاع دی تو نبیؐ بے حد مسرور ہوئے نبیؐ نے حضرت عبداللہؓ کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جنہوں نے اپنی جان پر کھیل کر اس دشمن رسولؐ کر جہنم واصل کیا اور آپ کو خوش کیا آپؐ نے ان کو اپنا عصاء مبارک بطور تحفہ عطا فرمایا۔

رحمت عالم ﷺ سے ایک صحابی کی خوش طبعی

کتب احادیث کے بہت سے اوراق حضور ﷺ کے اخلاق اور ملن سازی سے بھرے ہوئے ہیں بعض دفعہ آپؐ اپنے جاں نثاروں سے بڑی بے تکلفی سے مزاج فرمالیتے آپؐ کی اس خوش طبعی کو دیکھ کر جاں نثار بھی بعض دفعہ آپؐ سے دل لگی کر لیتے آپؐ کے ایک صحابی حضرت نعمانؓ بعض دفعہ آپؐ سے اس طرح بے تکلفی کرتے کہ جب کوئی نئی چیز بازار میں آتی تو وہ چیز خرید کر آپؐ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر دیتے اور جب دوکاندار قیمت طلب کرتا تو اس کو ساتھ لے کر نبیؐ کے پاس پہنچ جاتے اور عرض کرتے اللہ کے رسولؐ فلاں چیز کی قیمت ان کو ادا فرمادیں نبیؐ فرماتے بھائی تم نے وہ چیز ہدیہ کے طور پر دی تھی وہ کہتے اللہ کی قسم میرے پاس اس کی قیمت نہ تھی اور میں یہ چاہتا تھا کہ سب سے پہلے وہ چیز آپؐ کی خدمت میں پیش کردوں۔ یہ سنتے ہی رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑتے اور قیمت مالک کو ادا کر دیتے۔

www.KitaboSunnat.com

سنہ سنہ

ایک دفعہ نبیؐ کو کسی نے ایک سیاہ پھول دار چادر تحفہ دی نبی ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا بتاؤ یہ چادر کس کو دوں صحابہؓ خاموش رہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جس کو پسند فرمائیں عطا فرما دیں اتنے میں حضور ﷺ نے حکم فرمایا ام خالدؓ کو بلاؤ ایک صحابی حضرت ام خالدؓ کو بلا لائے رحمت عالمؐ نے وہ چادر ام خالدؓ کو عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا پہنو اور پرانی کرو پھر آپؐ نے چادر کے بوٹوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا دیکھو یہ سنہ ہے سنہ یہ حبشی زبان کا لفظ آپؐ نے از راہ خوش طبعی حضرت ام خالدؓ کو خوش کرنے کے لیے بولا حضرت ام خالدؓ حبشی زبان جانتی تھیں حضورؐ کی زبان سے یہ لفظ سن کر باغ باغ ہو گئیں یہ ننھی صحابیہ ایک مرتبہ اپنے والدین کے ساتھ حضور ﷺ کے پاس آئی اس وقت حضرت ام خالدؓ نے سرخ قمیض پہن رکھی تھی رحمت عالمؐ نے از راہ خوش طبعی فرمایا سنہ سنہ بہت خوب صورت بہت اچھی ہے آپؐ کی زبان اقدس سے یہ الفاظ سن کر حضرت ام خالدؓ بہت خوش ہوئیں۔

جنت کے ایک درخت کے عوض پورا باغ بیچ ڈالا

ایک شخص اپنے باغ کی دیوار اٹھانا چاہتا تھا اس کے درمیان میں دوسرے کا درخت پڑتا تھا اس نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ ذرا اس صاحب سے کہہ کر وہ درخت مجھے دلوا دیجئے آپؐ نے درخت والے کو بلا کر پوچھا مگر اس نے درخت دینے سے انکار کر دیا نبیؐ نے فرمایا اس درخت کے عوض (مجھ سے) جنت کا ایک درخت لے لے مگر وہ اس پر بھی راضی نہ ہوا حضرت ابو الدحداحؓ نے سنا تو اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے پاس گئے اور کہا تم اپنا کھجور کا درخت مجھے دے دو اور مجھ سے میرا کھجوروں کا تمام باغ لے لو اس نے یہ منظور کر لیا حضرت ابوالدحداحؓ نبیؐ کے پاس آئے اور اس سودا کی اطلاع دی رسول اللہؐ سن کر بے حد خوش ہوئے اور فرمایا ابو الدحداح کے لئے جنت میں کتنے درخت ہیں۔ حضرت ابوالدحداح حضورؐ کے پاس سے اٹھ کر اپنے باغ میں آئے اور بیوی سے کہا باہر آ جاؤ میں نے یہ باغ جنت کے ایک درخت کے عوض بیچ ڈالا ہے۔ سعادت مند بیوی نے یہ سنا تو بولی تم نے بہت نفع کا سودا کیا۔ (ابن کثیر)

محبوب ترین چیز کا صدقہ

حضرت ابوطلحہؓ انصاری کا شمار عظیم ترین صحابہ میں سے ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نبی ﷺ پر اتاری۔

”تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ تم اپنی وہ چیزیں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو جنہیں تم محبوب رکھتے ہو اور جو تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ ان کو جانتا ہے۔“

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوطلحہؓ آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اللہ کے رسولؐ میری محبوب ترین جائیداد بیرحاء باغ ہے (یہ باغ مسجد نبوی کے عین سامنے تھا اور اس کے کنویں کا پانی بہت عمدہ تھا) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ میں باغ اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہؓ کا یہ جذبہ دیکھا تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔

(ابن کثیر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عباس یہ نہ فرمائیں آپؓ کے اسلام لانے سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میرا باپ بھی اسلام لاتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی

رمضان المبارک ۸ھ کو نبی ﷺ ۱۰ ہزار اسلامی فوج کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ کی طرف بڑھے مرالظہر ان پہنچ کر پڑاؤ ڈالا اور فوج کو دور دور تک پھیلنے اور الگ الگ آگ روشن کرنے کا حکم دیا جس سے پوری آبادی منور ہوگئی قریش کے کانوں تک فوج کی آواز کی بھنک پڑی تو ابوسفیان چند دوسرے ساتھیوں کے ساتھ تحقیق کے لئے نکلا جب مسلمانوں کو ہر طرف پھیلے ہوئے دیکھا تو ابوسفیان سناٹے میں آگیا قدرت خدا کی کہ اسی اثناء میں ابوسفیان کی حضرت عباسؓ سے ملاقات ہوگئی ابوسفیان نے پوچھا عباسؓ یہ کیا ہے کہا محمدؐ کی فوج آگئی (حضرت عباس اور ابوسفیان کی پرانی دوستی تھی اس لئے ان پر رحم آگیا اور ان کو ساتھ لے کر خیمہ رسولؐ کی طرف چلے)

راستے میں کسی نے پوچھا کون ہے؟ کہا عم رسولؐ کہا مرحبا! جیسے ہی یہ حضرت عمرؓ کے پاس سے گزرے آپؓ نے پہچان لیا حضرت عمرؓ فوراً بھاگے اور بند آواز سے پکارا اللہ کے رسول اس کو معاف نہ کرنا اب کفر کے استحصال کا وقت آگیا ہے مگر حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کی جان بخشی کی درخواست کر دی حضرت عمرؓ نے دوبارہ بات دہرائی حضرت عباسؓ نے کہا اے عمرؓ یہ تیرے قبیلہ کا آدمی ہوتا تو تو اتنی سختی ہرگز نہ کرتا حضرت عمرؓ نے کہا عباسؓ آپ یہ نہ فرمائیں خدا کی قسم آپؓ جس دن اسلام لائے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر میرا باپ بھی اسلام لاتا تو مجھے اس قدر خوشی نہ ہوتی اس لئے کہ آپؓ کے اسلام لانے سے رسول اللہ ﷺ خوش

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ ارباب سیر کا بیان ہے اس وقت نبیؐ نے فرمایا ابوسفیان کیا اب بھی تمہیں یقین نہیں آیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسولؐ ہوں ابوسفیان نے کہا اس میں شک نہیں اگر کوئی اور خدا ہوتا تو آج ہماری مدد ضرور کرتا آخر حضرت ابوسفیانؓ نے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا جب ابوسفیانؓ مسلمان ہوئے تو رحمت عالم ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ (ابن ہشام۔ زاد المعاد)

فتح مکہ اور حضرت حویطب کا اسلام لانا

۸ ہجری کو جب اسلامی فوج مکہ مکرمہ میں داخل ہوئی تو قریش مکہ کے بعض رئیس جان کے خوف سے مکہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ (انہیں کیا خبر کہ یہ انقلاب عام انقلابوں کی طرح خونی نہیں بلکہ عفو و درگزر اور امن و سلامتی کا انقلاب تھا) جان کے خوف سے بھاگ جانے والوں میں حضرت حویطبؓ بھی تھے ان کا اپنا بیان ہے کہ بدر کی جنگ میں جب میں مشرکین کی طرف سے تھا میں نے دیکھا آسمان سے فرشتے اتر رہے ہیں میں نے سمجھا کہ محمد ﷺ کی حفاظت کی گئی ہے اسی دن اسلام کی عظمت میرے دل میں گھر کر گئی ہم شکست کھا کر مکہ گئے تو میں نے کئی مرتبہ اسلام لانے کی خواہش کی مگر بعض سرداروں نے کہا اگر اس عمر میں اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ کر محمد ﷺ کی پیروی کرو گے تو اس سے بڑھ کر تمہاری ذلت کیا ہوگی حضرت حویطبؓ فرماتے ہیں لوگوں کے کہنے پر یہ جھوٹی خاندانی عزت میرے اور اسلام کے رستے میں رکاوٹ بنی رہی جب نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو میں اپنے بیوی بچوں کو ایک جگہ چھوڑ کر خود بھاگ گیا اور عوف کے باغ میں جا کر پناہ لے لی اللہ کی رحمت کہ میری قسمت میں ہدایت لکھی تھی میں نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو میرا جاہلیت کا دوست اور رسول اللہ ﷺ کا بہت ہی قریبی دوست ابوذر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غفاریؓ میری طرف آ رہے ہیں میں نے ان کو دیکھا تو بھاگ کھڑا ہوا ابوذرؓ نے مجھے پیچھے سے پکارا کہ رک جاؤ کیوں بھاگتے ہو میں نے آواز دی کہ جان کے خوف سے کہ کہیں تمہارے نبیؐ میرے قتل کا حکم نہ دے دیں ابوذرؓ نے کہا تم مامون ہو میں رک گیا اس کے بعد آپؓ مجھے ساتھ لے کر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے جا کر سلام کیا اور ساتھ ہی کہا میں اسلام اور آپؐ کی صداقت کا اعتراف کرتا ہوں جب میں مسلمان ہوا تو رخ انور پر بشاشت پھیل گئی۔ ارباب سیر کا بیان ہے حضرت حویطبؓ ایک امیر آدمی تھے نبی ﷺ نے اس سے کچھ قرض طلب کیا تو انہوں نے فوراً چالیس ہزار درہم پیش کر دیئے یہ سردار جس کے اسلام لانے پر رحمت عالم ﷺ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی حضرت حویطبؓ تھے۔ ان کی عمر اس وقت ۸۰ برس کے قریب تھی اس عمر میں ان کا اسلام لانا واقعی آپؐ کے لئے مسرت کا باعث تھا کیونکہ اس عمر میں پہنچ کر کم ہی لوگ اپنا دین بدلتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو آمین۔ (اسد الغابہ' مستدرک)

وفد بنی اسد کی آمد

ایک روز رحمت عالم ﷺ اپنے اصحابؓ کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ دس افراد پر مشتمل ایک وفد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد میں سے ایک صاحب نے آگے بڑھ کر عرض کیا اللہ کے رسولؐ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں آپؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں۔

اس شہادت کے بعد لوگوں نے کہا حضورؐ ہم از خود حاضر ہوئے ہیں آپؐ نے تو کوئی آدمی بھی ہماری طرف نہ بھیجا گویا کہ اپنے اسلام لانے کا حضور ﷺ پر کچھ احسان جتلا رہے تھے اللہ تعالیٰ نے فوراً آیت کریمہ نازل کر دی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''یہ لوگ آپؐ پر احسان جتاتے ہیں کہ (ہم) اسلام لے آئے ہیں فرما دیں کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ خدا کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو اسلام کی ہدایت کی اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو۔
(سورہ حجرات)

اس موقع پر وفد میں سے ایک صاحب نے آگے بڑھ کر آپؐ کے سامنے یہ شعر پڑھے۔

''میں نے شراب نوشی چھوڑ دی ہے اور ظروف بادہ توڑ ڈالے ہیں اور اس ذات کی طرف آیا ہوں جس کی عظمت کی کوئی انتہا نہیں اس سے پہلے میری تمام طاقت اور کوشش مسلمانوں سے جنگ کرنے میں صرف ہوتی تھی۔''

''اے میرے رب میرے مال میں کسادہ باری نہ ہو میں نے اپنا مال اور اقربا ہمیشہ کے لئے تیری راہ میں بیع کر دیئے ہیں۔'' اس نو مسلم کے شعر سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا تمہاری تجارت نقصان میں نہیں رہی یہ صاحب جن کا پُر تاثیر کلام سن کر نبی ﷺ مسکرا پڑے حضرت ضرار تھے۔

❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وفد عبدالقیس

۹ھ یا ۱۰ھ میں قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ نے پوچھا تم کس قوم سے ہو انہوں نے عرض کیا قوم ربیعہ سے سرور عالم ﷺ نے ان کو خوش آمدید کہا انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ ہمارے اور آپؐ کے درمیان قبیلہ مضر کے کافر آباد ہیں ہم حرمت والے مہینوں کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے اس لئے آپ ہمیں تعلیم دیں کہ ہم کس پر عمل کریں اور ہمارے ساتھ ہماری باقی ماندہ قوم بھی۔ نبیؐ نے فرمایا میں تم کو چار چیزوں کے کرنے کا حکم دیتا ہوں۔اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔

۱۔ ایک خدا پر ایمان لانا اس سے مراد ہے کہ اس بات کی شہادت دینا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

۲۔ نماز پڑھنا۔

۳۔ زکوٰۃ دینا (اور مال غنیمت سے خمس نکالنا)

۴۔ رمضان کے روزے رکھنا

چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔

۱۔ دبا (تونبا) (۲) حنتم (لاکھی برتن) (۳) نقیر (شراب کے لئے لکڑی کا ایک برتن) (۴) مزفت (قیر آلودہ برتن)

نبی ﷺ نے اس وفد کو یہ آسان تعلیم دینے کے بعد فرمایا اسے اچھی طرح یاد کر لو اور پچھلوں کو بھی بتانا۔ اس وفد کے قائد حضرت جارودؓ نے آگے بڑھ کر عرض کیا اے محمدؐ میں پہلے ایک آسمانی دین (نصرانیت کا پابند ہوں) اب آپؐ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دین کے لئے اپنے دین کو چھوڑتا ہوں کیا اس تبدیلی سے آپؐ میری نجات کی ضمانت دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ اسلام تمہارے دین سے بہتر دین ہے آپؐ کا ارشاد مبارک سن کر وفد کے سردار مسلمان ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے اسلام لانے پر اتنے خوش ہوئے کہ آپؐ کا چہرہ اقدس تمتما اٹھا۔

رسول اللہؐ کے موئے مبارک تراشنے والا

۱۰ھ کو نبیؐ حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے تو موئے مبارک تراشنے کی ضرورت ہوئی۔ نبیؐ نے موئے تراشی کے لئے ایک جاں نثار کو یاد فرمایا جو اس سفر میں آپ کے ہمرکاب تھے۔ جب اس خوش نصیب کو حضور ﷺ کے یاد فرمانے کا علم ہوا تو یہ شاداں فرحاں خدمت اقدس میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے سر مبارک ان کے آگے کیا اور مسکراتے ہوئے مزاحاً ''فرمایا بھائی تم کو اللہ کے رسولؐ نے اپنے سر پر اس حال میں قابو دیا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں استرا ہے۔ اس خوش نصیب نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر احسان ہے کہ اس نے مجھ جیسے عاجز کو آپؐ کے بال مبارک تراشنے کی سعادت بخشی یہ سعادت مند جس کے آگے رحمت عالم ﷺ نے مسکراتے ہوئے سر مبارک کیا حضرت معمر بن عبداللہؓ تھے۔ (مسند احمد)

حاتم طائی کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے سامنے

۱

۹ھ میں یمن کے قبیلہ بنی طے نے بغاوت کر دی اس علاقہ کہ حاکم حضرت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علیؓ نے باغیوں کو گرفتار کر کے مدینہ طیبہ بھیج دیا ان پکڑے جانے والوں میں مشہور سخی حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی جب یہ اسیر ہو کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے آئی تو اس نے ان الفاظ کے ساتھ آپؐ سے گفتگو شروع کی

اے صاحب قریش مجھ پر رحم فرمایئے باپ کا سایہ میرے سر سے اٹھ چکا ہے اور بھائی بے یارو مددگار چھوڑ کر بھاگ گیا ہے میں اس سردار کی بیٹی ہوں جس کا رحم و کرم مشہور تھا وہ بھوکوں کو کھانا کھلاتا تھا اور غریبوں پر رحم کرتا تھا۔ میں اس سخی حاتم طائی کی بیٹی ہوں جس کے در سے کبھی کوئی سائل خالی ہاتھ نہ گیا نبی ﷺ نے سنا تو فرمایا تیرے باپ میں مومنوں جیسی صفات تھیں۔ سفانہ کا حال سن کر آپؐ نے صحابہ کو حکم فرمایا اس کو چھوڑ دو اس نے عرض کی اے صاحب قریش میری قوم پر بھی رحم فرمایئے۔ نبی ﷺ نے سفانہ کی سفارش پر سب کو چھوڑ دیا مزید رحم یہ فرمایا اس کو زادراہ اور لباس بھی عطا فرمایا سفانہ رہا ہو کر اپنے بھائی کے پاس پہنچی اور اس سے جا کر یوں مخاطب ہوئی۔

ظالم قاطع رحم افسوس تجھ پر کہ تو اپنے اہل وعیال کو لے آیا اور مجھے تنہا چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ عدی فرماتے ہیں کہ بہن کی باتیں سن کر میں سخت نادم ہوا غلطی کی معافی مانگی جب بہن کا غصہ کچھ ٹھنڈا ہوا تو میں نے پوچھا بہن یہ بتاؤ کہ صاحب قریش کیسا آدمی ہے سفانہ نے جواب دیا جتنی جلدی ہو سکے تم اس سے ملو کیونکہ اگر وہ نبیؐ ہے تو سابقین کی فضیلت کو کیوں ضائع کیا جائے اگر وہ بادشاہ ہے تو تب بھی اس کے پاس جانے سے تو ذلیل نہ ہوگا کیونکہ تو تُو ہی ہے۔

عدی فرماتے ہیں بہن کے مشورے پر میں مدینے آیا۔ اس وقت نبی ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا آپؐ نے پوچھا کیا تعریف ہے میں نے عرض کیا عدی بن حاتم ہوں آپؐ مجھے ساتھ لے کر اپنے گھر کو چلے راستہ میں ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بڑھیا آپ کو ملی اور دیر تک اپنی کہانی سناتی رہی آپؐ بھی اس وقت تک نہ چلے جب تک کہ وہ خود نہ چلی گئی میں نے دل میں خیال کیا یہ شخص بادشاہ نہیں ہو سکتا جب میں رسول اللہ ﷺ کے مکان پر پہنچا تو آپؐ نے چمڑے کا ایک گدہ جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے مجھے پیش کیا اور فرمایا بیٹھ جاؤ میں نے عرض کیا حضورؐ آپؐ بیٹھیں مگر آپؐ زمین پر ہی بیٹھ گئے اور مجھے مہمان سمجھ کر گدہ پر بٹھایا میرے دل نے پھر گواہی دی کہ یہ بادشاہ ہرگز نہیں کچھ کلام کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا عدی اس دین میں داخل ہونے سے تمہیں کیا چیز روک رہی ہے کہ سب لوگ غریب ہیں اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس قدر مال دینے والا ہے کہ کوئی شخص مال لینے والا باقی نہ رہے گا عدی اس دین میں داخل ہونے سے تم کو شاید یہ امر بھی مانع ہے کہ ہم لوگ تعداد میں کم ہیں۔ اور ہمارے دشمن بہت ہیں بخدا وہ وقت قریب آ رہا ہے جب تو سن لے گا کہ اکیلی عورت قادسیہ سے چلے گی اور بیت اللہ کا حج کرے گی اور اسے کسی کا ڈر خوف نہ ہوگا عدی اس دین میں داخل ہونے سے شاید یہ امر بھی تمہیں مانع ہے کہ حکومت اور سلطنت آج کل دوسری قوموں میں ہے واللہ وہ وقت قریب آ رہا ہے جب تو سن لے گا کہ کابل کا سفید محل نوشیرواں کا درباری دیوان خانہ مسلمانوں کے ہاتھ مفتوح ہوگا۔ عدی بتاؤ کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے میں تجھے کیا تامل ہے؟ عدی فرماتے ہیں حضور ﷺ کے یہ ارشادات سن کر میں مسلمان ہو گیا میرے اسلام لانے پر نبی ﷺ اتنے خوش ہوئے کہ آپؐ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔

۲

ایک عرصہ بعد عدیؓ مدینہ تشریف لائے حضرت عمرؓ سے سلام کیا آپؓ نے جواب دیا عدیؓ نے محسوس کیا کہ شاید خلیفۃ المسلمین نے مجھے پہچانا نہیں عدیؓ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے اخلیفۃ المسلمین کیا آپؓ نے مجھے پہچانا نہیں حضرت عمرؓ نے ایک محبت بھری نگاہ ڈالی اور فرمایا کیوں نہیں خدا کی قسم میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں تم اس وقت ایمان لائے جب بہت سے لوگ کفر وشرک کی تاریکیوں میں بھٹک رہے تھے۔ سب سے پہلا صدقہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو خوش کیا اور آپؐ کے اصحاب کو مسرور کیا وہ آپؓ ہی کے قبیلہ طے کا تو تھا۔ ابھی حضرت عمرؓ اتنا کہہ پائے تھے کہ عدیؓ بولے بس یا خلیفۃ المسلمین میرے لئے یہی کافی ہے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو ان کے اسلام لانے اور مال سے رسول اللہ کے لبوں پر بشاشت اور صحابہ کے چہروں پر رونق آ گئی۔

www.KitaboSunnat.com

❀❀❀❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس امت کا یوسف

رمضان المبارک ۱۰ھ ایک وفد بڑی شان وشوکت سے مدینہ آیا اس وفد کی قیادت ایک خوب صورت جوان کر رہے تھے (جس کو حضرت عمرؓ نے بعد میں اس امت کا یوسف قرار دیا) وفد جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ ان کی یہ شان وشوکت دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور وفد کے قائد کے لئے اپنی چادر مبارک بچھادی پھر صحابہؓ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا جب کسی قوم کا کوئی معزز فرد تمہارے پاس آئے تو اس کی عزت کیا کرو اس کے بعد وفد کے قائد سے پوچھا کیسے آنا ہوا عرض کیا اسلام لانے کے لیے یہ سنتے ہی چہرہ مبارک پر بشاشت پھیل گئی اس کے بعد وفد کے قائدہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا حضور ﷺ میں اسلام کے لئے بیعت کرنا چاہتا ہوں آپؐ نے فرمایا ان امور پر بیعت کرو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں اس کا رسول اللہ ﷺ ہوں نمازوں کی پابندی کرو' زکوٰۃ کی ادائیگی اور مسلمانوں کی خیرخواہی کرو' امیر کی اطاعت کرو' خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ وفد کے قائد نے عرض کیا ان سب باتوں کا اقرار کرتا ہوں لائیے ہاتھ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مسکراتے ہوئے اس جوان سے بیعت لی اور اس کے ساتھ ہی تمام وفد مسلمان ہو گیا۔

یہ صاحب جن کے اسلام لانے پر رحمت عالم ﷺ خوشی سے مسکرائے حضرت جریرؓ بن عبداللہ تھے۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت جریرؓ کا بیان ہے کہ میرے مسلمان ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی مجھے نہیں روکا اور آپ ﷺ جب بھی مجھے دیکھتے تھے تو ہنستے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فتح مکہ کے بعد تقریباً عرب کے تمام قبائل اسلام کے حلقہ اثر میں آ گئے لیکن صدیوں کے غلط اعتقاد کی وجہ سے صنم کدوں کو مسمار کرنے سے خوف تھا اس وہم کو دور کرنے کے لئے نبی ﷺ نے بہت سے صنم کدے گرا دیئے یمن میں ایک صنم کدہ تھا جو کعبہ یمانی کے نام سے مشہور تھا جب حضرت جریرؓ مسلمان ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے جریر کیا تم ذوالخلصہ کو مسمار کر کے مجھے خوش نہ کرو گے انہوں نے عرض کیا میں حاضر ہوں آپ حکم دیں۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے خود کو اس خدمت کے لئے پیش کیا تو عرض کیا حضورؐ میں گھوڑے کی پیٹھ پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے حضرت جریرؓ کے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا دی اس کے بعد حضرت جریرؓ ۱۵۰ افراد کا لشکر لے کر روانہ ہوئے اور جاتے ہی صنم کدہ کو آگ لگا کر خاکستر کا ڈھیر بنا دیا پھر اس کی اطلاع نبی ﷺ کو کی نبی ﷺ اس صنم کدہ کی بربادی کا سن کر بہت خوش ہوئے۔ پھر اس لشکر کے پیدل اور سواروں کے لئے برکت کی دعا کی۔ (بخاری۔ اصابہ و مسند احمد)

OOOO

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کی آخری مسکراہٹ

قدرت کا یہ قانون ہے کہ ہر جان کو موت آنی ہے (سوائے اللہ کے) اگر اس دنیا میں کسی بشر کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہوتا تو وہ سب سے پہلے ساری کائنات سے محترم ذات' حضرت محمد ﷺ کو ہوتا۔ لیکن آپؐ بھی اس موت سے محفوظ نہ رہ سکے۔ یہ دوشنبہ کا دن تھا' مرض الموت شدت اختیار کرتی جارہی تھی کہ سیدۃ النساءؓ نے اپنے شفیق باپ کی یہ کربناک حالت دیکھ کر اشک بہاتے ہوئے عرض کی: ''آہ! آج کتنا کرب ہے میرے باپ پر''۔ آپؐ نے سنا تو فرمایا۔ تیرے باپ کو آج کے بعد کوئی کرب نہ ہوگا۔ آپؐ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں آخری سانس لے رہے تھے کہ نماز کا وقت ہوگیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کے لیے مصلیٰ رسولؐ پر کھڑے ہوئے۔ جب جماعت کھڑی ہوگئی تو تکبیر کی آواز کان مبارک میں گونجی تو زندگی بھر کی محنت یاران باوفا کی زیارت کے لئے دل تڑپا آپؐ اٹھے گھر اور مسجد کے درمیان پڑا ہوا پردہ اٹھایا تو جاں نثاروں کو اللہ کے حضور ہاتھ باندھے کھڑے دیکھ کر آپؐ مسرت سے ہنس پڑے صحابہؓ نے آہٹ محسوس کی تو خیال ہوا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لانا چاہتے ہیں۔ جاں نثار مسرت سے بے قابو ہو رہے تھے۔ قریب تھا کہ نماز ٹوٹ جائے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: ''نماز پڑھتے رہو'' نماز مکمل ہوگئی۔ اس کے بعد آپؐ پر کسی دوسری نماز کا وقت نہیں آیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

(صحیح بخاری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ازدواجی زندگی کے اسلامی اصولوں
پر مشتمل دلکش اور بہترین کتاب

تحفۃ العروس

تالیف: محمود مہدی استنبولی

تحقیق تخریج و تصحیح: حافظ ندیم ظہیر

ترجمہ: مولانا مختار احمد ندوی

مکتبہ اسلامیہ
بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973
بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256
E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطباتِ مدراس

سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے
مختلف پہلوؤں پر آٹھ خطبات

www.KitaboSunnat.com

تالیف

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ

تخریج

محمد سرور عاصم

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973

بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رسول اللہ ﷺ کی مسکراہٹیں